

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب الطلاق

کتاب الذیاع

کتاب الطب

کتاب النکاح

کتاب الحقیقہ

کتاب الاسرود

کتاب التفسیر

کتاب الاطعمہ

کتاب الضاحی

دفتر اشاعت دارالاشاعت  
کراچی پاکستان 2213768-021

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۴۲۴۵  
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ  
ترجمہ و شرح  
مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

# فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

باب	عنون	صفحہ	باب	عنون	صفحہ	باب	عنون	صفحہ
۱	اکلیسواں پارہ	۲۱	۲۵	قاری سے کہنا کہ بس کرو	۳۶	۵۱	رماعت کی حرمت	۵۶
۲	سورہ فاتحہ کی فضیلت	۲۱	۲۶	کتبی مدت میں قرآن ختم کرنا چاہیے	۵۱	۵۲	دو سال کے بعد رماعت نہیں	۵۷
۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۲۲	۲۷	قرآن کی تلاوت کے وقت ردنا	۳۸	۵۳	رماعت کا تعلق شوہر سے	۵۸
۴	سورہ کہف کی فضیلت	۲۳	۲۸	فخر کے لئے قرآن پڑھنا	۳۹	۵۴	دو دھ پلانے والی شہادت	۵۹
۵	سورہ فتح کی فضیلت	۲۳	۲۹	دلچسپی تک تلاوت کرنا چاہیے	۴۰	۵۵	حلال و حرام عورتوں کا ذکر	۶۰
۶	قل ہوا اللہ کی فضیلت	۲۴	۳۰	کتب النکاح	۵۵	۵۶	بیویوں کی بیٹیاں	۶۱
۷	موذات کی فضیلت	۲۴	۳۱	نکاح کی ترغیب	۵۶	۵۷	دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے	۶۲
۸	تلاوت کے وقت نزول ملائکہ	۲۵	۳۲	جر نکاح کی استطاعت رکھے	۵۷	۵۸	بیوی کی چھو بھی سے نکاح	۶۳
۹	حفاظت قرآن پر امت کا دعویٰ	۲۶	۳۳	نکاح کی استطاعت نہ ہونا	۵۸	۵۹	نکاح شغار	۶۴
۱۰	قرآن کی فضیلت	۲۶	۳۴	کئی بیویاں رکھنا	۵۹	۶۰	کیا عورت اپنا آپ بہرہ کر سکتی ہے	۶۵
۱۱	کتاب اللہ پر عمل کی وصیت	۲۷	۳۵	عمل کا مدار نیت ہے	۶۰	۶۱	احرام میں نکاح	۶۶
۱۲	قرآن کا لگا لگا کر پڑھنا	۲۸	۳۶	تنگ دست کی شادی	۶۱	۶۲	نکاح متوکی مانعت	۶۷
۱۳	صاحب قرآن پر رشک	۲۸	۳۷	ایشا رد بھائی چارہ کی ایک صورت	۶۲	۶۳	عورت کا اپنے آپ کو پیش کرنا	۶۸
۱۴	قرآن میں سب سے بہتر جو قرآن سکھے	۲۹	۳۸	عبادت کے لیے نکاح سے پرہیز	۶۳	۶۴	بیٹی یا بہن اہل غیر کو دینا	۶۹
۱۵	تلاوت قرآن حافظ کی مدد ہے	۳۰	۳۹	کنزایوں سے نکاح	۶۴	۶۵	عورت کو پیغام نکاح	۷۰
۱۶	ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا	۳۱	۴۰	غیبات سے نکاح	۶۵	۶۶	غلبہ کو دیکھنا	۷۱
۱۷	سواری پر تلاوت	۳۱	۴۱	کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی	۶۶	۶۷	عورت کا نکاح بیڑی کے درت نہیں	۷۲
۱۸	بچوں کا تلاوت کرنا	۳۲	۴۲	کس سے نکاح کیا جائے	۶۷	۶۸	دلی سے نکاح	۷۳
۱۹	قرآن کو بھولنا	۳۲	۴۳	باندیوں سے تعلق نکاح	۶۸	۶۹	نا بالغ بچوں کا نکاح	۷۴
۲۰	کسی سورۃ کا نام رکھنا	۳۳	۴۴	باندی کا مہر	۵۰	۷۰	بیٹی کا نکاح امام سے	۷۵
۲۱	تلاوت میں ذکر کرنا	۳۴	۴۵	تنگ دست کا نکاح	۵۱	۷۱	بادشاہ بھی دلی ہے	۷۶
۲۲	تلاوت میں ملن میں آواز اٹھانا	۳۵	۴۶	نکاح میں کفو دین	۵۲	۷۲	باپ بغیر رضا چکی کا نکاح نہ کرے	۷۷
۲۳	خوش الحالی سے تلاوت کرنا	۳۶	۴۷	مال میں کفو	۵۳	۷۳	بیٹی کا نکاح جبراً کرنا	۷۸
۲۴	دوسرے سے قرآن سننا	۳۷	۴۸	عدت کی تحست سے پرہیز	۵۴	۷۴	تیم رو کی کا نکاح	۷۹
			۴۹	آزاد عورت غلام کے نکاح میں	۵۵	۷۵	دلی کا مہر باندھنا	۸۰
			۵۰	چار عورتیں ایک وقت نکاح میں	۵۶	۸۱	پیغام نکاح پر پیغام نہ دیا جائے	۸۱



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷۶	پیغام نکاح کا ذکر	۷۶	۱۰۴	دعوت شادی قبول کرنا	۸۹	۱۲۱	کنزاری کے بعد ثیب سے نکاح	۱۰۶
۷۷	خطبہ نکاح	۷۷	۱۰۵	عورتوں اور بچوں کی شمولیت ولیمہ	۹۰	۱۲۲	متحد بیویوں سے تعلق خاص	۱۰۷
۷۸	نکاح اور ولیمہ میں دقت	۷۸	۱۰۶	دعوت سے لوٹ آنا	۹۰	۱۲۳	دن میں بیویوں سے تعلق	۱۰۷
۷۹	مہر کی ادائیگی کا ذکر	۷۹	۱۰۷	نئی دھن ولیمہ میں	۹۱	۱۲۴	بیاری میں کسی بیوی سے اجازت	۱۰۷
۸۰	قرآن پر نکاح کرنا	۸۰	۱۰۸	شادی کا مشربوب	۹۱	۱۲۵	کسی بیوی سے محبت کی زیادتی	۱۰۸
۸۱	انگوٹھی مہر میں	۸۱	۱۰۹	عورتوں کی خاطر داری	۹۲	۱۲۶	حاصل نہ ہونے والی چیز پر غور کرنا	۱۰۸
۸۲	نکاح کی شرطیں	۸۲	۱۱۰	عقد ترقی کے بارے وصیت	۹۲	۱۲۷	خیریت	۱۰۹
۸۳	وہ شرطیں جو جائز نہیں	۸۳	۱۱۱	خود کو اور بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ	۹۲	۱۲۸	عورت کی ناراضگی	۱۱۱
۸۴	شادی والے کے لیے زرد رنگ	۸۴	۱۱۲	بیوی کے ساتھ حسن سلوک	۹۳	۱۲۹	غیرت کے معاملہ میں	۱۱۲
۸۵	باب ۸۵	۸۵	۱۱۳	اپنی بیٹی کو نصیحت	۹۳	۱۳۰	مرد کم ہو جائیں گے۔	۱۱۲
۸۶	دو لہا کو دعا دینا	۸۶	۱۱۴	شوہر کی اجازت بغیر نفلی روزہ	۹۴	۱۳۱	غرم کے سوا	۱۱۳
۸۷	دھن کا بناؤ سنگی ر	۸۷	۱۱۵	عورت کا بستر سے الگ ہونا	۹۴	۱۳۲	لوگوں کی موجودگی میں	۱۱۳
۸۸	غزوے سے پہلے دھن کے پاس	۸۸	۱۱۶	شوہر کے گھر آنے کی اجازت	۹۵	۱۳۳	عورتوں کی چال	۱۱۴
۸۹	زنا مال کی دھن	۸۹	۱۱۷	باب ۱۱۷	۹۵	۱۳۴	تہمت کا خوف نہ چھوٹو	۱۱۴
۹۰	سفر میں دھن کے ساتھ	۹۰	۱۱۸	شوہر کی ناشکری	۹۶	۱۳۵	عورتوں کا باہر نکلنا	۱۱۵
۹۱	دن کے وقت غنوت	۹۱	۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق	۹۶	۱۳۶	عورتوں کا سیدہ کیلئے اجازت چاہنا	۱۱۵
۹۲	دھن کا نعلی کا بچھونا	۹۲	۱۲۰	بیوی شوہر کے گھر کی نگران	۹۷	۱۳۷	رضاعت کا ذکر	۱۱۶
۹۳	دھن کا بناؤ سنگی ر	۹۳	۱۲۱	مرد کی برتری	۹۷	۱۳۸	کوئی عورت شوہر سے دوسری	۱۱۶
۹۴	دو لہا یا دھن کا تحفہ	۹۴	۱۲۲	آپ کی بیویوں سے ایک ماہ علیحدگی	۹۸	۱۳۹	عورت کی بات نہ کرے	۱۱۶
۹۵	دھن کے لیے کپڑے	۹۵	۱۲۳	عورتوں کو مارنا	۹۸	۱۴۰	کسی مرد کا کہنا الخ	۱۱۷
۹۶	جب خاوند بیوی کے پاس آئے	۹۶	۱۲۴	عورت کی اطاعت نہ کرے؟	۹۹	۱۴۱	طویل سفر کے بعد رات کو الخ	۱۱۷
۹۷	ولیمہ ضروری ہے	۹۷	۱۲۵	شوہر کی طرف سے نفرت کا خطرہ	۱۰۰	۱۴۲	بابیسواں پارہ	۱۱۸
۹۸	ولیمہ ایک بکری کے گوشت سے	۹۸	۱۲۶	عزل کا حکم	۱۰۰	۱۴۳	بچہ کی خواہش	۱۱۸
۹۹	ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ	۹۹	۱۲۷	سفر کے لیے انتخاب بیوی	۱۰۱	۱۴۴	جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو	۱۱۹
۱۰۰	ایک بکری سے کم کا ولیمہ	۱۰۰	۱۲۸	عورت اپنی باری دے سکتی ہے	۱۰۱	۱۴۵	عورت کی زینت خاوند کے لئے ہے	۱۱۹
۱۰۱	دعوت ولیمہ قبول کرنا	۱۰۱	۱۲۹	بیویوں میں انصاف	۱۰۲	۱۴۶	نابالغ بچے	۱۲۰
۱۰۲	دعوت میں شرکت نہ کرنا	۱۰۲	۱۳۰	ثیب کے بعد کنزاری سے شادی	۱۰۳	۱۴۷	بچی کو غصہ سے مارنا	۱۲۰
۱۰۳	سری پائے سے دعوت	۱۰۳						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۵۶	طلاق کا طریقہ	۱۲۱	۱۸۴	لعان اور طلاق	۱۴۷	۲۱۲	دست رضاعت	۱۶۹
۱۵۷	حائضہ کی طلاق	"	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا	۱۴۸	۲۱۳	منقود الخیر کی بیوی کا خرچ	"
۱۵۸	بیوی کے سامنے طلاق	۱۲۲	۱۸۶	سنگسار	۱۴۹	۲۱۴	عورت کا گھر کا کام	۱۷۰
۱۵۹	مریض کی طلاق	۱۲۳	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۵۰	۲۱۵	عورت کے لیے خادم	"
۱۶۰	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۱۲۵	۱۸۸	لعان کرنے والوں سے	۱۵۱	۲۱۶	مرد کا بال بچوں کی خدمت کرنا	۱۷۱
۱۶۱	طلاق کے انعقاد کے بارے میں	۱۲۶	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی	۱۵۲	۲۱۷	اگر مرد خرچ ذکر سے	"
۱۶۲	تر "نہر پر حرام ہے"	"	۱۹۰	رط کا لعان کرنے والی کا ہونگا	"	۲۱۸	شوہر کے مالی سے خرچ لینا	۱۷۲
۱۶۳	لم تحرم ما اصل اللہ	۱۲۷	۱۹۱	اے اللہ معاملہ صاف فرما دے	"	۲۱۹	عورت کا کپڑا	"
۱۶۴	قبل نکاح کے طلاق نہیں	۱۲۸	۱۹۲	بیوی کو تین طلاق دینا	"	۲۲۰	عورت کی مدد	"
۱۶۵	کسی کے چہرے سے بیوی کو بہن کہہ دیا	۱۲۹	۱۹۳	مطلقہ کو اگر حیض نہ آئے	۱۵۳	۲۲۱	سنگ دست کا خرچ کرنا	۱۷۳
۱۶۶	زبردستی کی طلاق	۱۳۰	۱۹۴	حمل والیوں کی میعاد	"	۲۲۲	وارث کے ذمہ	"
۱۶۷	خلع	۱۳۱	۱۹۵	مطلقہ عورتیں	۱۵۴	۲۲۳	لا وارث بچے	۱۷۴
۱۶۸	اختلافات کا ذکر	۱۳۲	۱۹۶	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ	۱۵۵	۲۲۴	واپس کا دودھ پلانا	"
۱۶۹	کینیز کی بیع	"	۱۹۷	مطلقہ اگر خوف کھائے	۱۵۶	کتاب الاطعمہ		
۱۷۰	غلام کے نکاح میں کینیز کا اختیار	۱۳۵	۱۹۸	مطلقہ اگر حمل سے ہو	"	۲۲۵	پاکیزہ چیزیں کھاؤ	۱۷۵
۱۷۱	بریرہ کی سفارش آپ نے فرمائی	۱۳۶	۱۹۹	اگر دو طلاق دی ہوں	۱۵۷	۲۲۶	کھانا شروع کرتے وقت ہم اللہ کا	۱۷۶
۱۷۲	باب ۱۷۲	"	۲۰۰	حائضہ سے رجعت	۱۵۸	۲۲۷	برتن میں سامنے سے کھانا	۱۷۷
۱۷۳	مشترک عورتوں سے نکاح نہ کر د	"	۲۰۱	بیوہ کا سوگ	"	۲۲۸	جس نے تل کر کھایا	"
۱۷۴	اسلام قبول کرنے والی	۱۳۷	۲۰۲	عدت میں سرمہ لگانا	۱۵۹	۲۲۹	کھانے میں دانتا ہاتھ استعمال کرنا	۱۷۸
۱۷۵	نصرانی یا عربی عورت	۱۳۸	۲۰۳	عدت میں خوشبو لگانا	۱۶۰	۲۳۰	شکم سیر ہو کر کھانا	"
۱۷۶	ایلا کا ذکر	۱۳۹	۲۰۴	عدت میں رنگے کپڑے	۱۶۱	۲۳۱	اندھے تل کر کھانا	۱۸۰
۱۷۷	منقود الخیر کا حکم	۱۴۰	۲۰۵	مرنے والوں کی بیویاں	"	۲۳۲	چپاتی اور خوان	"
۱۷۸	تہبار	۱۴۱	۲۰۶	زنا کی کٹائی	۱۶۲	۲۳۳	ستو	۱۸۲
۱۷۹	طلاق میں اشارہ	۱۴۲	۲۰۷	مہر اگر غلوت ہو چکی ہو	۱۶۳	۲۳۴	کھانا سلوم ہونے کے بعد کھانا	"
۱۸۰	لعان	۱۴۳	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا فرمان	"	۲۳۵	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے	۱۸۳
۱۸۱	لعان کرنے والے کی قسم	۱۴۴	۲۰۹	نفقہ کے مسائل	۱۶۴	۲۳۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	"
۱۸۲	لعان کر نیوالے کی قسم کھانا	"	۲۱۰	بیوی بچوں پر خرچ کرنا واجب ہے	۱۶۵	۲۳۷	مومن کا کھانا	"
۱۸۳	لعان کی ابتداء	"	۲۱۱	مرد کا خرچ بچ کر کرنا	۱۶۶	۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا	۱۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۳۹	بھنا گوشت	۱۸۵	۲۶۶	کھجور کے درخت کا گوند	۲۰۱	۲۹۱	مکڑی کی چوڑائی سے شکار	۲۱۵
۲۴۰	خزیرہ	"	۲۶۸	عجڑہ کھجور	۲۰۲	۲۹۲	تیرکان سے شکار	"
۲۴۱	پنیر	۱۸۶	۲۶۹	دو کھجور ایک ساتھ کھانا	"	۲۹۳	کنکری اور غلہ سے شکار	۲۱۶
۲۴۲	چندر اور جو	۱۸۷	۲۷۰	مکڑی	"	۲۹۴	کتے سے شکار	"
۲۴۳	گوشت کا ترچا	"	۲۷۱	کھجور کے درخت کی برکت	"	۲۹۵	کتا اگر شکار سے کھائے	۲۱۷
۲۴۴	دست کی ہڈی کا گوشت	"	۲۷۲	ایک وقت دو طرح کا کھانا	۲۰۳	۲۹۶	جب شکار ایک دو روز بعد ملے	۲۱۸
۲۴۵	پھری سے گوشت کاٹنا	۱۸۸	۲۷۳	مہانوں کو گروہ گروہ بنا کر کھانا	"	۲۹۷	شکار کے ساتھ دوسرا کتا پاتا	"
۲۴۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۱۸۹	۲۷۴	لبسن وغیرہ	۲۰۴	۲۹۸	مشق شکار	۲۱۹
۲۴۷	جو میں پھونکنا	"	۲۷۵	پیلو کا درخت	"	۲۹۹	پہاڑوں پر شکار	۲۲۰
۲۴۸	نبی کریم کیا کھاتے تھے؟	"	۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا	"	۳۰۰	وریا کا شکار	۲۲۱
۲۴۹	تلبینہ	۱۹۱	۲۷۷	انگلیاں چاٹنا	۲۰۵	۳۰۱	ٹڈی کھانا	۲۲۲
۲۵۰	ثرید	"	۲۷۸	رد مال	"	۳۰۲	خجریوں کے برتن	"
۲۵۱	کھانے کی چیز دیکھنا	۱۹۲	۲۷۹	کھانے کے بعد دعا	"	۳۰۳	ذبیحہ پر بسم اللہ، اللہ اکبر	۲۲۳
۲۵۲	حیس	"	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا	۲۰۶	۳۰۴	جو جانوروں کے نام ذبح کیا گئی	۲۲۴
۲۵۳	چاندی کے برتن میں کھانا	۱۹۳	۲۸۱	کھانے کے بعد شکر یہ	"	۳۰۵	اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے	"
۲۵۴	پیلو کا گوشت	۱۹۴	۲۸۲	ایک کی دعوت ہو تو دوسرے کا حکم	"	۳۰۶	پتھر اور دھوا جو خون بہا دے	۲۲۵
۲۵۵	کھانے کا ذکر	۱۹۵	۲۸۳	اگر کھانا حاضر ہو	۲۰۷	۳۰۷	عورت اور کنیز کا ذبیحہ	۲۲۶
۲۵۶	سالن	"	۲۸۴	کھانا کھا چکنے کے بعد	"	۳۰۸	دانت وغیرہ سے ذبیحہ	"
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہید	۱۹۶		کتاب الحقیقہ	۳۰۹	۳۰۹	گنواروں کا ذبیحہ	"
۲۵۸	کدو	۱۹۷	۲۸۵	اگر حقیقہ کا ارادہ نہ ہو	۲۰۹	۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ	۲۲۸
۲۵۹	مکلف کا کھانا	"	۲۸۶	حقیقہ میں	۲۱۰	۳۱۱	پالتو جانور جو بدک جائے	"
۲۶۰	دوسروں کو کھانا	"	۲۸۷	فرع	۲۱۱	۳۱۲	سحر اور فنج	۲۲۹
۲۶۱	شوربہ	۱۹۸	۲۸۸	عتیرہ	۲۱۲	۳۱۳	زندہ جانور کا کھانا	۲۳۰
۲۶۲	گوشت کے خشک ٹکڑے	"		تہذیب ۲۳		۳۱۴	مرغی	۲۳۱
۲۶۳	دستر خوان سے نکال کر دینا	۱۹۹		۱۱		۳۱۵	باب ۳۱۵	۲۳۲
۲۶۴	تازہ کھجور مکڑی کے ساتھ	"		کتاب الذبائح		۳۱۶	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۳۳
۲۶۵	باب ۲۶۵	"	۲۸۹	شکار پر بسم اللہ کہنا	۲۱۳	۳۱۷	درندہ اگر گوشت کھائے	۲۳۴
۲۶۶	تازہ اور خشک کھجور	۲۰۰	۲۹۰	مکڑی سے شکار کرنا	۲۱۴	۳۱۸	مردار کی کھال	"

باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ	باب	موضوع	صفحہ
۳۱۹	مشک	۲۳۵	۲۳۵	جب شراب حرام ہوئی	۲۵۱	۲۴۳	مبتکر مشروب	۲۶۷
۳۲۰	خوگوش	"	۲۳۶	شہد کی شراب	۲۵۲		کتاب الموصیٰ	
۳۲۱	گروہ	۲۳۶	۲۳۷	جو عقل کو مخمور کر دے	۲۵۳	۲۴۸	مریض کا کفارہ	۲۶۸
۳۲۲	جب مایہ گی میں چوگا کر جائے	"	۲۳۸	جو شراب کا نام بدل لے	"	۲۴۵	مرض کی شدت	۲۶۹
۳۲۳	جانوروں کے چہروں پر داغنا	۲۳۷	۲۳۹	نبیذ بنانا	۲۵۴	۲۴۶	سخت آزمائش	۲۷۰
۳۲۴	مجاہدین کی جماعت الخمر	"	۲۴۰	ممانعت کے برتنوں کی اجازت	"	۲۴۷	بیجا پرہیسی	"
۳۲۵	کوئی اونٹ اگر بدک جائے	۲۳۸	۲۴۱	کھجور کا شربت	۲۵۵	۲۴۸	بے ہوشی کی عیادت	۲۷۱
۳۲۶	پاک چمیزوں سے کھاؤ	۲۳۹	۲۴۲	ہر نشہ کی ممانعت	۲۵۶	۲۴۹	مرگی کا مریض	"
	کتاب الاضاحی	۲۴۰	۲۴۳	شیرہ کا حکم	"	۲۵۰	تائینا کی فضیلت	۲۷۲
۳۲۷	قربانی سنت ہے	۲۴۰	۲۴۴	دودھ پینا	۲۵۷	۲۵۱	عورتوں کی عیادت کرنا	"
۳۲۸	قربانی کے جانور	"	۲۴۵	میٹھے پانی کی طلب	۲۵۸	۲۵۲	بچوں کی عیادت	۲۷۳
۳۲۹	مسافر اور عورتوں کی قربانی	۲۴۱	۲۴۶	دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش	۲۵۹	۲۵۳	لسبقی والوں کی عیادت	"
۳۳۰	قربانی کے دن گوشت کی خواہش	"	۲۴۷	میٹھی چیز کا شربت	۲۶۰	۲۵۴	مشک کی عیادت	۲۷۴
۳۳۱	بقر عید کے دن قربانی	۲۴۲	۲۴۸	کھڑے ہو کر پینا	"	۲۵۵	مریض کے پاس جماعت	"
۳۳۲	عید گاہ میں قربانی	"	۲۴۹	اونٹ پر بیٹھ کر پینا	۲۶۱	۲۵۶	مریض پر اٹھ رکھنا	"
۳۳۳	آپ کی قربانی	"	۲۵۰	پینے میں دابھی طرت سے	"	۲۵۷	مریض سے کیا کہا جائے	۲۷۵
۳۳۴	بکری کے ایک سالہ بچہ کی قربانی	۲۴۳	۲۵۱	جلس میں اگر بڑا آدمی ہو	"	۲۵۸	عیادت کے لیے سوار ہونا	۲۷۶
۳۳۵	قربانی کا جانور اپنے اٹھ سے ذبح کرنا	۲۴۵	۲۵۲	حوض سے منہ لگا کر پینا	۲۶۲	۲۵۹	مریض کا کچھ کہنا	۲۷۷
۳۳۶	دوسرے کی قربانی ذبح کرنا	"	۲۵۳	بچوں کی خدمت کرنا	"	۲۶۰	مریض کا کہنا کہ چلے جاؤ	۲۷۸
۳۳۷	نماز عید کے بعد قربانی کرنا	"	۲۵۴	برتن ڈھکنا	"	۲۶۱	مریض سے دعا کرنا	"
۳۳۸	نماز سے پہلے کی قربانی	۲۴۶	۲۵۵	مشک میں منہ لگانا	۲۶۳	۲۶۲	مریض کی موت کی تنہا	"
۳۳۹	ذبیحہ پر پاؤں رکھنا	۲۴۷	۲۵۶	مشک کے منہ سے پینا	"	۲۶۳	مریض کے لیے دعا	۲۸۱
۳۴۰	ذبح کے وقت اللہ اکبر	"	۲۵۷	برتن میں سانس لینا	۲۶۴	۲۶۴	مریض کی عیادت کے لیے وضو کرنا	"
۳۴۱	قربانی کا ہانا نورحرم میں بھیجنا	"	۲۵۸	دو یا تین سانس میں پینا	"	۲۶۵	بخارا اور دوا بخار ہونے کی دعا	"
۳۴۲	کتنے گوشت کھایا جائے	"	۲۵۹	سوسنے کے برتن میں پینا	"	۲۶۶	کتاب الطب	
	کتاب الاشیویہ	۲۴۰	۲۶۰	چاندی کے برتن میں پینا	"	۲۶۷	ہر بیماری کا علاج ہے	۲۸۲
۳۴۳	بلاشبہ شراب حرام ہے	۲۵۰	۲۶۱	پایلوں میں پینا	۲۶۲	۲۶۷	کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا	"
۳۴۴	انگوڑی شراب	۲۵۱	۲۶۲	آپ کے پیالہ میں پینا	"	"	علاج کر سکتی ہے؟	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۹۸	تین چیزوں میں شفا	۲۸۳	۲۲۶	طاعون میں صبر	۲۹۹	۲۵۲	گدھی کا دودھ	۳۱۶
۳۹۹	شہد سے علاج	"	۲۲۷	قرآن اور سحوات سے دم	"	۲۵۳	جب مکھی برتن میں پڑ جائے	۳۱۷
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج	۲۸۴	۲۲۸	سودہ فاتحہ سے دم	"			
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج	"	۲۲۹	جھاڑنے میں بکریوں کی شرط	۳۰۰			
۴۰۲	کلونجی	۲۸۵	۲۳۰	نظر بد کے لیے	"			
۴۰۳	مریض کے لیے تبیینہ	"	۲۳۱	نظر لگنا حتیٰ ہے	۳۰۱			
۴۰۴	ناک میں دوا ڈالنا	۲۸۶	۲۳۲	سانپ اور بکھیر میں جھاڑنا	"			
۴۰۵	دریائی قسط	"						
۴۰۶	کس وقت پچھنے لگوانا	"						
۴۰۷	سفر میں پچھنے لگوانا	۲۸۷	۲۳۳	نبی کریم کا دم کرنا	۳۰۲			
۴۰۸	بیماری میں پچھنے لگوانا	"	۲۳۴	جھاڑنے میں پیڑ تک مارنا	۳۰۳			
۴۰۹	سر میں پچھنے لگوانا	"	۲۳۵	ٹکلیف میں دم کرنا	۳۰۵			
۴۱۰	آدھے سر کی درد کے پچھنے	۲۸۸	۲۳۶	عورت جو مرد پر دم کرے	"			
۴۱۱	سر منڈانا	"	۲۳۷	جس نے دم نہیں کیا	"			
۴۱۲	دماغ لگوانا	۲۸۹	۲۳۸	شگون	۳۰۶			
۴۱۳	آنکھ دکھنا	۲۹۰	۲۳۹	قال	۳۰۷			
۴۱۴	ہڈام	"	۲۴۰	ہمارے کوئی اصل نہیں	"			
۴۱۵	من آنکھ کی شفا ہے	۲۹۱	۲۴۱	کہانت	"			
۴۱۶	دوا میں ڈالنا	"	۲۴۲	جادو	۳۰۹			
۴۱۷	باب ۱۷	۲۹۲	۲۴۳	شرک اور جادو	۳۱۰			
۴۱۸	عذرہ	۲۹۳	۲۴۴	کیا جادو کو نکالا جاسکتا ہے	"			
۴۱۹	دستوں کا علاج	"	۲۴۵	جادو	۳۱۱			
۴۲۰	صغریٰ کوئی اصل نہیں	۲۹۴	۲۴۶	بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں	۳۱۲			
۴۲۱	ذات الجنب	"	۲۴۷	عجمہ سے جادو کرنا	"			
۴۲۲	خون بند کرنے کے لیے	۲۹۵	۲۴۸	ہمارے کوئی اصل نہیں	۳۱۳			
۴۲۳	بجنار	"	۲۴۹	امراض میں تدبیر	۳۱۴			
۴۲۴	ناموافق زمین میں جانا	۲۹۶	۲۵۰	نبی کریم کو زہر دیئے جانے پر	"			
۴۲۵	طاعون کے متعلق	"	۲۵۱	زہر پینا	۳۱۵			

# اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- سورۃ فاتحہ فی فضیلتہ

باب فُضِّلَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أَمْلِي قَدْحًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَمْلِي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِبُوا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ إِذَا دَعَاكُمْ تَعَرَّوْا قَالَ لَا أَعْلَمُكَ إِلَّا عَظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخِذَ بِيَدِي قُلْنَا أَرَدْنَا أَنْ تُخْرِجَ تِلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُتُ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُكَ أَحَظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُذِيتُ

۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غیب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابوسعید امین معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا دھر میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اس نماز پڑھ رہا تھا، اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ ”اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو“ پھر آنحضرت نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضرت مجھے قرآن کی سب سے عظیم

سورت بتائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت ”الحمد للہ رب العالمین“ ہے۔ یہی ”سبع مثنیٰ“ ہے اور یہی وہ ”قرآن عظیم“ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ ۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ (رات میں) ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک نوپڑی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو چھوڑے دس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں کیا تم میں کوئی جھاڑ چونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ چونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ چونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی چرچانہ ہو چنانچہ ہم نے

۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دُهَبُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَتَزَلَّجْنَا لِحَاوَتْ جَارِيَةً فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَقِّ سَيِّدُهُ وَإِنْ لَفَرْنَا خَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَأَى قَقَامَ مَحَارِجُلٍ مَا كُنَّا نَأْمِنُهُ بِرُؤْيَاهُ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَهُ بِشَلْهِينَ شَاةٍ وَشَقَانَا كِبَانًا فَلَمَّا رَجِعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُخَوِّنُ رُؤْيَاهُ أَكُنْتَ تُرَوِّقُ قَالَ لَا مَا رَأَيْتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكَيْبِ قُلْنَا لَا تُخَوِّنُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَرَكْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيه أَنَّهَا رُؤْيَاهُ أَفَسَمِعُوا مَا ضَرَبُوا لِي بِسَهْمٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

ہشامؓ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِينَرٍ عَنْ حَدَّثَ شَيْءٍ مَعْبُدٍ ابْنِ سِينَرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَحْتَدِثُ ۝  
اور مہر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔  
ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

### باب فُضِّلَ الْبَقْرَةُ ۝

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْأَيَّتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْعُودٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْأَيَّتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقْرَةِ فِي نَيْلَةٍ كَفَّتْهُ قَالَ عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ رَمَمَاتٍ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْلٍ يَعْتُو مِنِّي الطَّلَامَ فَأَخَذْتُهِ فَقُلْتُ لَا تَعْتَلِكُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَصَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى ذِيكَ فَإِنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ تَنْ يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصَيِّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ ۝  
نہارے قریب بھی آئے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اس نے تجھے صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا ۝

### باب فُضِّلَ سُورَةُ الْكَهْفِ

۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَلَمْ يَلَمْزْهُ أَحَدٌ مِنْ مَرَبُوطٍ بِشَظَّتَيْنِ نَفْسَتُهُ نَحَايَةً فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْنُو ۝  
۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۃ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

### ۴۔ سورۃ کہف کی فضیلت ۝

۴۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورۃ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک



مکڑا ان پر سایہ لگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ زبائل کا گھوڑا سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۔ سورہ فتح کی فضیلت :

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والدین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے آپ کو تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرمؐ سے تین مرتبہ امر ار کیا۔ اور آنحضرتؐ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اذنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا سلام کے جواب کے بعد، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کامنات سے زیادہ

وَجَعَلَ قُرْسُهُ يَنْفُذُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ :

باب فضلي سورة الفتح :

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَنْفَارِهِ وَحُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ تَبْلًا مَسَّاهُ عُمَرُ عَنْ نَحْوِي فَلَمَّا يُجِئُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمَّا يُجِئُهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمَّا يُجِئُهُ فَقَالَ عُمَرُ تَكَلَّمْتَ أُمًّاكَ تَنَزَّلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بَعْضِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَعَنُ خَفِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَعَنُ أَنْزَلْتَ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةَ كُحِّي أَحَبُّ إِلَيَّ وَمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا :

عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ کی تلاوت کی :

باب فضلي قل هو الله احد - فيه

عمره عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم :

عليه وسلم :

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابْنِ أَبِي صَمْعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ :

۵۔ ”سورہ قل ہوا اللہ احد“ کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی

اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی

انھیں عبدالرحمن نے، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صمعد نے انھیں

ان کے والد نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب

(خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن لعمان

رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ سورۃ قل ہو اللہ بار بار دہرا رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو وہ صاحب (ابوسعید رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ وہ صاحب اسے معمولی عمل سمجھتے تھے (کہ ایک چھوٹی سی سورت کو بار بار دہرایا جائے) انہوں نے فرمایا اس فاتحہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورۃ قرآن مجید کی ایک تہائی کے برابر ہے اور ابوہریرہؓ نے اضافہ کے ساتھ روایت کی، ان سے اسامیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک ابن انس نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی معصم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے میرے جانی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بحر کے وقت سے کھڑے "قل ہو اللہ" ادا پڑھتے رہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب صبح ہوئی تو

يُرِدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ دَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّيْنِ تَفْعِي يَبْدُو لَهَا لَتَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ وَرَأَى أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا السَّمْعِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي تَنَادَوْا بَيْنَ النَّصَّانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرَأُ مِنَ التَّحَرُّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يُزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا

دوسرے صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) سابقہ حدیث کی طرح :

۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم اور ضحاک مشرق نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تمہارے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرو صحابہ کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا، اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں کون اسکی طاقت رکھتا ہوگا۔ انہوں نے اس پر فرمایا کہ "قل ہو اللہ ادا اللہ الصمد" قرآن مجید کا ایک تہائی ہے۔ فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ کے کاتب ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا، انہوں نے ابراہیم نخعی سے مسئلہ اور ضحاک مشرق سے مسئلہ سنا۔

۶۔ موقوفات کی تفصیل :

۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو موقوفات کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ پھر جب (مرض الوفا میں) آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر انہوں کے ہاتھوں سے انہوں کے

۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَصَابِيهَ أَيْ عِجْزًا أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْرَأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيْتَانِ يُؤَيِّسُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَأَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلٌ وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ

بابُ فَضْلِ الْمُعَوَّذَاتِ

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَغْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ دَيْفَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِبِيَدِي

جسد مبارک پر پھرتی تھی برکت کی امید میں :

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے روایت کی کہ ان سے روایت کیا گیا کہ ان سے عقیل نے ، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے بیٹھتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قلیٰ ہمدان! حد (سورہ احلاس) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے :

۱۰۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول :

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابیہان نے حدیث بیان کی کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رگ گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے بھی جو کہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس دُرسے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو واپس سے ہٹا دیا۔ پھر ادر پر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حفص! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا ایسی کوئی چیز نہ کھائے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر ادر پر اٹھایا اور پھر کبھی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری می دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا :

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَلَاحِ شَبَهٍ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا قَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَاحُ مَرَاتٍ :

باب نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ :

۱۰۔ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ الْبَقَرَةِ الْبَقَرَةَ دَفَرَسَهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَتْ وَكَانَ ابْنُهُ يَخْبِي قَوْمًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تَصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا لَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْلُعَ يَخْبِي وَكَانَ مِنْهَا خَيْرٌ يَبَا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفَتْ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَمَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَارِيحِ خَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ يَذْكُرُ الْمَلَائِكَةُ دَقَّتْ بِصَوْتِكَ وَتَوَقَّاتٌ لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ



میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندہ شتہ استون کی عمر کے مقابلہ میں بخاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور بخاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک ڈو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا کچھ حق مارا گیا ہے انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت :

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن منقول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرف کی پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرمائی گی کسی کرم مسلمان کو تو وصیت کا حکم ہے۔ اور خود بخود بخورنے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گام کہ نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔“

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوبکر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں بھیجی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھنے لٹا، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (یعنی یہ کام) منہم یہ ہے کہ باوازا بلند پڑھتے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَالٍ مِنْ خَلَاءٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَقْلُكُمْ دَمْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَنَاءً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي لَمْ يَصِفِ النَّهَارَ عَلَى قِيَرٍ أَطَقَعِيَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ لَيْلٍ مَنْ لَيْسَتْ النَّهَارُ لِي الْعَصْرِ قَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَرٍ أَطَلَبِينَ قِيَرًا طَلَبِينَ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ لِي مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَهَلْ لِي أَدَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ ؟

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَالِحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمُرُوا بِهَا وَلَعَبُؤُوسٍ قَالَ أَدُمِّي بِكِتَابِ اللَّهِ :

بَابُ مَنْ تَعَمَّقَ فِي الْقُرْآنِ وَتَوَلَّى تَعَالَى أَوْ لَمْ يَكُنْهُمْ أَتَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهِ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ :

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَأْتِي اللَّهُ لِيَقْبَلَ مَا أَزِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْمَعُ بِهِ :

۱۷۔ طائوس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرسل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَنْفِي عَنْكَ آذِنَ لِلَّذِي أَنْ يَنْفَسِي بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَفْعِي بِهِ +

بَابُ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ +

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّتُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ +

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا زَادُكَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَيْهِ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَنْلُوهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُدْرِيَتْ وَمَعْلُ مَا أُدْرِي فَلَا تَقْعِلْتُ وَمَعْلُ مَا يَمْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی نوحہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قذفان پڑھتے سنا، سفیان نے فرمایا کہ "تینٹی" کا مفہوم ہے "تینٹھ"۔

۱۷۔ صاحب قرآن پر رشک +

۱۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، اشعیب نے خبر دی، ابی سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دُوبی پر ہوتا چلبیٹے، ایک تو دوجے اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸۔ ہم سے علی بن ابیہم نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے انھوں نے ذکوان سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دُوبی پر ہونا چاہیے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سس کہہ کر اٹھے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

دلیہ از صفہ سابقہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے ہجر اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو میرے بھائی! ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل نقشے میں مبتلا ہوں گے۔ دراصل تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس لگتا تا ہی رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا محضو لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں "نبی" کے بجائے بعض روایتوں میں "عبد" (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی قزوات اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی غنیوں اور دوسری اپنے گانے کی محضو محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں +

بُحْبُكُهُ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُدْرِيتُ وَمَا  
أُذِقُ فَلَوْلَئِ قَعِيلْتُ وَمَلَّ مَا يَعْمَلُ :

**باب ۱۳ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ  
وَعَلَّمَهُ :**

۱۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ  
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِي عَنْ عُثْمَانَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ  
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ مَا قُلْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
فِي امْرِئٍ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَلِكَ  
الَّذِي أَتَعَدِّي مَقْعِدِي هَذَا :

۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو تَوَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَاسِي  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمَّانٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ  
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ :

۲۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْأَةٌ فَقَالَتْ لَهَا  
قَدْ دَعَيْتُ نَفْسَهَا إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي التَّلَاوُثِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ  
رَجُلٌ رَوَّجِبَهَا قَالَ أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ  
قَالَ أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَبِيبٍ مَا عَتَلْتُ لَهُ  
فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ  
فَقَدْ رَوَّجِبَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ :

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی! آنحضرتؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

**بَابُ ۱۴ الْقِرَاءَةُ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ :**

اسے حق کے لیے ٹٹا رہا ہے (میں نے دیکھ کر دوسرا شخص کہا اٹھتا ہے کہ کاش  
مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔

۱۳- تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور  
سکھائے :

۱۹- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ  
سے سنا، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے اور انھوں نے عثمان بن عفان  
رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم میں سب سے بہتر ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے  
بیان کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت  
سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی

آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس بلکہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا کر رکھا ہے۔

۲۰- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے  
ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن  
سیکھے اور سکھائے۔

۲۱- ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول  
کے لیے مہر کر دیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت  
نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح  
مجھ سے کر دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہر میں) ایک کپڑا لاکے دو  
انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میر نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر انھیں  
کچھ دو۔ ایک لڑکے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے

دیکھو کہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی! آنحضرتؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

۱۴- تلاوت قرآن، حافظ کی مدد سے :



۲۲۔ حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا كَدْ يَقِصُّ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْ يَكُونُ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَذَرِيْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَأَنْظُرَ هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَمِعْتُ سَابَةَ وَدَاوُدَ فَلَمَّا سَمِعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْتَمِعُ بِإِذَا رَأَيْتَ إِنْ تَبَسَّطْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ تَبَسَّطْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَتَجَلَّسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتَبِّئًا فَأَمَرِيهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْفُتْرَانِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا هَا قَالَ أَتَقْرَأُ وَهَكَذَا ظَهَرَ قَلْبُكَ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْ كَفَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُتْرَانِ

نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انھیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

**باب** لَا سِتْرَ كَارِ الْفُتْرَانِ وَ

تَعَا هُوَ ۝

۲۲۔ م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا دیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اسٹھ اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ دھبہ کے لیے بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میسر ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ بے کی انگوٹھی جی سہی۔ وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور عرض کی نہیں، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ بے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے میسر نہیں، البتہ یہ ایک تہمد میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے جس قدر کرم کرنے فرمایا کہ تمہارے اس تہمد کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اسٹھ۔ آنحضورؐ نے انھیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انھوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انھیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ

۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا ہے

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَمْلِكُ مِثْلَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمِثْلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۝

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُودَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُ مَا لَا أَحَدِهِمْ إِنْ يَقُولُ تَسْبِيتُ آيَةٍ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ لَيْسَ وَاسْتَدَّ كِرْدُ الْقُرْآنِ فَاتَّاهُ أَشَدُّ تَفَوُّتًا وَسُنَّ مَدُّ وَرِ الْوَجَالِ مِنَ النَّعْوِ ۝

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَرُودَةَ عَنْ شَيْبَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَاقِدِي نَفْسِي بِسَبِّهِ لَهْوٌ أَشَدُّ نَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا ۝

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ ۝  
۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي يَاسِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَأْسِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ ۝

بَابُ تَعْدِيمِ الصَّبِيَّانِ الْقُرْآنَ ۝  
۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي يَسْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنْ

۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تارخ نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اڑنے والے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگرانی رکھے گا تو دوک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴۔ ہم سے محمد بن عروڑہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین سب سے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دیل گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسان کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریر نے کی، ان سے عروڑہ نے، ان سے شیبانہ نے، انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۝

۲۶۔ ہم سے محمد بن علاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی توڑ کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

۱۶۔ سواری پر تلاوت ۝

۲۷۔ ہم سے حجاج بن نہبال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو یاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مَوْحَل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے ۝

۱۷۔ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم ۝

۲۸۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عواتہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ای سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

کہ جن سورتوں کو تم ”مفصل“ کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہمیشہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابو بشر نے خبر دی، انہیں سعید ابن جبیر نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ ”مفصل“

۱۸۔ قرآن مجید کو جہوں۔ اور کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے علی بنی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطے سے کی۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن الحارث نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

الَّذِي تَدْعُوهُ الْمَفْصَلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا ابْنُ عَشِيرَ سَنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمَفْصَلُ

بَابُ مَنِيَّانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلُ اللَّهِ خَالِي سَنَقِرُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْنِي عَنْ هِشَامٍ وَ قَالَ اسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عِيْنِي بْنُ وَسْطِهِ وَ عُبَادَةُ عَنْ هِشَامٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْنِ تَجَّاهٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَلِيلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِإِحْيَا هُوَ يَقُولُ

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورہ (نام کے ساتھ)

کہنے میں کوئی حرج نہیں :

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمن بن یزید نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخرمہ، اور عبدالرحمن بن عبد القاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حوام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نمازی میں ان کا سر کپڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سوتر میں جنہیں ابھی ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سوتریں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرات سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم میں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضورؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انھوں نے اسی طرح اس کی قرات کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

لَسِيْتُ آيَةً كَيْتَ دَكَيْتَ بَلْ هُوَ لَتِيْجٌ ۝

بَابُ مَنْ تَدَبَّرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ

سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةَ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا آدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ تَدَبَّرَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ ۝

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهَبِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حَوْامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُونَهَا فَإِذَا هُوَ يَتَرَاهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ كَمَا يَقْرَأُ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدَتْ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَكَلْبَتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَتْرَاكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَتْرَأُ نَبِيَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ فِي هَذِهِ السُّورَةِ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْدُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ نَبِيُّهَا وَإِنَّا أَتْرَأُ نَبِيَّهَا الْفُرْقَانِ فَتَالَيْكَ يَا هِشَامُ أَتْرَاهَا تَقْرَأُهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَتْرَأُ يَا عُمَرُ

قراوت کی جس طرح آنحضرت نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن تو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرنناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے داسل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالفضل نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سورتیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشعار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قرات سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سورتوں کی) وہ نظائر یاد ہیں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، اٹھارہ سورتیں مفصل کی تھیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حصہ ہے۔

۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مولیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

فَقَرَأْتُمَا الَّتِي آتَيْنَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ إِدْمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ تَقْدَرُ أَذْكَرُفِي كَذَا ذَكَرْنَا آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

بَابُ التَّنْوِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقَرَأْنَا قُرْآنَهُ لِيَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنًى قَرَأْنَاهُ فَفَصَّلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ فَفَصَّلْنَاهُ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَدْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَدُ الشَّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفِظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَ سُوْرَتَيْنِ مِنَ الْخَصَرِ ۝

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّانِ بِهِ لِسَانَكَ

لَتَعْلَمَ بِهِ قَالِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مَتَابِعُهُ لَيْسَ لَهُ وَشَفَقَتْهُ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرِضُ مِنْهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الْكُنْيُ فِي لَا أَنْسَهُ بِمَعْنَى الْفِيضَةِ لَا تُخَوِّفُ بِهِ لَيْسَ أَنْ لَتَعْلَمَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا تَجْمَعُهُ وَقُرْآنُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ لَنْ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تُبَيِّنَهُ لِبَلْسَانِكَ قَالَ وَكَانَ إِذَا أَنَا جَبْرِيلُ أَلْهَوْا فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ لَمَّا وَعَدَهُ اللَّهُ ۖ

آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

### باب مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۖ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَبْرِيلُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۖ

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ بلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ "لا اقسام یوم القیامت" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھونا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۖ

### ۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے جبریل بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (دیکھ کر پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ ہم سے عمرو بن عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مہام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے ۖ

### ۲۲۔ قرأت کے وقت حلق میں آواز نہ گھمانا۔

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَنَّا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۖ

### باب التَّرْجِيحِ ۖ

۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ دَهِي تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَةً يَقْدُرُ





۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَعْيَانَ قَالَ لِي ابْنُ مُبَرُّمَةَ تَطَرُّتُ كَمَا يَكُونُ الرَّجُلُ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمَّا أَجَدْتُ سُورَةَ آتَلٍ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَبْكُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ آتَلٍ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سَعْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا عُلُقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَتَقِيَّتُهُ دَهْوِي طَوْتُ بِأَنْبَسَتْ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الْيَتِيمُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَا هُ :

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَزْزَانَ أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ نَجَّاهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَاخِلَ حَيْثُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ لَنَسْتَه كَيْسًا لَهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نَعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ تَوَيْطًا لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يَفْتَحْ لَنَا كَنَفًا مِنْ أَتَيْنَاهُ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقَيْتُ بِهِ فَلَقِيَّتُهُ بَعْدَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَفْرَاقٍ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أَطِيبُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أَطِيبُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَطِيطُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أَطِيبُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْصَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ حِينَ يَوْمٍ وَلَا يَطَارُ يَوْمٍ دَاخِرًا فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً فَكَيْتَنِي قِيلَتْ رُخْصَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ لِأَنِّي كُيُوتُ وَصَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے خود کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابانیم نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری میری سے بار بار اس کے شوہر یعنی خود آپ کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری میری کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر چینی میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک چینی میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دو دن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

أَهْلِيهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِأَلْفَيْ دَرَجَةٍ يَفْرُدُّهُ  
يَوْمَئِذٍ مِنَ التَّهَارِ يَكُونُ أَحَقَّ حَلِيهِ بِالنَّبِيِّ  
فَإِذَا أَلَاكَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَا مَا مَا حَصَى وَ  
صَامَ وَشَدَّ لَتَ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَزَكَّ شَيْئًا فَارَى  
الْعَبْدُ مَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ دَفِي خَسٍ وَالْكَرْهُو  
عَلَى سَبْعٍ ۝

ایک دن بارہ روزے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو آپ  
فرماتے: کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب  
میں بولہا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید  
کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے  
وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی  
سے پڑھ سکیں اور جب نفوت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے، نفوت مائل  
کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھنے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر

لتنے ہی دن ایک ساتھ ہدزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے  
کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن ہیں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات  
دن میں ختم کی روایت کی ہے ۝

۴۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرِّ نَقْدِ الْقُرْآنِ حَدَّثَنِي  
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَا حُسْبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ  
فِي شَهْرٍ قُلْتُ لِي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى قَالَ فَاقْرَءُوا  
فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ ۝

۴۶- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے  
ابو سلمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں  
ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے  
خبر دی، انھیں شیبان نے، انھیں یحییٰ نے، انھیں بنی زہرہ کے مولیٰ محمد  
ابن عبد الرحمن نے، انھیں ابو سلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ  
محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے عبد اللہ بن  
عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے  
زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس  
زیادہ بلند پروازی نہ کرو ۝

۴۷- قرآن مجید کی تلاوت کے وقت رونما ۝

۴۷- ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں  
سفیان نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور  
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ  
عمر بن مرہ کی واسطہ سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ)  
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی  
ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

۴۷- حَدَّثَنَا الْبُكَائِيُّ عَنْ قَدَّاحٍ الْقُرْآنِ ۝  
۴۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى لَبُعَى الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرٍو  
أَبْنِ مَرْثَةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعَثَ الْحَدِيثَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي السُّحُبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السُّحُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أَشْتَبَيْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ الْقِسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ كَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امْتَةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كَفْتُ أَوْ أَمْسَيْتُ فَدَرَيْتُ عَيْنِي تَذَرِي قَانِ :

کہ سہ جاؤ آنحضرت نے کف فرمایا "امس" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي :

بَابُ مَنْ ذَاكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ فَخَرٍ بِهِ :

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِجْرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ هَدَنَاءُ الْأُسْتَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قُلِّ الْأَبْرِيَّةِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجِبَا دَرْأِيْنَا هَهُوَ حَتَّى جَرَهُمَا فَايْتِمَا لَيْقَبْتَهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا فَإِنَّ قَتْلَهُمَا أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود نے۔ اعمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عربوں مرہ تھے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالفضلی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضورؐ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ہؤلؤا شہیدا" پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آنحضور کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناتا ہوں، آنحضورؐ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۴۸۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا آخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے سدید ابن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو یاد کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تبی نے،

انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اعلان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی ناز و کوان کی غماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے مددوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے مدد سے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کر پاد کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی مغالئ کے ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اسے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پیر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

۵۱۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اعلان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، مسنگرے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی نرعت انگیر اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بہ بھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزا کڑا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑا ہوتا ہے (مادوی کو شک ہے کہ لفظ مفر ہے یا خبیث) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید اس دقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

الْحَارِثُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ نَبِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ السَّائِينَ كَمَا يَمْرُقُ الشَّجَرُ مِنَ الزَّرْمِيَةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا فَيَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا فَيَنْظُرُ فِي الرَّيْشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ؛

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرَجَّحَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرَجَّحَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَرِيحُهَا مُرٌّ.

بَابُ ۲۹ اِقْرُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَفْتُمْ تَلُونَهُ

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرُوا

لے یعنی جس طرح تیر شکار کرتے ہیں اسی طرح قرآن پڑھنا ہے اور اس میں ناز و کوان کا ہرگز کوئی اثر نہیں ہوتا دی مال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آئے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر شکار کے خون وغیرہ کا بھی کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا دی مال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا ہے فائدہ اور بے اثر۔

الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ  
فَقَوْمُوا عَنْهُ ۝

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَيْلِجٍ عَنْ أَبِي  
عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ عَلَيْهِ  
قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ تَابَعَهُ  
الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ  
وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابَانُ وَقَالَ عُمَرُ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ  
دَقَالَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدُبٌ أَصَحُّ دَأْجَرُ ۝

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو  
پڑھنا بند کر دو ۝

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی ملیج نے حدیث بیان کی۔ ان  
سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں  
دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی  
متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران کے حوالہ سے کی  
اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا  
حوالہ نہیں دیا اور عند نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو عمران  
نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا انھوں نے اس  
روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا، اور ابن عدون نے بیان کیا ان سے  
ابو عمران نے، ان سے عبد اللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ  
نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ  
التَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَا مَهَا فَاحْذَرْتُ  
بَيْدِي مَا نَطَلَقْتُ يَدِي إِلَى التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا نَحْنُ فَأَقْرَأْ أَكْبَرُ عَلَيَّ  
قَالَ فَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلُكُمْ اخْتَلَعُوا فَأَهْلَكُكُمْ ۝

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے نزال  
ابن سبرہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک  
آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے  
ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔  
حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے  
مطابق) پڑھو شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا  
اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

يُسْمِعُ اللَّهُ السَّامِعِينَ السَّامِعِينَ

## نکاح کا بیان

۳۰۔ نکاح کی ترمیم۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ  
مِنَ النِّسَاءِ"

## کِتَابُ النِّكَاحِ

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ يَقُولُهُ  
تَعَالَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ  
النِّسَاءِ ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ ثَلَاثُ لُؤْهَاتٍ فَقَالُوا دَارَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصْلَى النَّبِيِّ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا الْآخَرُ أَنَا النَّسَاءُ فَلَا أَرْزُوحُ أَبَدًا أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكُذًّا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خُفَاءَ لَكُمْ بِاللَّهِ دَأْبُكُمْ كَذُّهُ لَكُمْ لَكُمْ آمُومٌ وَأُنْطُرُ وَأَمَّا الَّذِي دَأْبُكُمْ دَأْبُ النَّسَاءِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى دِينَ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْضُوا إِلَى إِلَهِكُمْ فَمَا تَلْبِثُوا مَا كَلَّابَ لَكُمْ مِنَ النَّسَاءِ مَثْنَى وَثَلَاثَ دَرَبٍ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْثَىٰ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي خَجَرٍ وَابْنَتَا ذَرَبٍ فِي مَالِهَا وَجَمَاعًا مِثْلَ رِيْدٍ أَنْ يَتَرَدَّ جَهًا بِأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّةٍ مَدَّ إِلَيْهَا فَتَهْوَىٰ أَنْ يَتَكَبَّرَ هُوَ إِلَّا أَنْ يَتَقَضَىٰ لَهَا تَكْبَرُهَا الصُّدَاقُ وَأَوْزُومًا يَنْكَاحُ مَنْ سَوَاهُنَّ مِنَ النَّسَاءِ ۝

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علمی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، انھوں نے تو تمام اگلی پچھلی تفسیریں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کر دوں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی غلطی نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کن رہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کر دوں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے یہی باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں درات میں، اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۝

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا ”اور اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم بیویوں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں انڈیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو۔ یا جو کثیر بھارتی ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی تیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو، وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے ورنہ ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لڑکیوں کے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کہیں۔

**باب ثانی** قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ  
لَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ  
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مِنْ أَرَبٍ لَهُ فِي

الزَّكَاءِ ؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُمَانُ يَمِينِي فَقَالَ يَا أَبَا  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي ابْنَتَ حَاجَةٍ فَخَبَّرْتُ فَقَالَ عُمَانُ  
هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ يَكُنَّ  
تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتُ تَعْتَهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ  
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَامَلَنِي فَقَالَ يَا  
عَلْقَمَةُ فَأْتِيهِ ابْنَتُكِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَيْتُ قُلْتُ  
ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ  
فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ  
فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ ؟

نکاح کر لینا چاہیے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

**باب ثانی** مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ  
فَلْيَصُمْ ؟

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي هَمَادَةُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَ  
الْأَسودِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا تَوَحَّدُ نَتِيبًا  
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ  
فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی  
استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نظر کو  
نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور  
کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت  
نہ ہو؟

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی۔  
اور فرمایا ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات  
تنہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبد الرحمن!  
کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں، جو  
آپ کو گزرے ہوئے ایام کے نشاط و شباب کی یاد دلا دے۔ چونکہ  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے  
مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما  
رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے  
فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ

رکھنا چاہیے۔

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم  
سے عمار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان  
کی، ان کے میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی  
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور  
اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت  
ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو



يَسْتَلْطَمُ عَلَيْهِ بِالنُّصُومِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاهٌ ۖ

چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

**باب** كَثْرَةُ النِّسَاءِ ۖ

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے مسئلے میں ۖ

۵۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ

ابْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ

مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ رَوْحَةُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ لَعَنَهَا

فَلَا تَزِرْ عَزْوَهَا وَلَا تَزِلْزِلُوهَا وَارْقُفُوا فَإِنَّهُ

كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ كَافَاتٍ

يَقْسِمُ لِيَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِدَاخِلَةٍ ۖ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي بَيْتِهِ

وَاحِدَةٍ ذَلِكَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ ابْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا

بَرْزِيذُ بْنُ نُدَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ

أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيْمَنِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِحْجُ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ

تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ

الْأَمَةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۖ

**باب** مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا

لِتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهُ مَا نَوَى ۖ

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَيْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن

یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے

خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام المؤمنین میمونی رضی اللہ

عنها کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو

نزد و دور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو

لے کر چلنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، اٹھ کے

لیے تھا اپنے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی بلکہ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے

ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک

بی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں

اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان

کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس

رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۖ

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے طلحہ ایمنی نے، ان

سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے

دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ

نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں

زیادہ ہوں۔

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی

یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

۱۔ ازواج مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بڑھی ہوئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ان سے علقم بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے (اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف

قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی

بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۳۴۔ ہم سے محمد المنثی نے حدیث بیان کی، ان سے بکئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو نعمتی کیوں نہ کریں؟

آنحضور نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرو۔ تم میری

جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے

دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سے بھی ہے۔

۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے

حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان

بھائی چارہ کو ادا کیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں

نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے

آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

اہل اور آپ کے مال میں بکثرت دے، مجھے تو باز اس کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ

آپ بانٹ کر دے دیے اور یہاں آپ نے کچھ پیر اور کچھ گن کا نفع کیا یا چندوں کے

الحادث عن علقم بن وقاص عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية واما لامري ما اتوا فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة ينيكها فهجرته الى ماها جبر اليه :

باب ۳۵ تزويج المعسر الذي معه

القرآن والإسلام ينيه سهل عني

النبي صلى الله عليه وسلم :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ أَبِي

مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَخْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُنَّا نَسَاءُ حَقْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَلَا تَسْتَحْيِي فَنَاهَا عَنْ ذَلِكَ :

باب ۳۶ قَوْلُ الذَّجَلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ

أَيُّ زَوْجَتِي شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

حُمَيْدِ الطَّلَوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ

وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَمَنَ عَلَيْهِ أَنْ

يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُرْتُ فِي عَتَى اسْتَوَيْتَ مَا قَى اسْتَوَى

فَدَرَجَ شَيْئًا مَرَى أَوْطَى وَهَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَاهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ آيَاتِهِ وَعَلَيْهِ

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبردنگ کی چکنا ہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے زیادتی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریزا دلچے آپ کو خفیٰ بنا نا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبتل (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تبتل کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور انھیں تبتل کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خفیٰ کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر ایک مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ”ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کر دو جو تمھارے لیے اللہ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ اور اصنع لکما کہجی ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابویزیدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

وَصُرْتُ مِنْ صُغُرٍ فَقَالَ مَهْجَرٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَأَلْتَ قَالَ دُرُنْ نَوَاجٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدْلِعْ دَلْوِي بِسَاءَةٍ

باب مَا يَكُونُ مِنَ اللَّهِ تَقَالُ وَالْخِصَاءُ

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَكَوَأْدَنَ لَهُ لَا خُتَصِينَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ لِيُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَوَأْدَنَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَا خُتَصِينَا

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعُودُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَحِمَ كُنَّا أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالتَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ اصْبَعْ أَخْبَرَنِي بَنُو دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٌ وَدَانَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَتَّةَ فَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ الْيَسَاءَ فَسَلَّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَسَلَّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ

اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دو بارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سربارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرد گے اسے درج محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم حتیٰ ہوا ڈالو یا باز رہو؟

۳۸۔ کنز الدین کا نکاح، ابن ابی عیسیٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنزوری لڑکی سے شادی نہیں کی؟

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتربی اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا دانٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے اچھی چرائی نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنزوری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت میں اٹھنے پڑنے میں اٹھنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

۳۹۔ یا ہی عورتیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازدواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بیٹیاں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُ رَبِّهِ جَعَلَ الْقَوْمَ مِمَّا أَنْتَ لَا تَقِي فَأَخْصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرِّهِ

بَابُ نِكَاحِ الزَّانِكَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي عَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا غَيْرَ هَذِهِ

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ كُنَّا أَكُلُ مِنْهَا وَوَجَدَتْ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَةٍ كُنْتَ تُرْتَعِ بِعَيْرِكَ؟ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعِ مِنْهَا تَعْبَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْزِلْ بِكَرٍّ غَيْرَ هَذِهِ

۶۸۔ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَوْرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أُمُّكَ فَانْقِصْهَا يَا ذَا هِيَ أَنْتَ قَا قَوْلُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْصِهِ

بَابُ النِّكَاحِ وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَحْوَاتِكُنَّ

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُدْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْضِ لِي فَطُوفِي فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَخَسَّ بَعْضِي بِعَنْزَةٍ كَأَنَّهُ مَعَهُ فَأَطْلَقَ بَعْضِي كَأَجْوَدَ مَا أَنْتَ رَاكِبٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَاضَةً عِنْدَ بَعْضٍ مِّنَ بَنَاتِ الْأُمِّ يَكْرَأُ أَمْ تَيْبًا قُلْتُ نَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ قَالَ فَلَمَّا دَهَبْنَا لَيْدًا حُلَّ قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِّكُنَّ تَحْتَسِيطُ الشَّعْفَةَ وَتَسْتَحِذُ الْمُعْيِيَةَ ۝

۶۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عذوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آگیا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ جل پڑا، جیسا کہ کسی عہدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضورؐ کی دیر طہر عاراً اعدات ہو جائے تب داخل ہو، تاکہ پریشان بالوں والی لنگھا کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو آدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُجَارٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ كَيْتِيًّا قَالَ مَا لَكَ وَلَعَدَايَ دَلِيلًا بِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ ۝

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حواری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سعدیانت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضورؐ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ حواری نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضرتؐ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

باب تزويج الصغار من الكبار

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا الْأَثَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَرَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ لَمَّا آتَا

۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراب نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے

أَخْوَك فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَبِهِ  
لِي حَلَالٌ ۝

**باب** إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَآلِ النَّسَاءِ  
خَيْرٌ مِمَّا يَتَّخِذُ أَنْ يَتَّخِذَ لِنُطْقِهِ  
مِنْ غَيْرِ ابْنِ جَابٍ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ  
تَزْكِيَنَّ إِلَى الْإِذْلِ نِسَاءٌ تَزْكِيَنَّ أَخْنَاهُ عَلَى  
وَلَدِي فِي صَغِيرِهِ مَا رَأَى عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِي ۝

**باب** اتِّخَاذِ الشَّرَاقِ وَمَنْ آخَذَ  
جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمَدِيُّ  
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا  
رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيْدَةٌ فَعَلَمَهَا فَآخَسَ  
تَعْلِيمُهَا وَآذَرَهَا فَآخَسَ تَأْذِيرُهَا ثُمَّ آخَذَهَا  
وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِيَّامًا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
الْمِكْيَابِ آمَنَ بِنَيْبَتِهِ وَآمَنَ فِي فَلَةٍ أَجْرَانِ وَ  
أَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوْلَاهُ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ  
أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ قَدْ كَانَ  
الرَّجُلُ يُرْجَلُ فِيمَا دُونَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَذَهَا ثُمَّ  
أَصَدَّقَهَا ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْلِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی  
کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔  
۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور  
مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقہ حیات  
بنانا مستحب ہے؟

۴۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے  
ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر  
سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی صالح عورت  
ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں  
اس کی بہت عمدہ نگہبان دگران؟

۴۳۔ باندیوں کو ہمستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب  
جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی؟

۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی  
ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان  
کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس  
بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے  
ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد  
اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل  
کتاب میں سے جو شخص بھی لپٹے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان  
لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی  
ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب  
ملتا ہے۔ شعبی نے دلپے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد فرمایا کہ  
بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالب علموں کو اس  
سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابوبکر نے بیان کیا، ان  
سے ابو حصین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا نکاح کرنے کے لیے، اور وہی آزادی اس کا اجر رکھا ہے۔

۴۵۔ ہم سے سعید بن تیلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

ابْنُ مَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ  
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِذَا تَلَفَتْ كَذَبَاتٌ بَيْنَهُمَا  
إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ  
فَاعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ  
وَإِذَا خَدَمَنِي أَجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنْكَ أُمُّكُمُ  
يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۝

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حاد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی وہ معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزرتے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا، اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو باجر (داجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے (داجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا اور باجر (داجرہ رضی اللہ عنہا) کو میری خدمت کے لیے دلایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (داجرہ رضی اللہ عنہا) بخاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیو! (یعنی اہل عرب) ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا ثِيَابِي عَلَيْهِ بِصِفَتِهِ يَنْتِ حِيَّيْ فَدَعَا الْمُسْلِمِينَ إِلَى دِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا لَحْمٍ أَوْ بِأَنْطَاجٍ فَأَلْفِي فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالشَّمْنِ فَكَانَتْ دِيْمَتُهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِيَّاكَ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ جَعَلَهَا فَنَحْنُ مِنْ أَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُجْعَلْهَا فَنَحْنُ وَمِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَلَّى لَهَا خَلْعَهُ وَمَتَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ النَّاسِ ۝

۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور ہمیں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلعت کی۔ پھر میں نے آنحضرت کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ کستر خوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضرت کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے بوجھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اہبات المؤمنین میں سے ہیں یعنی آنحضرت نے ان سے نکاح کیا ہے، یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلعت کی ہے؛ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ان کے لیے پروہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اہبات المؤمنین میں ہیں اور اگر پروہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کوہ کا وقت ہوا تو آنحضرت نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں ۝

بَابٌ مَنِ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةَ صَدَّاقَهَا ۝

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کر اس کا مہر

قرار دیا۔

۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صنہیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی

روشنی میں کہ اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں

مالدار کر دے گا۔

۴۵۔ ہم سے تیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔

آنحضور نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہن گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے حدیث بیان فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ کتنا

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ عَنْ ابْنِ الْحَجَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا؛

باب ۴۴ تزويج المسير لقوله تعالى:

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ

فَضْلِهِ؛

۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ

قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبَ لَكَ

نَفْسِي قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّيْتُ لَهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْبُرْءَةَ

أَنَّهُ لَمْ يَقْبُضْ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ

أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا

حَاجَةٌ فَزِدْ حَبِيبًا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ

قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ خِفَافٌ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ

فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَمَّ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا

وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ دُخَانًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَمَّ

ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَافًا

مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِنْ رَأَيْتَ قَالَ سَهْلٌ مَا لَكَ

يَوْمًا فَلَمَّا يَضَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا ذَاكَ إِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ

عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ كَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ

فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ

فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا خَا مَعَكَ مِنَ الْغَدَابِ

قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَا هَا فَقَالَ



لَقَدْ وَهَمْتُ عَنْ ظَهْرِي قَلِيلَكَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ اِذْهَبْ  
فَقَدْ مَكَتْكَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

**بابُ** الْوُكُفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ  
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا  
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ  
قَدِيرًا ۝

۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رِيبْعَةَ  
ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ تَوَكَّانَ مَقَامَ شِهْدَاءِ بَدْرًا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ  
بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ  
رِيبْعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَامِرَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتَّى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ  
كُتُبَى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ  
دَوْبَتٍ مِنْ مَيْمَادِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ  
إِلَّا بِأَيْهِمْ إِلَى قَوْلِهِ دَعَا إِلَيْكُمْ فَوَضَّأَ إِلَى آبَائِهِمْ  
فَمَنْ تَمَرَّ يُعْلَمُ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَآخًا فِي  
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ سَهْلٍ بْنِ عَمْرٍو  
الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ امْرَأَةً ابْنِي حُدَيْفَةَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا  
قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرْنَا حُدَيْفَةَ ۝

موتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ  
سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے  
انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

۴۵۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ”اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے  
پیدا کیا پھر اسے دودھ پالیا اور سرسرا میں تقسیم  
کیا“

۴۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔  
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ  
عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پا کر بتایا۔  
اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ  
رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد  
کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو  
دجو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنا لے پا کر بنایا تھا۔ جاہلیت کے  
زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پا کر بنالیتا تو لوگ اسے  
اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پا کر اس کی میراث میں  
بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انھیں ان کے آباد کی طرف منسوب  
کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَمَا لَكُمْ“ تک، تو لوگ انھیں ان کے آباد  
کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور  
”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ  
عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا  
سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابوالیمان نے پوری حدیث بیان کی ۝

۴۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء سامہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ابن کے والد نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صباہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَبَا عَةَ  
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ ارْتَدَتْ الْحَجِجَ

تھا ارادہ حج کا ہے؟ انھوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے میرا مرض شدید  
آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط لگا لیتا کہ جب  
مناسک حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی، یہ کہہ  
لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب آپ مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لیں گے۔ فقہاء رضی اللہ عنہما مقلد ابن مسعود

رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں؛

۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان  
سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔  
ان سے ان کے والد نے (ادان سے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ  
سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی  
وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمھارے ہاتھ مٹی میں ملیں؛

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم  
نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و وجاہت تھے)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتے، آنحضورؐ نے اپنے پاس  
موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟  
صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان  
سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول  
کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور  
اکرم اس پر خاموش ہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں  
کے فقیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضورؐ نے دریافت  
فرمایا کہ ان کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی کے ان نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے  
اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص  
(فقیر و محتاج) دنیا بھر کے اُس جیسوں سے بہتر ہے۔

۴۶۔ مال میں کمزوری اور غریب کا مال دار عورت سے  
نکاح کرنا۔

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ  
نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ۱۵ اور اگر تمہیں خوف ہو

قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَ  
اشْتَرِي طَرِيقَ فُلَيْحٍ اللَّهُمَّ عَلَيَّ حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَ  
كَأَنْتَ تَحْتَ الْمِقْدَارِ بْنِ الْأَسْوَدِ؛

۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا  
وَدِينِهَا فَأَخْضِرْ يَدَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ؛

۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ  
فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ  
شَفَعَ أَنْ يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ  
سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ مُقَدَّادِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا  
تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا  
يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا  
يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَذَا أَحْيَرُ مِنْ مَلِءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا؛

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ وَتَرْوِجِ  
الْمُقِلِّ الْمَثْرَبَةِ؛

۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُورَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَالْأَنْفُسُ طَعْنُوا

فِي الْبَتَايِ قَالَتْ يَا أَبَتِ اُحْنِي هَذِهِ الْيَتِيمَةَ  
تَكُونُ فِي حَجْرٍ وَلَيْتَهَا فَرَعَبٌ فِي جَاهِلِهَا وَمَا لَهَا  
وَيُرِيدُ أَنْ يُنْقِصَ صَدَاقَهَا فَتُهَوِّعُ عَنْ نِكَاحِهَا  
إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَ أُمِرُوا  
بِنِكَاحِ مَنْ سَوَّاهُنَّ قَالَتْ لَسْتُ أَسْتَفْتِي النَّاسَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَلَسْتُ أَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ  
تَنِكَحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُنَّ أَنْ الْيَتِيمَةَ إِذَا  
كَانَتْ قَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَ  
كَسِبَهَا فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً  
عَنْهَا فِي فَلَاةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذُوا  
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَيْسَ لَهُنَّ أَنْ تَنِكَحُوهُنَّ إِذَا  
رَغِبُوا زِينَتَهُنَّ إِلَّا أَنْ يُفْسِدُوا لَهَا مَا يُعْطَوْنَهَا حَقَّهَا  
الْأَدْنَىٰ فِي الصَّدَاقِ ۝

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے کہ متعلق سوال کیا۔  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا  
ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہوا ورنہ اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان  
کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن)  
اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم  
لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں  
نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں  
انصاف سے کام لیں آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش  
یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان  
کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو  
اللہ تعالیٰ نے آیت ”دیتفتونک فی النساء“ سے ”ترغبون ان تنکحوہن“  
تک نازل کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر  
خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں  
اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں  
حسن کی کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں  
چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی  
طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سو اس کے کہ وہ ان  
یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں ۝

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد کہ ”بلاشبہ تمھاری بیویوں اور تمھارے بچوں میں بعض

تمھارے دشمن ہیں۔“

بَابُ مَا يَنْتَقِي مِنَ شَوْمِ الْمَرْأَةِ وَ

قَوْلِهِ تَعَالَى إِن مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ ذَا ذَلَالٍ لَّكُمْ

عَنْ ذَا لَكُمْ ۝

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَ  
النَّارِ وَالْفَرَسِ ۝

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْلَوِيُّ  
عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشَّوْمَ عِنْدَ

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے  
صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اعلان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھڑ میں اور  
گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ ہم سے محمد بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع  
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی  
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخواست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے مردوں کے لیے عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان دہ اند کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں ہے

۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اقبیلہ دیا گیا رک اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں) کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا رچو لھے پر ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت کی تھی جو بریرہ کو مدت میں ملا تھا اور آنحضور مدت نہیں کھاتے حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے مدت تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ودودا و تینین اور چار چار" اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "دودو تین تین یا چار چار" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ الشَّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيُفِي الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْفَرَسَ ۚ

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ فَيُفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةَ وَالْمَسْكِنَ ۚ

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۚ

بابُ الْأُحْرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ ۚ

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ عَتِقْتُ فَخُبِرْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَوْلَا لِمَنْ أَعْتَقْتُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِبَ إِلَيْهِ خُبْرٌ قَادِمٌ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ كَمْ أَرَا الْبُرْمَةَ قُفِيلَ لَحْمٌ تَصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِي الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ ۚ

بابُ لَا يَتَزَوَّجُ الْكَافِرُ مِنَ الْكَافِرَةِ ۚ

يَقُولُهُ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبْعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْنَى مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبْعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ

”اولیٰ اجنتہ شئی وثلث وربع“ میں بھی شئی اولث وثلث اور ربع (واو یعنی او) ہے۔

ذِكْرُهُ أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مَثْنَى وَثُلُثٌ وَرَبْعٌ  
تَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلُثٌ أَوْ رُبَاعٌ ۝

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم بڑھک ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہیے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنَّ خِفْتُمْ أَلَّا تُعْصِمُوا فِي الْيَتَامَىٰ قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَرَدَّجُهَا عَلَىٰ مَا لَهَا وَيُسْجِي مُعَبَّهَا وَلَا يُعْدِلُ فِي مَا لَهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا كَابَ لَهُ مِنَ الْيَسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلُثٌ وَرُبَاعٌ ۝

پسند ہوں۔ در دو، تین یا چار سے

۵۰۔ ”اور تمہاری وہ امیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“ اور نہاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

بَابُ وَأَمَّا تِلْكَ الَّتِي أَرْضَعَتْكُمْ  
وَيُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحْرِمُ مِنَ  
النَّسَبِ ۝

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام یا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنھیں نسب حرام کرتا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَآلُهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فُلَانًا لِعَمْرٍ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَتَّىٰ لَعَنََهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَىٰ فَقَالَ لَعَنَ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوِلَادَةُ ۝

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ لَيْسَ إِنَّهَا ابْنَتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ يُشْرَبُ عَنْ عَمْرِو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ :

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے تنادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا۔

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي أُخْبِرُ بِبَنَاتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ تَحْتِينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَاجِبٌ مَن شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْبِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا تَا نَحْدَثُ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْلَا تَهْمَا لَمْ تَكُنِّي زَيْنَبِي فِي خَيْرٍ مَّا حَسَنَتْ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لِزَيْنَبٍ كَهَيْبٍ كَانَ أَبُو هَيْبٍ أَعْتَقَهَا فَالْضَّعَفَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَيْبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حَبِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ قَالَ أَبُو هَيْبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَ كَوْنِي عَمْرًا فِي سَفِينَةٍ فِي هَذِهِ بَعَثَاتَنِي ثَوْبِيَّةٌ :

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کر دو گی کہ تم تھاری سوکن تھاری بہن بنے، میں نے عرض کی، تمہا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب میں اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے دریدہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ آدَا أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ دِمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ :

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے ان سے

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رخصت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے :

۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو القیس کے بھائی انیس رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندرانے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ یہ کہ وہ کاحکم نازل ہونے کے بعد ماہ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندرانے کی اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضرت کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے متعلق بتایا۔ آنحضرت نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندرانے کی اجازت دوں۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت :

۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی ہریم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی ملیک نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے متیب بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی ملیک نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میان بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے دل ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنحضرت نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اس (مٹھاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جبکہ یہ (حبشی) دغوی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ سَاءَ كَرَّةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي قَالَ أَنْظُرُونِ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّمَاضَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ :

بَابُ كَيْفَ الْفَعْلِ :

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ وَهُوَ عَمَلُهَا مِنَ الرِّمَاضَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَدِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ :

بَابُ شَهَادَةِ الرِّمَاضَةِ :

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُليْمُ بْنُ ابْنِ هَرِيمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ سَمْعَةَ مِنْ عُقْبَةَ لِكَيْتِي لِحَدِيثِ عَبِيدٍ أَحْضَطُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتُ فَلَانٍ فَبَاءَ تَنَا امْرَأَةً سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِيَّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دِجِي كَارِيَةً فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دِجِيهِ قُلْتُ لَأَتَمَّهَا كَارِيَةً قَالَ كَيْفَ بَعَا وَقَدْ رَعِمْتَ أَتَمَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ وَأَشَارَ لِسُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَبِيحٍ الشَّابَّكِ وَالْوُسْطَى تَحِيَّيْ أَيُّوبَ :





امْرَأَتُهُ دِيرِي عَنْ يَحْيَىٰ النُّكْدِي  
عَنِ الشَّعْبِيِّ بَابِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ  
بِالصَّبِيِّ اِنْ اَدْخَلَهُ فَلَا يَنْزِلُ وَجَنَ  
اُمُّهُ وَ يَحْيَىٰ هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ كَقَوْلِهِ  
يُنَا بَعْرَ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ اِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تُحْرَمْ عَلَيْهِ  
اِمْرَأَتُهُ وَ يَدُّ كَرَّ عَنْ ابْنِ نَصْرٍ اَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ حَرَّمَ ذَا بُوْنَصْرٍ هَذَا لَمْ  
يُحْرَفْ يَسْمَاعِيْلُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ يَزِي  
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ  
وَ اَلْحَسَنِ وَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ  
عَلَيْهِ وَقَالَ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ حَتَّى  
يُكْرِيَ بِالْاَرْضِ يَحْيَىٰ يَجَامِعُ وَ جَوَّزَهُ  
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ وَ اَلْزُهْرِيُّ وَقَالَ  
اَلْزُهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرُمُ وَ هَذَا  
مَوْسِلٌ ۝

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبد اللہ نے  
اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع  
صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے)  
سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں" مگر میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی  
کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور  
بجلی کندی سے روایت ہے کہ شعیب اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی  
شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کر لے تو اس کی ماں سے  
ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ بجلی (روایت کے راوی) غیر معروف  
(بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت معتد  
بھی نہیں کرتی، اور مکرمر، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے  
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو  
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی لیکن ابو نصر کے واسطے سے  
بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت  
میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے  
فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری  
نہ کرے۔ ابن المسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان  
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۝

بَابُ وَرَبَائِبِكُمُ النِّسَاءِ فِي حُجُورِكُمْ  
مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ اَلدُّ حَوْلُ وَ اَلْمُسَيَّبُ وَ  
اَلنَّسَاءُ هُوَ اَلْجَمَاعُ وَ سَنَ قَالَ بَنَاتُ  
وَلَا يَهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ يَقُولُ  
اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ حَبِيبَةٍ  
لَا تُعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِيَنَّ وَ كَذَلِكَ  
حَلَالٌ وَلَا اَلْبَنَاءُ مِنْ حَلَالٍ

۵۵۔ اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پردوش میں رہی  
ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے محبت  
کی ہے "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس،  
اور مساس" سے مراد جملہ ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی  
کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکیوں کی  
طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حبیبہ رضی اللہ  
عنها سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی  
نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹیوں کی بیویوں کی طرح

الْأَبْنَاءُ وَهَلْ تَسْتَوِي الرِّبَاةُ وَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ فِي حَجَرٍ دَرَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهَا إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا  
وَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ  
ابْنَتِهِ ابْنًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْبِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ  
قَالَ فَاِنْعَلْ مَاذَا أَفْلُتَ تَنكِحُ قَالَ أَخِي بِنْتُ  
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبٌ مِنْ شَوْكِ نِيْلٍ أَخِي  
قَالَ إِنَّمَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَتَاكَ تَخْطُبُ  
قَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ  
رَبِيبَتِي مَا حَلَلْتُ لِي أَرْضَعْنِي وَآبَاهَا تَوْبِيخٌ فَلَا  
تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ وَقَالَ  
الْكَثِيبُ حَدَّثَنَا هَشَامٌ ذُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ۝

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ”رہیبہ“ کہا جاسکتا ہے جو  
اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنی ایک رہیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو کفالت کے لیے  
ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے  
(حسن بن علی رضی اللہ عنہا) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے  
ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب  
رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے  
عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیان کی صاحبزادی کی طرف آپ کا کچھ میلان  
ہے؛ حضور اکرم نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض  
کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم سے پسند  
کرو گا؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری  
سوکھیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے  
ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ  
میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا  
جاسکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پینام بھیجیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟  
میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری رہیبہ (بہوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے  
اور اس کے والد کو تو بہرے دو وہ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام  
نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا ۝

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) ”تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں)  
جمع کرو۔ سو اس کے جو گزر چکا“ (کہ وہ عاف ہے)

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں  
عروہ بن زبیر نے خبری اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے  
خبری کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!  
میری بہن (عروہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور نے  
فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں کوئی میں تنہا تو ہوں  
نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی  
شریک ہو جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے

بَابُ ۵۶ دَانَ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ  
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۝

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ  
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ  
أَخْبَرَتْ أَنَّ زَيْبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أُخِي بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتَحِبِّينِ قُلْتُ لَعَمْرُ  
لَسْتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبٌ مِنْ شَوْكِ نِيْلٍ فِي خَيْرٍ  
أُخِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ  
لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا لَخَدَاتُ

عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عاجزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی ٹوکی ہے۔ مجھے

اور ابو سلمہ کو تہمیدہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے

نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عامر نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے؟

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالزنناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ابوالزنناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی حرام ہونے میں اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتہوں کو حرام کہ جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؟

۵۸۔ نکاح شغارہ

۱۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

آتاکَ مُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؛ فَقُلْتُ لَعَنَ قَالَ قَدْ لَعَنَ. كَذَبْتُمْ تَكُنُّ فِي حَجْرِي مَا حَدَّثْتُ لِي لَهَا لَا بِنْتَ أَخِي مِنَ الرَّمَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ تَوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ؛

اور ابو سلمہ کو تہمیدہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

باب لا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

حَمَتِهَا

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا؛

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي تَيْبَةَ ابْنُ دُوَيْبٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا - فَتَرَى حَالَةَ أَيْمَانِهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَرَمُوا مِنَ الرَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ؛

باب الشَّغَارَةِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلِي عَنِ الْقَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ  
يُزَوِّجَ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الزَّانُو  
ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۝

**باب ۱۰۱** حَلُّ لِسْرَاةٍ أَنْ تَهَبَ  
نَفْسَهَا لِأَخِي ۝

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ حَوْلَةَ بِنْتُ  
حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَهَبَتْ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَنْجِي الْمَرْأَةَ  
أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرَجَّيْ  
مَنْ تَفَاءَ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى  
رَبِّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَذَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ  
الْمُؤَدَّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِزَيْدٍ بَعْضُهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ ۝

**باب ۱۰۲** يَكْرَاهُ الْمُحْرِمُ ۝

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عِيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ  
قَالَ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۝

**باب ۱۰۳** تَمْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ تَكْرَاهِ الْمُتَعَةِ أَخِي ۝

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عِيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي  
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَمَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْلِي عَنِ الْمُتَعَةِ دَعَى  
لِلْحُرِّ الْأَهْلِيَّةِ وَمَنْ كَتَبَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی  
شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے  
اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو  
۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو مہر  
کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد  
نے بیان کیا کہ حولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں  
نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہر کیا تھا۔ اس پر  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے مہر  
کرتے شرعاً نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو  
میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے  
معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مؤدب اور محمد بن بشر  
اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت  
کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ۝

۱۰۰۔ حالت احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے  
خبر دی، انہیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی  
اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۱۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع  
کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے  
حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن  
ابن محمد بن علی اطلال کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے  
واسطے سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور بیاہ تو گھر کے گوشہ سے جنگ  
خبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا ۝

۴۰-۱۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حزمہ کے بیان کیا، کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر عمل کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ مرسوم ہو چکا ہے :

۶۲- عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا :

۶۰-۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو انھوں کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ: کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

۴۰-۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سِوَالٍ عَنْ مُنْعَبَةِ النِّسَاءِ فَدَخَصَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَنَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ يَلَهُ أَدْخَعَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ عَوْرَتِهَا كَمَنْ يَأْتِيهَا فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ

۵۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا مَا تَسْتَمْتِعُونَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا رَجَلٌ وَامْرَأَةٌ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَذِنَتْ لَكُمَا تَسَارُكًا مِمَّا أَدْرَجْتُمَا شَيْءٌ كَانَ لَكُمَا حَاشِيَةً أَمْ لِلثَّلَاثِ عَامَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ بَيَّنَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسْخُوحٌ :

بابُ عَرَضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ :

۶۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَاتِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ قَالَ أَنَسُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَاكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بَلْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَ سَوَآتَا وَ سَوَآتَا قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّيِّبِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَصَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهَا :

بلے شرعی! لمئے بے شرعی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّ جَنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَكَانَ أَذْهَبَ فَالْتَمِسْ دَلَّوْا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَاهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَكَانَ هَذَا الْأَرِيضُ دَلَّهَا يَضُفُّهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَالُهُ رِذَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ يَا نَارِكُ إِنَّ لَيْسَتْهُ لَوْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَكَانَ لَيْسَتْهُ لَوْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِيُسْرِي يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ كُنْتَ كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضور نے دیانت فرمایا تمھارے پاس (مہر) کسے لیے، کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لمبے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لمبے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کڑتے کی جگہ اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہم کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پس لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں بے گام پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا دراوی کوان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ تم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

باب ۶۳ عَرِمَ الْإِنْسَانُ ابْنَتَهُ أَمَّا خَتَنَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ :

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَسَدَ بْنَ سَمْعٍ عَمْرُو اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَنِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْنِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا :

۱۰۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) حنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کے وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور حنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ  
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَصَةً فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِيَّ أَمْرِي  
فَلَيْسَتْ لِي بَالِي لَمْ لَقِيْنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا  
أَتَزْدَجَ يُؤْزِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ  
فَقُلْتُ لَنْ يَشْتُرَ زَوْجَتَكَ حَقَصَةً يَنْتِ هَمْرٌ  
فَعَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ وَكُنْتُ أَوْجَدُ  
عَلَيْهِ مَنِي عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْسَتْ لِي بَالِي لَمْ خَطَبَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ  
فَلَقِيْنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّتْ وَجَدْتَ عَلَى جِبْنٍ  
عَرَضْتَ عَلَى حَقَصَةٍ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ  
عُمَرُ قُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْفَعْنِي أَنْ  
أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا رَأَيْتُ كُنْتُ  
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَوْ فُتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَزَكَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ۝

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن  
عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو  
پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ  
دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس  
فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو  
میں آپ کی شادی حفصہ سے کروں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور  
مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ  
کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرتؐ  
سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور  
کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو  
اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا  
کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی  
تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا  
اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ چھوڑ دیتے  
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۝

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی  
ان سے یزید بن ابی صیب نے، ان سے عروک بن مالک نے اور انھیں  
زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتؐ درہ بنت ابی سلمہ  
سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے  
باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر  
میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی  
اس کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں  
کہ تم ان (زیر عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے  
میں کوئی بات اشارہ کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ  
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ  
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ  
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَدَّثْنَا  
أَنَّكَ نَاكِحٌ ذَوَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلِي أُمَّ سَلَمَةَ كَوُ  
لَهَا نِكَاحٌ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي لَأَنَّ أَبَا هَا  
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ  
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةٍ  
الْيَسَاءِ أَدَّأْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمٌ

پرشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے: "اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور  
علیم" تک۔ "اکنتم" بمعنی اضمحلت ہے۔ ہر وہ چیز جس کی  
حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

۱۱۰۔ مجھ سے ملنے کے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
منصوبہ نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیما  
عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو،  
کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صلح عدت  
میں آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ (تقریبن یہ ہے کہ) عدت عدت سے  
کہے کہ تم میری نظریں خلیف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ  
تھیں بھلائی پہنچائے گا یا اس طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تقریبن وہ  
کتنا یہ سے کہے صاف صاف نہ کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے ضرورت ہے۔  
اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے  
جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سنی ہے (بہر حتم کوئی وعدہ  
نہ کرے۔ ایسی عورت کا دلی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور  
اگر عورت نے زنا عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد  
میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن  
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو  
دیکھنا +

۱۱۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ  
دجبریل علیہ السلام، رشیم کے ایک کڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا  
کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو تم  
تھیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی  
پیدا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

اللہ الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ  
اَكُنْتُمْ اَصْحَابَكُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ  
دَاخِرٌ مِّنْهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ

۱۱۰۔ وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَزَّ مِنْهُمْ يَقُولُ  
لِي اُرِيدَ التَّزْوِيجُ وَلَا رَدُّ اِنَّهُ تَيَسَّرَ لِي  
اِمْرًا مَّا حَلَّ وَقَالَ اَلْفَيْه يَقُولُ اِنَّكَ عَلَى كَرَمٍ  
قَوَانِي فِيكَ اَرَاغِبُ وَاِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ اِلَيْكَ خَيْرًا  
اَوْ تَخُذُ لَكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يَعْرِضُ مَنْ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ  
اِنَّ لِي حَاجَةً وَابَشِرْهُ دَاخِرٌ بِحَمْدِ اللَّهِ تَأَفَّقَهُ وَ  
تَقُولُ هِيَ قَدْ اَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا  
يُؤَاعِدُ وَلَيْسَ بِهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَاِنْ قَاعَدَتْ رَجُلًا  
فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ لَكَحَهَا بَعْدَ لَمْ يَفْرِقْ بَيْنَهُمَا  
وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تُؤَاعِدُ ذَهْنَ مِثْرًا اَلَا نَدِينُكَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكِتَابُ اَجَلُهُ تَقْضَى الْوَعْدَةُ  
مِنْ اِسْمِ نِكَاحٍ كَمَا تَوَدُّوْنَ فِي تَفْرِيقِ نَحْنِ كَرَانِ جَائِئِ لَكَ

بَابُ اَلتَّزْوِيجِ إِلَى الْمِرْآةِ قَبْلَ  
اَلتَّزْوِيجِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْيُكَ فِي الْمَنَامِ  
يُبْعِي إِلَيْكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَبِيرٍ فَقَالَ لِي  
هَذِهِ أَمْرُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ دُبُحِكَ الثُّوبَ  
فَإِذَا أَنْتُ هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ تَيْكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ  
اللَّهِ يُمِصُّهُ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ثَنِيَّةٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ



خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو مہر کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک سوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہمد ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی ان صحابی نے کہا کہ ان خاتون کو اس تہمد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمھارے تہمد کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہن گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمھارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنگایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمھارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھارے پاس ہے :

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ملے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ”پس انھیں روکے مت رہو“ اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں“ اور ارشاد ہے کہ ”اور اپنے میں سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَ لَكَ نَسِيجِي فَمَنْطَرًا لِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَبْقَ فِيهَا شَيْءٌ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَمَدَّ جَنِيَّتَهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ أَنْظِرْ دَكُورَ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِن هَذَا الزَّارِجِي قَالَ سَهْلٌ تَالَهُ يَدَاؤُ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مَعَهُ شَيْءٌ وَ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ كَحَقِّي طَالَ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتِرًا فَأَمَرَهُ بِهْ خَذُوحِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا قَالَ أَتَقْرَأُوهُنَّ عَنْ طَهْرٍ قُلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكُمَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

**باب** مَنِ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ مَدَّ خَلٍّ  
وَبِهِ الْغَيْبُ وَكَذَلِكَ أَيْكُرُ وَقَالَ  
وَلَا تُنْكِحُوا النَّسْرَةَ حَتَّى يُوْمِنُوا  
وَقَالَ وَانْكِحُوا الْأَيَّالِي مِنْكُمْ :

لائٹوں اور میاؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے امین وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عہدہ بن زبیر نے خبر دی اور اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا ہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشرف میں سے ہوتا) جلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھو تا جی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا محل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ ماضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو محل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح ”نکاح استبصار“ کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ بھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا کہتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی، تو وضع محل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلائی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا حاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جن کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو رکھتی نہیں تھی۔ یہ کہیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشان سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی تو اس کے پاس آنے جاتے

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ دُمَيْقٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ رَوَيْتُنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةٍ أَحَدُهُمْ كَيْفَ كَانَ مِنْهَا نِكَاحُ التَّائِسِ أَيُّوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَرْثِيَّتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصِدُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ الْأَحْرَكِ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ لَا مَرَاتِي إِذَا طَلَعَتْ مِنِّي طَمِئْتُهَا أُرْسِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْعِنِي مِنْهُ وَ يَنْكِحُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْتَبْعِنُ أَبَدًا حَتَّى يَنْبَغِيَنَّ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْعِنُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَلَا كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي تَحَابٍ أَلَوْ كَانَتْ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتِبْصَارِ وَنِكَاحُ الْإِسْتِبْصَارِ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا وَإِذَا حَمَلَتْ وَدَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَفْعَلَ حَمْلُهَا أُرْسِلَتْ الْكِبَرَاءُ فَلَمْ يَسْتَطِيعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَسْتَنْبِغَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَبِّحُ مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ قِيلَ لَهَا يَٰ هَذِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَنْبِغَ يَٰ رَجُلُ وَنِكَاحُ التَّائِسِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَافِرُ قَبْلَ خُلُونِ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَمْ يَنْصِبْ حَتَّى آتَاهَا بِهَقٍّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلِمًا فَمَنْ آتَاهَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا حَمَلَتْ لَحْدَ هُنَّ وَدَضَعَتْ حَمْلُهَا يَجْعَلُهَا لَهَا وَدَعَا أَرْبَعًا ثُمَّ

والے جمع ہوتے اور کسی قیادہ شناس کو ملانے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے :

۱۱۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وہ دآیات بھی جو تمہیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو۔“ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائیداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ مقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی

نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطے سے)

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبدی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم بن خدیج، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان

الْحَقُّ وَاللَّهَ مَا يَلْتَمِزُ بَرُونَ فَالْتَمِزْ بِهِ وَدَعَى ابْنَةَ لَا تَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ :

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُشْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِيمَي النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ يَكُونَتْ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيُعْضِلُهَا مَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرِكَ أَحَدٌ فِي مَالِهَا :

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ثَوَّقِي بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَقِيتُ لُبَّالِي ثُمَّ لَقِيتُ فَقَالَ بَدَأَ إِلَيَّ أَنَّ لَدَا أَنْزَوْتُ بِرَجُلٍ هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ يَسُمْتُ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ :

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ ثَوَّلَسَ عَنِ الْحَسَنِ

فَلَا تَعْصُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ  
أَنَّهَا تَزَلَّتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أَحْسَنَ لِي مِنْ تَزْجُلٍ  
لَطَلَقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَتْ وَيَخْطُبُهَا  
فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَّشْتُكَ وَكَرَّمْتُكَ فَطَلَقَتْهَا  
ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ لِيكَ أَبَدًا  
وَكُنْتُ رَجُلٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ  
تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَنْصُلُوهُنَّ  
فَقُلْتُ أَلَا نَفْعٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا  
إِلَيَّ ۝

یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فَلَا تَنْصُلُوهُنَّ" کی تفسیر کے سلسلہ میں  
بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے  
ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص  
سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب مدت پوری ہوئی  
تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا  
کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے عھداری بری بنایا اور تمہیں  
عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح  
کا پیغام لے کر آئے ہو۔ مگر نہیں خدا کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے  
نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عزت بھی اس کے یہاں  
والہیں جانا چاہتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو رد کو موت" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان

کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

**باب ۶۱** إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَ  
خَطَبَ الْمُغَيَّرَةَ بِنِ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ  
أَدْلَى النَّاسِ بِهَا فَا مَرَّ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ  
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِمِ حَكِيمٍ  
بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ لِي  
قَالَتْ لَعَنَهُ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكَ وَ  
قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدُ آتَى قَدْ تَكَسَّرَتْ  
أَدْلَى مَرَّ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ  
سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ  
بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا ۝

۶۱۔ جب ولی خود دلہن سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرون شعبہ  
رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔  
آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک  
صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح بڑھایا۔ اہد  
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے  
کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ  
ہاں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے  
نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گواہ بنا  
لینا چاہیے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا یا اس کے خاندان  
کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ وہ نکاح کرادے، سہل رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کہا کہ میں اپنے آپ کو انھوں کو ہمہ کرتی ہوں۔ پھر ایک

صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ  
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ  
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي  
حَبْرٍ الرَّجُلِ قَدْ شَرَّ كُنْهُ فِي مَالِهِ خَيْرٌ عَبَّ

۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی  
ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ  
پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتاتا ہے"  
آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

عَنْهَا أَنْ تَبْتَزَّ جَهًا وَيَكْرَهُ أَنْ يُبْتَزَّ جَهًا غَيْرَهُ  
قَيْدُ خُلٍّ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ يَتَحَيَّسُهَا فَتَرَاهَا هُوَ اللَّهُ  
عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا  
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جُلُوسًا تَجَازَعْنَا أَمْرًا تَعْرِضُ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ  
فَنَحْمَقُ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ لَمْ يَرِدْهَا فَقَالَ  
رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ لَرَجُلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ  
وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ  
وَلَكِنْ أَشَقُّ بَرْدِي هَذِهِ فَأَعْطِيَهَا التَّيْصَفَ  
وَأَخَذَ التَّيْصَفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ  
كُنِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا  
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔  
**باب ۱۸ نکاح الرجل وكذا الصغار**  
يَقُولُهُ تَعَالَى وَاللَّاتِي لَمْ يَحْضَنْ  
كَجَعَلْ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً أَشْهُرٍ قَبْلَ  
الْبُلُوغِ ۝

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ  
سِنِينَ دُخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَ  
مَكُنْتُ عِنْدَهُ تِسْعًا ۝

**باب ۱۹ تزويج اليتيم من الإماء**  
وَقَالَ عُمَرُ خَطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنكَحَتْهُ ۝

پردوش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا  
چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند کرتا ہو کہ کہیں  
دوسرے شخص اس کے مال میں داخل نہ بن جائے اس عرض سے وہ لوگ کور ہو گئے  
رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۝

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے  
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو  
آنحضورؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضورؐ نے انھیں نظر نیچی اور ادا پر کر کے دیکھا  
اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی  
کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت  
فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو  
کچھ بھی نہیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں  
نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی چادر بچھاؤں  
کے اُدھی انھیں دیدوں گا اور اُدھی خود رکھوں گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں  
تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنحضورؐ نے

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ ”اور وہ عورتیں جنہیں  
ابھی حیض نہ آتا ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے  
پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۝

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا  
تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنحضورؐ کے پاس  
آئیں اور نو سال تک آنحضورؐ کے ساتھ رہیں۔

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عروسی اللہ سے  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام  
نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنحضورؐ سے کر دیا ۝

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبَرُ بْنُ أَصْبَغٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَابْنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْتُ أَتَّهَا كَأَنْتَ حِنْدَةُ تِسْعِ سِنِينَ

**باب** السُّلْطَانُ دَلِيلُ لِقَبْلِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فِقَامًا طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ كَرِهَ جِلْسَهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيتَهَا أَيُّهَا جَلَسْتُ لَا زَادَ لَكَ فَالْتَمَسِي شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدُ شَيْئًا فَقَالَ أَلْتَمِسِي وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَوْ جِئْتِ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَ سُورَةُ كَذَا فَاسْتَوْرَسَتْهَا فَقَالَ تَزَوَّجْنَا كَمَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۰۔ ہم سے معتبَر بن اصبغ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب بن ہشام بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور صحت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضور کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

۷۰۔ سلطان بھی دلی ہے، جو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دایک خاتون سے، اس ارشاد کے کہ ”میں نے تمہارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

۱۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضور کے لیے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضور کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرمادیں۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انھیں بہہ رہی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمہارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضور نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو، ایک لہس کی انگوٹھی ہی ہے، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضور نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمہارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس ہیں۔

۷۱۔ باب یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیابا بی عورت کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے۔

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

**باب** لَا يُكْرَهُ الْأَدَبُ دَخِيرَةُ الْبِكْرِ وَالَّتَيْبَةِ إِلَّا بِرِضَا هَا

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيُّهُ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ مَرَّةً وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسَأْذِنَ

نہ مل جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی)۔

۱۲۳۔ ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بیٹھنے نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو جعفر نے ادران سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرفاق ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جاسکتی ہے۔

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْنِكُمْ تَسْتَحْيِي قَالَ رَضَاهَا صَتَهَا

بَابُ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ

فِي كَاحِ مَزْدُودٍ

۱۲۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمن اور مجمع ابی یزید بن حارثہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ تیسہ تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضورؐ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید بن عمر بن ابی یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک مہمانی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجُعَيْمِ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ تَقِيْبُ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ قَالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ بِكَاحٍ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَحْمُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَجُعَيْمَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَتَى نِكَاحَ ابْنَتِهِ وَهِيَ تَحْوَاهُ

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ اور اگر تھیں نوحہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انعام نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تعویضی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے

بَابُ تَزْوِجِ الْيَتِيمَةِ يَقُولُهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا

وَإِذَا قَالِ يَتِيمٌ رَوَّحْنِي خَلَانَةً

فَمَا كَثَّ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ

مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوَّلَيْتَا شَرَّ قَالَ

زَوَّجْتُكُمَا فَمَوْجَا بِرِي فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ جِئْتُمَا إِلَّا تُقْسِطُوا فِي الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخْتِي هَذِهِ الْبَيْتُ مَعَكُمْ تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلِيَّهَا تَبَرَّعَتْ فِي جَمَائِلِهَا وَمَا لَهَا وَبِرَّيْدٍ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَتَهْزَأَ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا فِي الرِّمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمُورَ بَيْتِهَا مِنْ سِوَاهُهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَغْنَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ دَسْتَقُوتَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ أَنْ الْبَيْتُ إِذَا كَانَ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَ مَرُغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكَوْهَا وَآخِذًا بِغَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُمَا يَنْزِلُ عَلَيْهَا حَيْثُ يَرْغَبُونَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ يَنْكَحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيَعْطُواَهَا حَقَّهَا الْأَذَى مِنَ الصَّدَاقِ ۝

جھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

**بَابُ** إِذَا قَالَ النِّكَاحُ يُلَوِّحُ رَدِّ جُنَى فَلَا تَنَ فَقَالَ قَدْ رَدَّ جُنْكَ يَكْنَى وَكَذَا جَا ز النِّكَاحِ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلرَّوْجِ أَرَضِينَتِ أَوْ قِيلَتْ ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ تَرَبِيعٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَمْرِأَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے“ سے ”ما ملکت ایمانکم“ تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں“ سے ”وَرَبُّنَا“ تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں

جھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو تو ان سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دین (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

۱۲۷۔ اگر تکلیف دہی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمھارا نکاح اس سے اتنے اتنے میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے



نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النَّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ  
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا قَالَ مَا  
عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطَاهَا دَلْوً  
خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ  
فَمَا جِئْتُكَ مِنَ الْفُقَرَاءِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ  
فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَلَكَتَ مِنَ الْفُقَرَاءِ ۝

**باب لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةٍ  
آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ  
يَدَّعِ**

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْتَدِثُ أَنَّ  
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا  
يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ  
الْمَخَاطِبَ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ۝  
۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَوْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِيَّاكُمْ دَانَتْ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَرُ الْحَدِيثِ  
وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا  
وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى  
خُطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ۝

**باب تَنْصِبُ تَرْكُ الْخُطْبَةِ ۝**

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرَّزْهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ  
ابْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

آپ کو آنحضرت کے لیے پیش کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی  
مزدورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا  
نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کپڑے  
انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا اس  
عورت کو کچھ دو، خواہ لہجے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ  
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرت نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا  
محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے  
بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عورت  
سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ ہم سے مکی بن ابیہم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے  
حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے اس حدیث بیان کی کہ  
ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا  
ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاد لگائیں (اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے  
پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے  
ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی  
سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کر بد نہ کرو اور نہ  
دلوگوں کی بھی گفتگوؤں کو کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔  
بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام  
نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت ۝

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔  
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ  
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بربہ ہوئیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صدمت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیلئے نہیں کیا تھا کہ حضور اکرمؐ کا راز کھولوں۔ ان اگر حضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۷۷۔ خطبہ :

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دواقراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جاوہر ہوتا ہے :

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا :

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن وکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ بیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دہن بنا کر بٹھائی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے پاس ادھ چھا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مژبہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اہلک سے کم مہر لگنا جائز ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

لَنَبِيٍّ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَلْتَحَنُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَيْتَ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَضْنِيْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَيْتَهُ لَكَ يَمْتَنِعُ اَنْ اَرْجِعَ لَيْلِكَ نِيْمًا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُدْفِنِيْ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُ زَوْجَهَا لَتَقْبِلُنَهَا تَابِعَهُ يُوْنُسُ وَ مُوسٰى بْنُ حَفْصَةَ وَابْنُ اَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

بَابُ الْخُطْبَةِ :

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِجْعًا :

بَابُ صَرَبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالتَّوَلِيْمَةِ :

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَفْضَلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دُرَّكَانٍ قَالَ قَالَ تَالَيْتُ الرَّبَّ بِنْتُ مَعْزُودِ بْنِ عَفْرَةَ جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِيْ كَمَا جَلَسَ لِيْ فَعَلَّتْ جُوزِيَّاتٍ تَنَايَضِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَنْدُبُ مَنْ قَبْلَ مِنَ اَبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِخْذُحْنِ وَفِيْتَا نَبِيَّ يَغْلِبُهُمَا فِي عَدُوٍّ فَقَالَ دَعْنِيْ هَذِهِ وَتَوَلَّيْ يَالَيْذِيْ كُنْتِ تَقُولِيْنِ :

خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے۔"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالتَّوَلَّيْ التَّسَاءُّ صَدَقَاتِهِنَّ غَنَاكُهُ وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَ اَذْنٰی مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَىٰ وَاتَّبِعُوا أَحَدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَلَا تَأْخُذْ بِمَا مِنْهُ شَيْئًا - وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَغْيِرُوا لَهَنَ - وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَّ

خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ دَعَنَ تَزَاوَدَةً عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ مِّنْ ذَهَبٍ

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ دَعْيِيرٍ صَدَقَ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ لَبْنِي الْقُرْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْتُكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْتُكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ لَهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْتُكَ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكَيِّبُهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبَ فَاطْلُبْ دَلَّوْا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ يَدَّ خَاتِمًا مِّنْ حَدِيثٍ

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یا تم نے ان کے لیے کچھ دہر کے طور پر مقرر کیا ہو"۔ اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ دوسرے کی ایک انگوٹھی ہی ہے:

۱۳۳۔ ہم سے سیان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے

حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب عن انس کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی توڑنے کے ساتھ)

۸۰۔ تسکین مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے ابو حازم سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے مہر کر دیا آنحضرت جو چاہیں کریں حضور اکرم نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے مہر کر دیا آنحضرت جو چاہیں کریں حضور اکرم نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے مہر کر دیا آنحضرت جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرم نے ان سے دریافت فرمایا انھوں نے پاس کچھ دہر کے لیے ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ  
كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَمَّكَتُكَهَا  
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوسہ لے آگئی بھی اگر مل جائے  
وہ گنتے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔  
لوسہ کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا تمہارے پاس  
کچھ قرآن ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس

قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے ۝

**بَابُ الْيَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتِمِهِ**  
مِنْ حَدِيثٍ ۝

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوسہ کی انگوٹھی  
مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ سُهَيْبِ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَكَو  
يَخَاتِمُهُ مِنْ حَدِيثٍ ۝

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی  
ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہیل بن سعد نے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ  
لوسہ کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

**بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ**  
عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ  
وَقَالَ الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ  
فِي مَصَاهِرَتِهِمْ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي  
فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَلَّى لِي ۝

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ  
حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور  
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور جو  
کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو  
وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرْبٍ عَنْ  
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ  
أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۝

۱۳۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔  
ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبيب نے،  
ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ  
پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا،  
یعنی نکاح کی شرطیں۔

**بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي**  
النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسُودٍ لَا تَشْطَرُطُ  
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِبَاهَا ۝

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط  
نہ لگائے۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ زَكَرِيَّا  
هُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے  
جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے  
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ



اِمْرَاَةٌ عَلَى وَرَنِ نَوَاحٍ مِّنْ ذَمِيبٍ قَالَ يَا رَكَّ  
اللَّهُ لَكَ اَوْلَادٌ كَوْنِشَاةٍ

باب الدعاء لليساء اللاتي يهدين  
العروس والعدوس

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَتِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْنِي أُحْمِي  
فَادْخَلْتَنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فِي الْبَيْتِ نَقَلْنَ عَلَى الْخَبَرِ دَلَّتْ بَرَكَتُهُ وَ عَلَى  
خَيْرٍ طَائِرٍ

باب من أحب النساء قبل العزو

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ  
وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي يَحَا وَ لَعْنَتَيْنِ يَحَا

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہوا اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

باب من بنى امرأة وهي بنت

تسعين سنين

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقَبَةَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ  
تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ  
وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَ بَنَى يَحَا وَ هِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ  
وَ مَكَثَتْ حَتَّى دَا تَسْعَا

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر  
سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت  
دے۔ دعوتِ دلیر کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۷۔ دُھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُھن

کو دعا۔

۱۴۱۔ ہم سے فردہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ  
میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندسے لگائیں۔ گھر کے اندر قبیلہ انصار کی  
خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے دُھن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا، خیر  
برکت کے ساتھ اور اچھے نصیب کے ساتھ۔

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُھن کے پاس جانا پسند کیا۔

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے  
حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے  
ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور غزوہ سے پہلے اپنی قوم سے کہا  
کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہوا اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۸۹۔ جس نے نوسال کی عمر کی بیوی کے ساتھ

خلوت کی۔

۱۴۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی  
اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضرتؐ کے  
ساتھ نو سال تک رہیں۔

لے یہ حدیث اس سے پہلے ہی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں  
عموماً نوسال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں پہلی جاتی تھیں۔  
ابتداءً بلوغ کا تعلق موسمِ ادراب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس  
بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

## بَابُ الْبَيْتَاءِ فِي الشَّفَرَةِ

۹۰۔ سفر میں دلہن کے ساتھ خلوت کرنا :

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسمعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں ردی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دسترخوان کھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ اہبات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے (انھیں کنیز ہی رکھا ہے) کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں (اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ اہبات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں۔ چنانچہ جب کوپہ ہمارا آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھ جگہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈالوایا :

۹۱۔ دن کے وقت دلہن کے پاس جانا، سواری اور روشنی

کے اہتمام کے بغیر :

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی العزرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے غمزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا :

۹۲۔ محل کے کچھوٹے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے :

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالرد چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالرد چادریں کہاں! آنحضورؐ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے :

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا بَنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ فَدَعَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى وَاجِمَةٍ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا تَحْمِيرٍ وَلَا لِنُطَاجٍ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَاللَّسْمِ فَكَانَتْ وَاجِمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لِحَدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ جَعَبَهَا فَبِئْسَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ كَوَّجُجَهَا فَبِئْسَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أُرْجِلَ دَخَلَتْ لَهَا خَلْفَهُ وَهَمَّ الْحِجَابُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ التَّائِينَ :

## بَابُ الْبَيْتَاءِ بِالنِّسَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

وَلَا نِزَارٍ :

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا كَعْبِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتِجِي فَأَدْخَلَنِي الدَّارَ فَلَوْ يَدْخُلُنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُجِي :

## بَابُ الْأَنْطَا دَخْوَهَا لِلنِّسَاءِ :

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذَ ثَوْبًا طَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآفَى كُنَّا أَنْطَا قَالَ لَهَا سَتَكُونُ :

**باب ۹۳ التَّيْنَةُ الَّتِي يُهْدِيَنِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا :**

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكَ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ :

**باب ۹۴ الْهَدِيَّةُ لِلْعَرُوسِ وَ قَالَ**

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ إِنْهُمُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَرَ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَمَوْعَتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِمَجَنَّبَاتٍ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَرْثَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا لَا تَفْعَلِي فَعَمَدَاتُ إِلَى تَمْرَةٍ مَمْنٍ وَاقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَنِيئَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأُتِلَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعِي لِي رَجُلًا سَتَاهُمْ وَادْعِي لِي مَنْ لَعِينَتْ قَالَ فَعَمَدْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ فَدَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَمَ يَدِي عَلَى تِلْكَ الْحَنِيئَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَذْغُوا عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں :

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسرار بن ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انصار نے ایک (تیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہارے پاس لہو (دھڑلہ) بھانے والا نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں :

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا،

ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جعد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (لہو کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گندہ جب ام سیم رضی اللہ عنہا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کی طرف سے ہمتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انہیں سلام کہتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سیم نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ مزدودو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا طیبہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلاؤ اور انہیں جو بھی مل جائے اسے بلاؤ، بیان کیا کہ میں نے آنحضور کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور اپنا ہاتھ اس طیبہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ طیبہ کھانے کے لیے آنحضور بلائے گئے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا



نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ  
تمام لوگ اس عیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ  
چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں بائیں کرتے رہے (انس  
رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے دان کے گھر میں ٹھہرے  
سہنے کی وجہ سے، بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ  
اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازدواجِ مطہرات  
کے مجرد کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔  
اور آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف  
لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت  
حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت  
کمرہ رہے تھے "لَا إِيمَانَ لِلْأُنثَىٰ" کے گھروں میں مت جایا  
کر و بجز اس وقت کے جب کھانے کے لیے تمہیں (آنکھ)  
اجازت دی جائے (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی  
تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کر و  
پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کر و اور باتوں میں جی  
لگا کر مت بیٹھے رہا کر و۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی  
ہے۔ سو وہ تمہارا شرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور  
اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ابو عثمان کہتے ہیں کہ انسؓ نے

لَهُمْ أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَتَيَسَّلُوا كُلُّ  
رَجُلٍ صَاحِبِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّ حَوْ  
كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ  
وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَخَذُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ  
أَعْتَمْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي  
لَا شَرِيحٍ فَقُلْتُ لَأَتُهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعْتُ  
فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ وَارْتَحَى السِّتْرَ وَرَأَيْتُ  
كَفَى الْحُجْرَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ  
يُخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِلٍ فِي  
إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا  
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْنَأٍ لَكُمْ  
لِيَحْدِثَ إِنْ ذِكْرُكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ  
فَيَسْتَحْجِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْجِي مِنَ  
الْحَقِّ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَلَسْنَا أَتَاهُ  
خَدَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَشْرَ سِنِينَ ۝

کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ۝

۹۵۔ دامن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار

باب ۹۵ اسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ لِلْعَدُوِّ

وَعِيْرَهَا ۝

لینا ۝

۱۴۹۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ  
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ سے جو رمانا لگا تھا وہ گم ہو گیا تھا۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔  
ماہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا دپانی نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے  
نماز بے وضو پڑھی۔ جب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی  
تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن خبیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو  
جزائے خیر سے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ ہی کو

۱۴۹۔ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ  
فِي طَلَبِهَا مَا ذَرَكْنَاهَا لِنَاوَةِ فَصَلُّوا إِلَيْهِ وَصُورُ  
فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوا ذَلِكَ  
إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ النَّاسِمْ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ خُبَيْرٍ  
جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قَدْ أَلَّاهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ

قَطْرًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ جَعَلَ  
لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَهٗ ۝

**باب ۹۶** مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَىٰ أَهْلَهُ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ مُنْصَبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا  
لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَتَوَلَّىٰ جَنَّتَيْنِ يَأْتِي أَهْلَهُ يَأْسُو  
اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنَّتَيْنِ الشَّيْطَانُ وَ جَنَّتِ الشَّيْطَانُ  
مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدَّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْفَعِي وَلَكِ  
لَوْ يَصُورُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ۝

**باب ۹۷** الْوَلِيمَةُ حَتَّىٰ ۝ وَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْلُو  
وَلَوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْأَيْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ  
سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَهْلًا فَيُؤَاظِمُنِي عَلَى خِدْمَةٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّتْ عَشْرُ سِنِينَ  
وَتَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ  
عَشْرَيْنِ سَنَةٍ فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ  
الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَدْلَىٰ مَا أُنْزِلَ  
فِي مُبْتَدئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فَنَدَا أَلْفُومَ فَأَصَابُوا  
مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكْثَ  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و مہلت  
نصیب ہوئی۔

۹۶۔ جب میان اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؟

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث  
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کریب  
نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔  
اللَّهُمَّ جَنَّتَيْنِ الشَّيْطَانُ الْ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ  
اور جو اولاد تو تم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے  
یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری  
مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی  
تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ صلی  
وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت  
ناسل ہوئی اس سے میں... خوب واقف ہوں۔ اور اہل ثلثین نزول  
آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دھن بنیں، تو  
آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو  
ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال  
سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اور میں ٹپٹے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیل کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُٹھے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

خَرَجْتُ مَعَهُ يَكُنْ يَخْرُجُوا فَمَسْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ كَأَنَّهُمْ يَقُومُونَ فَرَجَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَدَعَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ وَطَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسَّيْرِ دُؤْلٍ لِيُعَابُ

باب ۹ اَلْوَلِيمَةُ وَكَوْشَاةٌ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ سَمِعَ ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَعْمًا مَدَنِيًّا قَالَتْ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ

۱۵۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ إِلَيْهَا جُرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَتَايَسُكَ مَالِي وَانْزِلْ لَكَ عَنْ أَحَدِي امْرَأَتِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيَّ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى الشَّوْقِيِّ نَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِعْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَعَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَعَ بِشَاةٍ

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا وہ بولے ایک گھٹلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس سے سنا کہ جب مہاجرین میں آئے تو انھار کے گھروں میں اُتے۔ عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے بھائی عبدالرحمن ابن عوف! میں تجھ اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک سیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمن بولے آپ کا مال اور میرا اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھی اور خیر حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کریں اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی ہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مال دیکھا گیا۔

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب نکاح کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لایا۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینبؓ بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صنفیہ نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شعیب نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا۔

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (در جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھوں نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

شُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَقَ صَفِيَّةً وَنَزَّوَجَهَا وَجَعَلَ خُتْمَهَا مَدَامَهَا وَأَذْكَرَ عَلَيْهَا خَيْبٍ :

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَإُرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ :

بَابُ ۹۹ مَنِ أَذْكَرَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ الْبَعْضِ :

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَرَ عَلَى أَحَدٍ نِسَاءً مَا أَذْكَرَ عَلَيْهَا أَذْكَرَ بِشَاةٍ :

بَابُ ۱۰۰ مَنِ أَذْكَرَ يَأْكُلُ مِنْ شَاةٍ :

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شُعَيْبٍ قَالَتْ أَذْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنٍ مِنْ شُعَيْرٍ :

بَابُ ۱۰۱ حَتَّى إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَمَنِ أَذْكَرَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ دَعْوَةً وَكَوْ يُوَقِّتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ :

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا :

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُوا الْعَاقِبَةُ دَايِبُوا الدَّاعِيَ وَاعْوَدُوا الْمَرْيُوعَ ۖ

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِسِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرْيُوعِ وَدَلَّتِ بَايَعِ الْجَنَادَةِ وَتَشْيِيتِ الْعَالِيسِ قَابِزًا بِالنَّفْسِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَفُشَاءِ السَّلَامِ وَلَا جَابِدِ الدَّاعِيَ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَعَنْ آيَةِ الْبَيْتَةِ وَحَنِ الْكَيْسِرِ وَالْقَيْسِيَّةِ وَالْأُسْتَبْرَقِ وَالِدِيَّاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي لَفْظٍ آخَرَ ۖ

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْزِزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو سَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُدِيهِ وَكَانَتْ أُمْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مَهُمٌ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ نَذَرُون مَاسَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَبِلَ لَهَا تَمْرَاتٍ مِنَ التَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَتْ سَقَنَهُ إِيَّاهُ ۖ

**يَابِلُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ**

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ مَنْ آجَى مُرَبَّةً آتَتْهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیدیوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور پیاروں کی عیادت کرو ۖ

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا، اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ربیعی گڑے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں اور ربیعی اور پارچہ جات، کنان، استبرق کے عمدہ ربیعی کپڑے۔ ابو الاحوص کی ابو عوانہ اور شبیبانی نے لفظ انشاء السلام میں متابعت کی ۖ

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دھن آخفت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھجور کھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیں ۖ

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ۖ

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

اور غریب نہ بلائے جائیں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی؟

۱۶۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سری پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہر شے بھی جائیں تو میں ان کو لے لوں گا۔

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا؟

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی جو اہل ہجرت کے بیٹے ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے مولیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے؟

۱۰۵۔ دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو

لے جانا؟

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے لگتے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا۔ خدایا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

بَابُ مَنْ اجَابَ إِلَى كُرَاعٍ؟

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزَّعْمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَاجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ تَقَبَّلْتُ؟

بَابُ اجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا؟

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَمَاجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَاحِبٌ؟

بَابُ دَعَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

إِلَى الْعُرْسِ؟

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُهَبَّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقِيلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُنْتَشِئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ؟

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوبؓ کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمرؓ بولے اس میں ہم پر عذتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوبؓ نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت ہی مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیلؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالکؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافعؓ سے، ان سے عاصم بن محمدؓ نے، ان سے عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے تیکے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے امدانہ آئے میں نے آپؐ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپؐ فرمائی) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ تیکے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا میں نے یہ تیکے اس لیے خریدے ہیں کہ آپؐ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا تصویر دالوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور مردنرش کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے زندہ کر دو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۱۰۷۔ نئی دھن کا دلیمہ میں مہان مردوں کی خدمت

کرنا۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسانؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سہلؓ نے، کہا کہ جب ابواسیدؓ سعدیؓ نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے تیار کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرتؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرتؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

فِي السَّعْوَةِ وَرَأَىٰ مِنْ مَسْعُودٍ مَّوَدَّةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَىٰ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْحِدَادِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هَلْبِنَا عَلَيْهِ النَّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَىٰ عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَىٰ عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُمْ كُلَّ طَعَامًا فَرَجَعَهُ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ مَدْرَقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَلَّمَا دَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا بَدَأَ خُلِّيَ تَعَرَّفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْكَرَ هَيْئَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَبَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُجَدُّ بَوْنُ يَوْمِ النِّيمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ رِقَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي

الْعَرَسِ وَخَدْمَتِهِ فِي النَّفْسِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَرْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا حَرَسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَا قَرْبَةَ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ ثَمَرَاتٍ فِي ثَوْبٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِثْلَ اللَّيْلِ فَلَمَّا تَرَفَّغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَامَتُهُ لَهُ فَسَقَتْهُ فَتَجَعَّدَتْ بِذَلِكَ

۱۰۸۔ شادی سے موقع پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو ۰

**بَابُ الْتَغْنِيمِ وَ الشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسَكِّرُ فِي الْعُرْسِ ۝**

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَارَةً يَوْمَئِذٍ وَجِئَ الْعُرْدُوسُ فَقَالَتْ أَدْقَالُ أَتَدْرُونَ مَا أَفْعَتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَتُ لَهُ ثَمَرَاتٍ مِنَ التَّلِيلِ فِي ثَوْبٍ ۝

**بَابُ الْمَدَامَةِ مَعَ التَّسَاءُلِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَّا الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ ۝**

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ لِأَنَّ أَقْبَتَهَا كَسَرَتْهَا فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ ۝

**بَابُ الْوَصَائِي بِالنِّسَاءِ ۝**

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُبَيْفِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا مِمَّا تَحَنَّنَ خُلُقُهُ مِنْ نِكَاحٍ فَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الصِّلَةِ أَغْلَاهُ فَإِنْ دَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَوَلَّاهُ كَوَيْلُ أَعْوَجَ فَاستَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۝

۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ لہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا ۰

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں ۰

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے ۰

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت ۰

۱۰۹۔ ہم سے اسحق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے ميسرة نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں ۰



۷۰۔ امام کے انجمن کے سربراہین امان سے سفیان نے حدیث بیان کی اسی  
عبداللہ بن دینار نے امان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ  
خوش طبعی سے اس خوش رو سے پردہ بیز کرنے لگے کہیں ہمارے بارے  
میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو ہم نے اسے  
خوب کھل کے گفتگو کی خوش طبعی پر

۱۱۱۔ خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ :

۱۷۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگمران ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔ پس امام نگمران ہے اس سے سوال ہوگا، مرد و اپنے بیوی بچوں کا نگمران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگمران ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ غلام اپنے سرمدار کے مال کا نگمران ہے اور اس سے سوال (اس کی رعیت، زیر نگمرانی چیز کے بارے میں) ۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت۔

باب حسن معاشرتہ مع الأهل : ۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت ۔

۷۲۔ (۱) ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ ہمیں میسلی بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و بیان کیے کہ اپنے اپنے شہر ہوں گی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاغر اونٹ کا گوشت ہے وہ بھی بیمار کی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ ملاستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھ جا جائے اور نہ گوشت ہی فریب اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے عیوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا نظر نکلا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو ملحق رہتی ہوں، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تباہی کی رات کی طرح (مقتل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔

٤٠- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتَا نَتَقَى  
الْكَلَامَ وَالْإِنْسَاطَ إِلَى نِسَاءِ نَاعٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبِيبَةٌ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا  
شَيْءٌ فَلَمَّا تَوَقَّعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَكَلَّمْنَا وَابْتَسَمْنَا ۝

باب في قول القائل وأهديكم ناساً

١٤١. حَدَّثَنَا أَبُو التَّحَمَكِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنِ أَيُّوبَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ  
فَالِإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ  
وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْءُ رَاعٍ عَيْنُهُ عَلَى بَيْتِ زَوْجَتِهِ وَهُوَ  
مَسْئُولٌ وَالْحَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ  
مَسْئُولٌ إِلَّا فُكِّلَ كُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ ۝

ہوگا۔ اہل پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے سوال ہے۔

بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ :

أَحَدَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ

حُجْرًا قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
ابْنُ مُرْدَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْدَّةَ عَنْ مُرْدَّةَ  
عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً  
فَتَعَاهَدْنَ دَعَا فَدَنَّ أَنْ لَا يَكْتُمَنَّ مِنْ أَخْبَارِ  
أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى رَدِّجِي لِحُجْرٍ جَمِيلٍ  
غَفَّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلَ فَيُرْتَفَعُ وَلَا سَمِيمٍ  
فَيَنْتَقِلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ رَدِّجِي لَا أَبْتُ خَبْرَةً  
إِلَيَّ أَحَاتُ إِلَّا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرْ عَجْرَةً وَ  
بَحْرَةً قَالَتِ الثَّالِثَةُ رَدِّجِي الْعَشَّاقُ إِنْ أَنْطِقُ  
أُحَلِّقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أُغَلِّقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ رَدِّجِي  
أَكْمَلِي يَهَامَّةٌ لَا حَرْفَ وَلَا قَوْلَ وَلَا بَحْأَنَةً وَلَا  
سَامَةً قَالَتِ الْخَامِسَةُ رَدِّجِي إِنْ دَخَلَ فِيهَا

وَإِنْ خَرَجَ اسْتَدْرَاجًا لِّمَنْعَةٍ قَالَتْ السَّادِسَةُ  
 زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَمْتْ وَإِنْ شَرِبَ اسْتَفْتِ وَإِنْ اُخْطَبَتْ  
 التَّفْتُ دَلَّ يُؤَلِّجُ اَللَّتْ لِيَعْلَمَ اَنْتَبَتْ قَالَتْ السَّابِعَةُ  
 زَوْجِي عِيَا يَأْمُو عِيَا يَأْمُو طَبَا قَالَتْ كُلُّ دَاوُدَ دَاوُدُ  
 شَجَلِكِ اَوْ قَلْكِ اَوْ جَمَعِ مَلَا لَكَ قَالَتْ الثَّامِنَةُ  
 زَوْجِي الْمُسُّ مَسُّ الْاَرَنْبِ وَالزَّرِيحُ زَرِيحُ زَرْزَبِ  
 قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي زَرْفِعُ اَبْعَادُ طَوِيلُ التَّجَادُ  
 عَظِيمُ التَّرْمَادُ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ التَّادِ قَالَتْ  
 الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكُ كَمَا مَاتَ مَالِكُ خَيْرُ  
 مِنْ ذَلِكَ لَهْ اِبِلْ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ كَلِيلَاتُ  
 الْمَسَارِجِ وَاِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمَرْهَرِ اَيَقَنَّ  
 اَلْمَمْتُ هُوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُو  
 زَرْجِ اَنَاسٌ مِنْ حُجِي اَذْنِي وَمَلَا مِنْ شَجْعِ  
 عَضْدِي وَتَحْجَنِي فَبَعَثَتْ اِلَى نَفْسِي دَجْدِي  
 فِي اَهْلِ غَيْمَةٍ يَشُوْ قَحْلِي فِي اَهْلِ صَهِيلِ  
 وَاطِيطِ وَدَارِيْنِ وَمَنْقِي فَعِنْدَهُ اَقْوَرُ فَهَلَا  
 اُبْتَحَرُ وَارْقُدْ قَالَتِ السَّابِعَةُ وَاشْرَبْ فَاتَّقْتَحِرْ اُمُّ  
 اَبِي زَرْجِ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْجِ غَنُومَةٌ رَدَا حُ وَبَيْنَهُمَا  
 مَسَا حُ اَبْنُ اَبِي زَرْجِ مَسَا اَبْنُ اَبِي زَرْجِ مُضِيحَةٌ  
 كَمَلْ كَطْبِي دَسِيحٌ اَبْنُ زَارِعِ الْجَعْرَةِ يَنْتُ  
 اَبِي زَرْجِ فَمَا يَنْتُ اَبِي زَرْجِ طَوْعُ اَبْنَاهَا وَطَوْعُ  
 اُمِّهَا وَمِلْ كَسَا اَبْنَاهَا وَغَيْطُ جَارَتِهَا جَارِيَةٌ  
 اَبِي زَرْجِ نَمَا جَارِيَةٌ اَبِي زَرْجِ لَا تَبْتُ حَدِيَّتَنَا  
 تَغِيَّتَنَا وَدُ تَغِيَّتُ مِيْرَتَا تَغِيَّتَا وَلَا مَلَا بَيْنَنَا  
 تَعَشِيْنَا قَالَتْ حَدْرَجُ اَبُو زَرْجِ وَالْاَدْكَا بُ مُخَضُّ  
 قَلْنِي اَمْرًا مَعَهَا وَكَدَا اِنْ لَهَا كَانَفَهْدِيْنَ يَلْعَابِيْنَ  
 مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرَمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَكَلَحَهَا  
 كَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاخَذَ  
 خَطِيًّا وَارَحَ عَلَى نَعْمَا تَوْشَا دَا عَطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکٹا ہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ  
 جب گھر میں آتا ہے تو جیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔  
 اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ  
 میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب  
 پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی  
 کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد  
 معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے  
 دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، میری ہڈی یا زخمی  
 کرے یا دونوں ہی کر گزے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھوٹا  
 خرگوش کے چھوٹے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرب (ایک  
 گھاس کی خوشبو کی طرح) ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اپنے ستونوں  
 والا۔ لمبی نیام والا، بہت زیادہ یونے والا (سخی) ہے اس کا گھر دارا المشورہ  
 کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور  
 تھیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند والا ہے  
 جو دین میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔  
 لیکن صبح کو جب گاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز  
 سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انھیں (بھانوں کے لیے) ذبح  
 کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے  
 میرے کانوں کو زیر سے بوجھ کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے  
 بھر دیا ہے۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے  
 چند بکریں کے مالک گھرانے میں ایک کونے میں پڑایا یا پھر وہ مجھے ایک  
 ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑوں اور کچا وہ کی آواز والا تھا اور جہاں کٹی ہوئی  
 کھیتی کو گا بننے والے اور نارج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود  
 تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکادت والا نہیں تھا، اور  
 سوئی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں  
 تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا ہوا تھا اور  
 اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابو زرع کا بیٹا میں آپ کے اوصاف کیا  
 بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ بنکٹنے  
 کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھری سے جسم کا تھا) اور بکری کے چارہ کے پھر کا

رَأَيْتَهُ زَوْجًا قَالَ كُلُّيْ أَمْ زَرْعٌ وَمِنْ بَيْتِي أَهْلًا  
قَالَتْ فَكُلُوْا جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَطْعَامِيْهِ مَا بَكَعَ  
أَصْغَبَ إِنِّيْهِ أَزْجَعُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ كَلِ  
كَأَنِّيْ زَرْعٌ لَا مَرْزُوعَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ دُرَّةٍ لَعْنَتُ شَيْءٍ بَيْنَنَا  
لَعْنَتُ شَيْءٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاتَّقَمَهُ  
يَا لَيْمِمْ وَهَذَا أَصَحُّ ۝

دعہ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی اور زرع  
کی بیٹی، تو اس کی خویاں کیا گنوں، اپنے باپ کی بڑی ہی فزائبر دار ذاتی  
فرہ موٹی کم چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و  
غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیز، تو وہ بھی خویوں کی مالک تھی۔  
ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں  
نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھر تھی، اس نے بیان کیا کہ  
ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بولے  
جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دھوپے  
تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس  
کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور رات میں خلی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے موشی لایا اور ہر ایک  
میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھ  
دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید  
ابن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے ”دلائل لغشش بیننا لعنہ شئاً“ بیان کیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے ”فاتقمہ“

میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۝

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ جَيْشٌ يَلْعَبُونَ بِجَوَائِحِدِهِمْ فَسْتَرَفَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا  
رِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْعَمُ فَإِقْدَارُوا  
قَدَارًا لِبَارِيَةِ الْخَيْبَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهُمَّ ۝

۱۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی۔ انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ  
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے جبر  
لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا  
اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نو عمر لڑکی جب کھیل  
سنتی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

۱۷۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے

میں نصیحت ۝

بَابُ مَدْعُوطَةِ الرَّجُلِ ابْنَتُهُ

لِحَالِ زَوْجَتِهَا ۝

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْبٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَزَلْ جَوِيصًا عَلَى  
أَنِّي أَسْأَلُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَوْتَانِ مِنْ  
الرَّوَاكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعبہ نے خبر دی  
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر  
دی امان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت  
دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَجَرَةٍ وَحَجَرَةٍ مَعَهُ وَدَعَلُ وَ حَدَلْتُ مَعَهُ يَدَايَ قَتَبَرَزْتُ جَاءَ كَسَلْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا تَتَوَمَّنًا فَتَذَلُّ لَهُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعْبَأْكَ يَا ابْنِ عَتَابٍ مِمَّا لِعَائِشَةَ وَحُفْصَةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْخَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَاءَ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةِ ابْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَدَايِ الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاقَبُ التَّوَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَا نَزَلَ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الدُّخَانِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَهُ قَدِيرِينَ تَغْلِبُ الْوَسَاءُ قُلْتُ قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ لِأَدَا قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ قَطُوفُ نِسَاءٍ وَنَايَا خُذْنَا مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَغَضِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَمَا جَعَلْتَنِي فَأَتَكَلَّمْتُ أَنْ تُرَا جَعَلْتَنِي قَالَتْ وَلَيْعَ تُشْكِرُ أَنْ أَدَا جَعَلَ قَوْلَ اللَّهِ أَنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَعَلْتُهُ فَإِنْ أَحَدُهُنَّ لَيَتَّخِذُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَنْزَعْنِي ذَلِكَ وَ قُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ فَإِذَا نَزَلْتُ فَمَا خَذْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ الْفَاضِلُ أَحَدُكُنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ لَعَنَ فَقُلْتُ قَدْ خَبْتُ وَخَسِدْتُ أَفَأَمْنَيْنِ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعَنْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبكما" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک حکم جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبكما" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عروالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (حوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بارہ بار غور کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غائب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں دُجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مطلوب تھے ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترک یہ ترک جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کہیں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضرت کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت سے ایک دن رات تک الگ تھک رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت حفصہؓ) گھر گیا جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں (اور میں نے اس سے کہا ہے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تَوَارَّ جِيبِي فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِّبِي  
مَا بَدَا لِي، وَلَا يَغْتَرَنَّكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَدْ  
ضَامَتِكَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ عَدَدْنَا أَنَّ  
غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِنَغْزِيَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي  
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَوَجَعَنَا لَيْلًا عِشَاءً  
وَمَضَى بَابِي صَرَبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَلَا تَهْوُو  
فَفَزَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ  
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا  
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ  
وَحَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُؤْتِيكَ أَنْ تَكُونِ  
فَجَعَلْتُ عَلَى شَيْءِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَأَعْتَزَلَ فِيهَا وَ  
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا  
يُبْكِيكَ أَلَمْ أَلِنْ حَدَّ رُبَّتِكَ هَذَا أَطَلَقْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَاهُوَ  
ذَا مُعْتَزِلٌ فِي مَشْرُبَةٍ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ  
إِلَى الْمُنْبَرِ فَإِذَا حَوْلُهُ رَهْطٌ يُبْكِي بَعْضُهُمْ  
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ  
فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ لَهَ اسْوَرُ اسْتَاوِنَ  
لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْعَلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لِي فَصَمْتُ فَانْفَرَقْتُ  
حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْبَرِ  
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ فَجِئْتُ لِفُلَانٍ اسْوَرُ  
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لِي

عصفہ رہتی ہے؛ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہوا جاسے) میں نے اس پر کہا  
کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامزد ہوئی کیا تمہیں اس کا  
کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصفہ کی وجہ سے انشر تم پر  
عصفہ ہوا اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطاببات نہ کیا کرو  
نہ کسی معاملہ میں آنحضرتؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضرتؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں  
کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ بخاری سوکن جو تم سے زیادہ  
خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے ان کی وجہ سے  
تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی  
طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ کھ غسان ہم پر  
حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر  
مزید منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے  
پر بڑی زبردور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھر کا بار  
نکالا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا  
غسان چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں؛ حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس  
سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے ازدواج مطہرات کو طلاق دے  
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی مجھے تو اس کا خوف لگا ہی  
رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے  
پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فکر کیا کہ حضور اکرمؐ کے ساتھ  
پڑھی (خانہ کے بعد) حضور اکرمؐ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں  
تنہا ہی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ مدہوی تھی۔ میں نے کہا  
اب روٹی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبر کر دیا تھا۔ کیا آنحضرتؐ نے تمہیں  
طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت  
بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا  
اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔  
تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم بھری غالب  
آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے  
میں نے آنحضرتؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندرانے کی اجازت  
لے لو۔ غلام ندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ  
سے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اور آنحضرتؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ مَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ اتَيْنِ  
 وَنَا الْيَنْبَرِ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ قَبِلْتُ الْغُلَامَ  
 فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ لِمَا  
 نَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَيْتُ  
 مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوَنِي فَقَالَ قَدْ  
 أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ  
 مُصْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ دَبِيئَةٌ  
 فِرَاشٌ قَدْ أَتَوَا رِمَالَهُ بِحَبْنِهِ مَتَكِّئًا عَلَى  
 وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْثٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
 ثُمَّ قُلْتُ دَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ  
 نِسَاءَكَ فَوَفَّرَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا أَفْعَلُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 ثُمَّ قُلْتُ دَنَا قَائِمٌ اسْتَأْذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ  
 دَايَنْتَنِي دَكْنَا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا  
 قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ  
 فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ دَايَنْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ  
 فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغْفُرُكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْ  
 مَا مِثْلُكَ دَاخِلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُبَيِّدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَبَسَّمَتْ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ دَايَنْتُهُ  
 فَتَبَسَّمَ فَدَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ قَالَهُ مَا رَأَيْتُ  
 فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ آهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ  
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلَيَنْتَوِيْعُ عَلَى  
 أَمَتِكَ فَإِنْ فَارِسًا دَلَّوْهُمَ قَدْ دَسِمَ عَلَيْهِمْ  
 وَأَعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَغْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَكَانَ مَتَكِّئًا فَقَالَ  
 أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّ أَوْلِيكَ  
 قَوْمٌ عَجَلُوا حَلِيبًا يَحْمُرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

آنحضرت خاموش ہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضرت خاموش ہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت سے کیا اور آنحضرت خاموش ہے۔ میں واپس سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بٹنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضرتؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس نمکیہ پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا انہیں میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرتؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضرتؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضرتؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے میں نے آنحضرتؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکھی۔ سوائیں چڑیوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائی کہ وہ آپ کی امت کو فراموشی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراموشی اور دعوت

حاصل ہے اور انجید، دنیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبارت نہیں  
 کہنے کے آنحضور بھی ایک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ  
 گئے اور فرمایا ابن خطاب! ہنھار کا نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں  
 یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے  
 دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت  
 کی دعا کیجیے کہ مجھ نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال  
 دل میں رکھا، چنانچہ حضور اکرم نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے اتنیس  
 دن تک الگ رکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہا نے آنحضور کا راز عائشہ رضی  
 اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں  
 اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور پر  
 عتاب کیا تو آنحضور کو اس کا بہت رنج ہوا اور آپ نماز و اراج سے  
 الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب اتنیسویں کی رات گزر گئی تو آنحضور عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ عائشہ  
 رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مجھ سے  
 یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو اتنیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ  
 اتنیس کا ہے۔ وہ مہینہ اتنیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تمیز (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضور کے  
 ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضور ہم اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور  
 مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا، تو میں نے آنحضور ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب نے  
 دی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں)۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی رمزہ

رکھنا۔

۱۱۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے  
 خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے امدان سے ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے  
 تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی رمزہ نہ رکھے۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات

گنارے۔

۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عری نے  
 حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْفِرِي فَاَعْتَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ  
 حِينَ أَفْتَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ  
 لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا  
 مِنْ شِدَّةِ مَوْجِئِهِمْ عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ  
 فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى  
 عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدْ أَفْتَمْتُ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا  
 شَهْرًا أَقْرَبًا أَصَبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً  
 أَحَدًا هَاحِدًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ نَكَاحًا  
 ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ  
 ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِ  
 أَزَلِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ  
 نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ وَمِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

بَابُ مَعْنَى الْمَرْأَةِ إِذَا زَوَّجَهَا

تَطَوُّعًا.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَدْيَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُومُ الْمَرْأَةُ  
 دَبْلُهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ.

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً

فِرَاشَ زَوْجِهَا.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن حرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلک رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی ہرمنی کے

بغیر اجازت نہ دے

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (غلی) روضہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی رضی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی مرضعہ اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

۱۱۷۔

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث

بیان کی، انھیں تمیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ ملہار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

سہ غریب نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ اس کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے

فِي هَرِيَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ تَبْجِي لَعْنَتًا بِمَا سَلَّامَتُهُ حَتَّى تُصْبِحَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مِمَّا جِزَتْ فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

بَابُ لَا تَأْذَنَ إِلَّا بِإِذْنِهِ

زَوْجِهَا لِأَحَبِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ كَأَنَّهُ يُؤَدِّي لِأَيِّهِ سَلْطَةً وَ رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادٍ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

بَابُ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَمْعِيلٌ أَخْبَرَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعْتَابُ الْجَدِّ يُعْبَوْنَ غَيْرَ أَنْ أَمْعَابَ النَّارِ قَدْ



جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں :

۱۱۸۔ مشرک ناشکری۔ عشرے سے مراد شوہر ہے۔ ساتھی کے معنی

میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی

روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے :

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ نے لوگوں کے ساتھ اس

کی ناز پڑھی۔ آنحضرتؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی

جائے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سراٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا

یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع

طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور

بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ

کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر

سراٹھا یا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپؐ ناز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم

ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ سورج اللہ چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے درخشاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی

درجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے

بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی دیا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا راوی کہ

عکس تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے

لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک

اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہستناک

منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد

زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضرتؐ

نے فرمایا۔ وہ.... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر

کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

أَمَرَ بِحُرِّ النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَأَذا  
حَاتَتْ بَنِي دَخَلَهَا النَّسَاءُ :

باب کفران العیبر وهو الزّوج و

هو الخیاط من الماشق فیہ عن ابی

سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ قِيَامًا

طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُلُوكِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا

اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دیجی کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہنیئم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو اس کے اکثر حصے دے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جہانک کر دیکھا تو اس کی اکثر حصے دالی عورتیں تھیں۔ اس حدیث کی متابعت ابراہیم ابوالدلم بن زبیر نے کی ہے۔

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی حدیث ابو جعفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اذاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (دو زمانہ) دن میں دو دفعے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو دو دفعہ بھی رکھو اور بارہ دفعہ رکھو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔

۱۸۳۔ ہم سے عبلن نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر مکارم نگہبان ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

وَيَنْفَعُ الْإِحْسَانَ كَوَاحِشَةٍ إِلَى إِحْدَاهُمَا أَسَدٌ هَرَمَ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرَ أَقْطُ ۖ

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا نَفَقَاءً مَا أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَمَا كُنْتُ أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَبُو ثَيْبٍ وَاسْمُهُ بْنُ زَبِيرٍ ۖ

بَابُ الْيَزْوِيَّاتِ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو حَبِيبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَلَا أُخْبِرُ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صَوْمَ وَأَفْطِرَ وَتَمْرَ فَإِنَّ لِبَاسِيكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِيَزْوِجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۖ

بَابُ الْمَرْأَةِ رَايِيَةً فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ۖ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَامِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّكُمْ رَايَ وَكَلَّكُمْ مَسْرُوكٍ عَنْ رَجْعَتَيْهِ وَالْأَمِيرُ رَايَ وَكَالْزَّجَلُ رَايَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَايَةً ۖ

عَلَى بَيْتِ زَوْجِنَا وَذَكَرَهُ فَمَكَرُوا رَاجِعَ دُكُلِكُمْ  
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: أَلْزَجَالُ قَوْمَانِ  
عَنِ النِّسَاءِ يَمَّا فَتَلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ  
عَلَى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ  
عَدِيًّا كَثِيرًا:

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ فُلَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ  
فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ فَنَزَلَ لِنِسَاءِ وَغَيْرِهِمْ فَقِيلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ الْبَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ إِنَّ  
الشَّهْرَ نِسَاءً وَغَيْرُهُنَّ:

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ يَوْمَيْنِ وَهَذَا كَرُو  
عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَبِيبَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ  
أَنْ لَا تُهَجَّرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلِ  
آمَرَ:

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي  
حُمَيْدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنِيفٍ  
أَنَّ عِكْرَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ أُمَّ سَكْمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّتْ لَا يَدُ خُلٍّ عَلَى بَعْضِ أَهْلِيهِ  
شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا عِنْدَ  
عَلَيْهِمْ أَوْدَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ  
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ  
يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرُونَ يَوْمًا:

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی  
رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں  
اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی  
دی ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ بڑی رفعت والا  
بڑا عظمت والا ہے“ تک:

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن فلید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج  
مطلہات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام  
کیا۔ پھر آنحضور اسی دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ  
نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ  
اتیس (۲۹) کا ہے۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک  
مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حوروں سے الگ دوسری  
مکہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ ”اپنی بیوی سے  
انہما ملا علی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے  
ہوئے الگ رہنا چاہیے، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے  
اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن صنیف نے خبر  
دی، انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن حارث نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ  
رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ) کہ  
وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک  
نہیں جائیں گے۔ پھر جب اسی دن گزر گئے تو آنحضور ان کے پاس  
صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور سے عرض کیا گیا کہ  
آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے، آنحضور نے فرمایا  
کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے:

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا عِنْدَ أَبِي الصُّغْنِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَايَةَ قَالَ مَبْنَحْنَا يَوْمَ مَا ذَسَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِيَنَّ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلَهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْدُونٌ مِنَ النَّاسِ خَبَاءٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَحِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَنَزَّحَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَتَنَزَّحَ أَهٌ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ الْيَتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَكُنْتُ لِسَعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ۝

باب ۲۳ مَا يَكْرَهُ مِنْ حَرْبِ النِّسَاءِ رَوَاهُ دَاؤِدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ مَرْبَا غَيْرَ مَتَرِيحٍ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ بْنِ أُمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجْمَعُهَا فِي إِحْدَى الْيَتَمِ ۝

باب ۲۴ لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْوِيَةٍ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرَ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعقوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابو الصغنی کی مجلس میں (ہبیینہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ روبرو تھیں ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھروالے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ادھر گئے۔ آنحضرتؐ اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا انہوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضرتؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک ہبیینہ تک ان سے

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور انہیں اتنا ہی مار دو جو ان کے لیے اذیت دہ نہ ہو“

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے ۝

۱۸۸۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیاہری کی وجہ سے لڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا آمَرَ بِي أَنْ آمِلَ فِي شَعْوِهَا  
فَقَالَ كَذَابٌ قَدْ لُعِنَ الْمُذَلِّاتُ ۝

بَابُ مَا فِيهِ إِتْرَاقُ خَاثِتٍ مِنْ بَعْدِهَا  
نُشُورًا أَوْ إِعْرَاقًا ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ خَاثِتٌ مِنْ بَعْدِهَا نُشُورًا أَوْ إِعْرَاقًا قَالَتْ هِيَ  
الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْفِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ  
طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا يَقُولُ لَهَا أَمْسِكِي  
وَلَا تُطْلِقِي فَيُتَزَوَّجُ غَيْرِي قَالَتْ فِي جِلْدٍ  
مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى وَالْقِسْمَةِ فِي ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى  
فَلَوْ جُنَّحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا  
فَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۝

سانس مرد میں اور مسخوڑ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے  
کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضرت نے اس سے  
فرمایا کہ معنوی بال سر پر بنانے والوں پر لعنت کی گئی ہے ۝

۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور

اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبری  
انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے آیت ”اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور  
اعراض کا خوف محسوس کرے“ کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا  
بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دھاتا  
ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری  
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ  
مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی  
کر سکتے ہو۔ میرے خرچے سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی

نہیں تراسی گا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ ”پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے“ ۝

۱۲۶۔ عزل کا حکم ۝

۱۹۰۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے  
جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں  
ہم عزل کیا کرتے ہیں ۝

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے میان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبری انھوں  
نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے  
تھے ۝

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان  
سے ابن عمر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
ایک غزوہ میں، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

بَابُ الْعَزْلِ ۝  
۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا  
نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ  
كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُدْرَانُ يَنْزِلُ دَعْنُ عَمْرٍو عَنْ  
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُدْرَانُ يَنْزِلُ ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ  
أَصَبْنَا سَبَاً فَلَمَّا نَعْزِلُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا د پھر فرمایا قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے رت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے انتخاب کے لیے قرعہ اندازی؟

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن امین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی میکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی اذواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرمؐ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھو سکو اور میں بھی اعمال نے یہ تجویز قبول کر لی۔ (اور ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ جب لوگ سوار یوں سے اتر گئے

تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذ خرگھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بھاری سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں؟

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے مزہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خود ان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آدَانِ لَكُمْ لَتَعْلَمُونَ قَالَا لَا ثَلَاثَ مَا مِنْ لَسَةِ كَأَيْتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَأَيْتُهُ؟

باب ۱۲۷۔ الْقُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا؟

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَبَ بَيْنَ نِسَائِهِ قَطَارَتْ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَآرَكَ بَعِيرِي تَنْطَرِينَ وَانْظُرْ فَقَالَتْ بَلَى كَرَكِبْتُ لِحَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبَلٍ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَزُولُوا وَانْقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا بَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا بَيْنَ الْأُذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْفًا أَوْ حَبِيبَةً تَلْدُ عُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا؟

باب ۱۲۸۔ النِّسَاءُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِصَفَرَتِهَا وَكَيْفَ يُقْسَمُ ذَلِكَ؟

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَثَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا دُبْعِمَ سَوْدَةَ؟

**باب ۱۲۹** الْحَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَكَتَبَ  
تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ  
إِلَى قَوْلِهِ دَائِبًا حَكِيمًا ۖ  
**باب ۱۳۰** إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرُ عَلَى  
الْغَيْبِ ۖ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ حَدَّثَنَا  
حَايِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ دَلَّوْهُ شَيْئًا أَنْ  
أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ  
قَالَ الشَّيْخُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرُ أَقَامَ عِنْدَ هَا  
سَبْعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْغَيْبِ أَقَامَ عِنْدَ هَا  
ثَلَاثًا ۖ

**باب ۱۳۱** إِذَا تَزَوَّجَ الْغَيْبِ عَلَى  
الْبِكْرِ ۖ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دَخَلْتُ  
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ إِذَا  
تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الْغَيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا  
سَبْعًا وَقَسَمَ وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْغَيْبِ عَلَى الْبِكْرِ  
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ دَلَّوْهُ  
شَيْئًا لَقُلْتُ لَإِنْ أُنْسَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَيُّوبَ دَخَلْتُ قَالَ حَايِدٌ دَلَّوْهُ شَيْئًا قُلْتُ  
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)  
اگر تم اپنی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے (تو)  
ایک ہی عورت سے شادی کر دو) ارشاد "دائبا حکیم" تک ہے  
۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت  
سے شادی کرے ہے

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی۔  
ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی  
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درامی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے  
والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے  
شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے  
شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے

۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت  
سے شادی کی ہے

۱۳۱۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابوب اور خالد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور  
یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری  
عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر  
باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ  
عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر  
باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس  
رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور سفیان  
نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ابوب اور خالد نے، خالد نے  
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

اس شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دے رکھی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے کیونکہ عام حالات میں  
کئی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور  
عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی  
کی وجہ سے شریعت نے اس کا تاؤن بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ مزید انصاف قائم رکھا جاسکے

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نذیع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نویں بیوی تھیں یہ

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے فروغ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

باب ۱۲۱ مَن كَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ فِي شَيْءٍ دَايِدٍ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمَاءٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوُّ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْتِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَمَعٌ لَسُوَةٍ

باب ۱۳۳ دُخُولِ الذَّكَاءِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْبَيْتِ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّنَّ مِنْ لَحْدِهِنَّ فَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاخْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَسِبُ

باب ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُعْرَسَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي مَاتَ فِيهِ آيُنَ أَنَا عَدَا آيُنَ أَنَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ حَتَّى مَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الْكَذِي كَانَ يَدُورُ عَلَى فِيهِ فِي بَيْتِي فَبَقِعَهُ اللَّهُ وَارَتْ رَأْسَهُ لَبَيْنَ غُرِّي وَسَحَرِي دَخَلَ رِيعَهُ رِيعِي

لے ریح کا داتم ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔



سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا رہا

**باب ۳۵** حُبِّ الرَّسُولِ بَعْضُ نِسَائِهِ  
أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ ۝

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں زیادہ دل لگا دے ۝

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حفصہ اکرم کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے ۝

۱۳۶۔ جو چیز مائل نہ ہو اس پر فقر کرنا سوکن کے سامنے اپنے ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی مانعت ۝

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور مجھ سے محمد ابن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اُسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز مائل نہ ہو اس پر فقر کرنے والا اس شخص جیسا جو جھوٹ کا ڈہرا کپڑا پہنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

۱۳۷۔ غیرت۔ اور مردانہ سیزہ کے واسطے سے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے قتل کر دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَيْتَهُ لَا يَعْرِفُكَ هَذِهِ أَلَتِي أَحَبَّهَا حَسَنًا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَارِيْرُ يُدْ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّه ۝

**باب ۳۶** الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلِ وَمَا يَنْلِي مِنْ اخْتِيارِ الصَّوْرَةِ ۝

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ خَمْرَةٌ فَهَلْ عَلَى خَنَاحٍ إِنْ تَشِيعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يُعْطِ كَلَّا يَسْ تَوْفِي زَوْجًا ۝

**باب ۳۷** الْغَيْرَةِ قَالَ وَرَأَى عَيْنَ الْمُخْبِرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ صَرَبَتْهُ بِالشَّيْفِ غَيْرَ مُصَفَّحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ ضعف کہ جب سے حضور اکرمؐ تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے حضور اکرمؐ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے امام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضورؐ کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے ۝

تھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بدکاریوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن سلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندگی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم چہلے کم اور روئے زیادہ۔

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرما رہے تھے کہ اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۵۔ ہم سے ابولعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ثیبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسما، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَسَلَّمَ أَلْعَبْدُونَ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدِ كَرْنَا  
أَغَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغَيْرُ مِنِّي ۝

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمْسٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ  
مَنْ أَجْعَلَ ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاحِشِ دَمًا أَحَدٌ أَحَبَّ  
لِلَّيْلِ الْمَدْمُومِ مِنَ اللَّهِ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا  
أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ يَزْنِي  
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَضَحِكُكُمْ  
قَلِيلٌ وَبَكَيُكُمْ كَثِيرٌ ۝

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ  
حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ  
اللَّهِ وَهَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعِيمٍ حَدَّثَنَا ثَيْبَانٌ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ  
يَعَارُ مَوَخِرَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۝

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسَاءِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ ۝

وَلَا مَسْكُوتٍ وَلَا نَحْيٍ غَيْرَ تَأْخِذٍ وَغَيْرَ فَرَسٍ  
فَكُنْتُ أَعْلَفُ فَرَسَهُ وَاسْتَقْبَى الْمَاءَ وَأَخَذْتُ  
عَزْبَةً وَأَخْبَنُ وَلَوْ أَنَّكَ أَحْسَنُ أَخْبَرُ وَكَانَ  
يَعْبُرُ جَارَاتٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةً مَذْقِ  
وَكُنْتُ أَتَقُلُّ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الذُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعُهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ  
مِثْقَى عَلَى ثُلُغِي فَدَسَخِمَ فَعُمْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى  
رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
مَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ عَانِي مُرَّ قَالِ لَاحِ  
لَاحِ لِيَحْمِلَنِي خَلْقَهُ فَأَسْتَحْيِيْتُ أَنْ أَسِيرُ مَعَ  
الْوَجَالِ وَذَكَرْتُ الذُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرُ  
النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَنْعَنِي وَجِئْتُ الذُّبَيْرَ فَقُلْتُ  
لَتُغَيِّرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى  
رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاحَ  
لِلْأَرْكَبِ فَأَسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَهَرَنْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ  
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى أَغْدَى عَلَى مِنْ تَكُونُكَ مَعَهُ  
فَالْتِ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ  
تَكْلِفَنِي سِيَّاسَةَ الْفُرْسِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَفَنِي ۝

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان  
کے گھوڑے کے سواروں نے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں  
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا جراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور ان کا  
گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ روٹیاں میری  
روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ  
کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے  
میں اپنے سر پر گھوڑوں کی گٹھلیاں گھرایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے  
تہائی فرسخ دور تھی، ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں  
کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت  
کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضرت نے مجھے بلایا پھر اپنے  
اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا ارخ ارخ؛ آنحضرت چاہتے تھے کہ مجھے اپنی  
سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم  
آئی (اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ  
بڑے ہی باغیرت تھے۔ حضور اکرم بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں  
اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ نے پاس آئی اور  
ان سے داتوکا ذکر کیا کہ آنحضرت سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر  
گٹھلیاں تھیں اور آنحضرت کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت نے  
اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تھادی  
غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرم کا  
تھامے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضرت کے ساتھ تھامے سوار ہونے سے زیادہ  
مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت کے بعد ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوال (دغیر) سے مجھے چٹکا لے دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے  
یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش  
رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی  
جس کے گھر میں حضور اکرم اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے  
خادم کے ہاتھ پر دغیر میں، مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر  
حضور اکرم نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبٍ  
عَنِ ابْنِ قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَى أَمَتَاتِ  
الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَوَّبَتْ النَّبِيَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدُ الْخَادِمِ  
فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنفَلَقَتْ جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ الصَّفْحَةُ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ  
فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ

عَارَتْ أُمَّكُمْ تَوَسَّيْنَ الْخَادِمَ حَتَّىٰ آتَىٰ بِمَصْحَفَةٍ  
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَذَكَرَ الصَّحْفَةَ  
الصَّحِيفَةَ إِلَى النَّبِيِّ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ  
الْمَسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كُسِرَتْ ۖ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَذَاتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَيَّصَرْتُ  
قَصْرًا فَهَلْتُ لِمَنْ هَذَا أَتَاؤُا لِعِمْرَانَ الْخَطَّابِ  
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَوْ يَنْعَمُنِي إِلَّا عَلِيٌّ بِكَفِّهِ  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَيْ نَأْتِ  
أَرِجِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ آغَارُ ۖ

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَائِبٌ رَأَيْتُنِي فِي  
الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَسَّيْتُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ  
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعِمْرَانَ فَكَرِهْتُ غَيْرَتَهُ  
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِكُنَى عُمَرُو وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ لَوْ قَالَ  
أَوْ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آغَارُ ۖ

۱۳۸۸۔ بِأَسْمَاءَ غَيْرَةٍ النَّسَاءِ وَوَجِدَهُنَّ ۖ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتِي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ بِحَقِّي رَأَيْتِي وَإِذَا كُنْتُ  
عَلَى قَضْبِي قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُونَ

اسے بھی اس میں جمع کرنے سے اور خادم سے، فرمایا کہ تمھاری ماں کی  
غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، آنحضرت ص  
میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے یا برتن منگایا گیا اور آنحضرت نے دن  
تیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن ٹوڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا  
برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ۖ

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے محمد بن مسکندر نے اور ان سے  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں  
جنت میں داخل ہوا۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ میں جنت میں گیا۔ وہاں میں  
نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ  
عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری  
غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن ابی رسول اللہ ص سے ماں  
باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبرنا انھیں  
یونس نے، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت نے فرمایا خواب میں میں نے اپنے آپ  
کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک  
عورت دستک نہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے  
کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے  
واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے  
اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت  
کروں گا؟

۱۳۸۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی ۖ

۲۱۰۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے  
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش  
ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذَلِكَ فَقَالَ أَمَا إِذَا كُنْتَ عِنْدَ رَأْسِيهِ فَيَا تَارِكِ  
تَقُولِينَ لَا دَرَبَ لِي بِكَ وَلَا أَكُنْتُ عَصْبِي  
قُلْتُ لَا دَرَبَ لِي بِكَ هَيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْتَكْ

آنحضوریہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا جب تم مجھ سے  
خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے  
ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں! بلکہ ہم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے  
عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر  
ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سلف نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی عبرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ  
رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر کثرت کیا کرتے  
تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ  
رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے  
دیں

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے

مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یثرب نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے مسور بن محرز رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا  
فرما رہے تھے کہ بنی ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب  
رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں  
اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں  
اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق  
دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں  
بٹولوں گا، کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد  
کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہونگے

۲۱۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَزَمْتُ عَلَى خَدِيجَةَ بِكَفَرَةٍ ذَكَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هَذَا نَتَأَيُّهُ  
عَلَيْهَا وَقَدْ أُدْخِلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَبْنِيَهَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ  
قَمِيصٍ

بَابُ ذِي الرَّجُلِ عَلَى ابْنَتِهِ فِي

الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ  
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى  
الْمَيْمَرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونَا فِي  
أَنْ يَبْنِيَهَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ  
أَذْنُ ثُمَّ لَا أَذْنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ  
أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَأَمَّا هِيَ  
بِضْعَةٍ مِثْلِي يُرِيدُنِي مَا أَرَا بِهَا وَبُؤْذُنِي  
مَا أَذَاهَا فَمَكَدْنَا قَالَ

بَابُ يَفْعَلُ الرِّجَالُ وَيَكُونُوا لِنِسَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ  
تَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْدُنَ بِهِ

مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ كَمَا نَفَعُ النِّسَاءَ ۖ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَمْرِو الْحَوْضِيِّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأُحْيِيَ فَمَنْكُمُ حَدِيثًا يَنْفَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ فَمَنْكُمُ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ أَلْعَلُّ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونُوا لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَلْبُ الْأَوَّاحُ ۖ

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالذُّخُولُ عَلَى الْمُغَيَّبَةِ ۖ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي آتَاكُمْ وَالذُّخُولُ عَلَى النِّسَاءِ فَتَعَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَأَيْتَ الْخَمْرَ قَالَ الْخَمْرُ الْمَوْتُ ۖ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَرَأَيْتَ خَرَجْتَ حَاجَةً وَكُتِبَتْ فِي عَوْدَتِكَ كَذًا فَقَالَ ارْجِعْ فَنَجِّهِ مِمَّ امْرَأَتُكَ ۖ

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ حَتَّى تَأْتِيَ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۲۱۳۔ ہم سے حصین بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا یا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی، زنا بڑھ جائے گی اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا ۖ

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو ۖ

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیس نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قسید انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانجی کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی رجم کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ رجم کرو ۖ

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے ۖ

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بقرہ نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا (انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضرتؐ نے ان سے ایک طرف (مجلس سے) اتنے فاصلہ پر کہ اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی

عورت کے پاس جانا ممنوع ہے \*

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس محنت تمام ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طاعت پرستی عنایت فرمائی تو میں تمہیں عیدان کی بٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتے ہے تو (موتا پے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب نیچے

چرتی ہے تو اٹھ ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (محنت) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے \*

۱۴۴۔ جب جہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل بیت اور

دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا \*

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم غفلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں جہت کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جگہ) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اکتا گئی، تم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک زعفران کی جو کھیل کو دو کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور آنحضرتؐ انی دیر تک کھڑے مانسہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنا \*

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ دَلَّ اللَّهُ إِثْمَكَ لَأَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ \*

گفتگو کی۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ مَا يُنْهَى مِنَ دُخُولِ الْمَسْتَبَدِّينَ

بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ \*

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ هَادِيَةِ ابْنَتِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْمُحَنَّتُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ تَتَمَّ اللَّهُ لَكُمْ الطَّلَافَ غَدًا أَذَلِكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ كَمَا تَحَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسِتْمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدُ خُلِقَ هَذَا عَلَيْكُمْ \*

چرتی ہے تو اٹھ ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (محنت) تمہارے پاس اب نہ آیا کرے \*

۱۴۴۔ تَنْظُرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَ

تَوَجُّعُهَا مِنْ غَيْرِ رِيَّةٍ \*

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَفَلِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرِدَائِهِ دَاَنَا أَنْظُرَ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي السَّجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا أَلَذَى أَسَامَ فَأَقْدَرُوا قَدْ رَأَيْتُهَا الْحَدِيثُ السِّتِ الْحَرِيصَةِ عَلَى الْكُفْرِ \*

\* بِأَهْلِ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ \*

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فُرُوهُ بْنُ أَبِي الْمَغِيرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ كَيْلًا فَرَأَاهَا عُمَرُ  
فَعَرَفَهَا فَقَالَ أَتَاكَ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا تُحْفِنِينَ  
عَيْنًا لَرَجَعْتَ إِلَى التَّبِيعِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَلَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنِّي  
يَدِيهِ لَعَرَفْتُ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ  
أَفَوْنُ نَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَوَائِجِكُنَّ ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زیدہ  
رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ  
لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! مجنازم تم سے چھپ نہیں سکتیں۔  
اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں، جب سودہ رضی اللہ  
عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرتؐ سے اس کا  
ذکر کیا۔ آنحضرتؐ اس وقت میرے حجرہ میں شام کا کھانا کھا رہے تھے  
آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شریعت ہوئی اور جب نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوا آپ نے فرمایا کہ  
تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو۔

**باب ۱۱۱** اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي  
الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۝

۳۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ  
إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

۱۱۱۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے  
اجازت چاہنا ۝  
۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان  
کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی نے بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے)  
جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

**باب ۱۱۲** مَا يَحِلُّ مِنَ الذَّخُولِ وَالنَّظَرِ  
إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ ۝

۱۱۲۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور  
انھیں دیکھنا جائز ہے ۝

۲۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے  
خبر دی انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس  
(اندرون) کا اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور  
اکرمؐ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ  
نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلاؤ۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول  
اللہ! عورت نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے تھوڑا ہی پلایا ہے۔  
آنحضرتؐ نے فرمایا، میں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے  
پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا  
ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں  
رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعِ فَأَسْأَدَنَ عَلِيٌّ  
فَابْتِئْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَتَعْنِ  
عَمِّي فَإِنِّي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّمَا أَرْضَعْتُهُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ  
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَاكَ عَلَيْكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ قَالَتْ مَا لَيْشَهُ وَ  
ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ  
مَا لَيْشَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۝



**باب ۱۱۸** لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ

تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا ۝

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ  
الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ  
إِلَيْهَا ۝

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ  
سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ تَنْتَعَتَهَا لِزَوْجِهَا  
كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۝

**باب ۱۱۹** قَوْلُ الرَّجُلِ لَا طُوقَ لِّلَّيْلَةِ

عَلَى نِسَائِهِ ۝

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي مُزَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ لَا طُوقَ لِّلَّيْلَةِ بِجَانِبِ امْرَأَةٍ تَيْدٍ كُلِّ  
امْرَأَةٍ عِلْمًا بِتَقَاتِلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ  
الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَكَ يَقُولُ وَلَيْسَ قَاطِفٌ  
بِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةٌ يُصَنَّفُ إِنْسَانٌ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ لَمْ يُصَنَّفْ ذَكَاتٌ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ ۝

**باب ۱۲۰** لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ نَبِيًّا إِذَا

طَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُونَهُمْ  
أَوْ يَلْتَمِسُ ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۲۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے

شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے ۝

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان  
نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ۝

۲۲۳۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان  
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ  
مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت  
کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ  
اسے دیکھ رہا ہے ۝

۱۲۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں

کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان  
کی، انھیں محمد بن زبیر، انھیں ابن طاووس نے، انھیں ان کے والد نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام  
نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجہ  
میں، ہر عورت ایک بچہ جسے کی جو اس کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ  
نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور  
بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی  
یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانت نہ  
ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہوتے کی امید نہ زیادہ تھی ۝

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر کا اطلاع کے بغیر رات

کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا

شہد ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی فہم میں لگ جائے ۝

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ قَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنَّ  
تَأْتِيهِ الرِّجُلُ أَهْلَهُ طَرُوقًا ۚ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا  
يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَيْلًا ۚ

ان سے محمد بن وثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی  
شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار  
فرمایا تھا ۚ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر  
دی، انھیں عاصم بن سکیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر  
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو  
تو اپنے گھر سے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ۚ

الحمد لله تفہیم البخاری کا اکیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بائیسواں پارہ

۱۵۱ ہجری خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے ضمیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سواری میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی ہے۔ آنحضور نے اس پر قرابا، کنواری سے کیوں نہ کی، ہم اس کے ساتھ کھیلنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا: ٹہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پرانگندہ بال ہیں وہ گنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں، ضمیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک نقد راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ ہجری کی طرف تھا کہ وہ انائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستر کی مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ ہجری کی پیدائش بھی ہو۔

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْلْنَا تَجَلَّيْتُ عَلَى بَعْضِ قُلُوبِي فَلَمَّا حَقَّنِي تَرَايْتُ مِنْ خَلْفِي قَالَ لَقَدْ فَازَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ إِنْ حَدَّثْتُ عَنْهُدِ بَعْضُ قَالَ فَكِرًا تَرَفَعْتُ زِمْرَتِي بَا قُلْتُ بَلْ نَيْبًا قَالَ فَهَلَا حَارِيَّةٌ تَلَايَعَهَا وَلَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَسْجَلٍ فَقَالَ أَمُوهُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْبَةُ وَتَسْتَلِدَا الْمَغِيبَةَ قَالَ وَهَذَا ثَنِي الثَّقُفُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ يَلْجَأُ مِغْنِي الْوَلَدِ

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنُوَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پرگندہ وہ کنگھا کر لیں جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ہارے لئے ضروری ہے کہ دانا ئی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہوا ہے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خیر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک سست رفتار اونٹ کو تیز لانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جواں کے پاس تھپی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری شادی نہی ہوئی ہے آنحضورؐ نے اس پر پوچھا کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ بایا ہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بایا ہی سے کی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو فہر میں داخل ہونے لگی، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہرات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پرگندہ بال عورت کنگھا کرے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو وہ موئے زیر ناف صاف کرے۔

۱۵۳۔ اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد، لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

خ۔ بِن عَبْدِ اللَّهِ تَرَفَّقَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَئِيسِ الْكُئِيسُ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَئِيسِ

جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطُ

۲۳۱ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَهَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي فَمِنْ قُلُوبٍ فَلَمَّحْتُ رَأْيَ مَنْ خَلْفِي فَتَحَسَّ بَعِيرِي وَبَعَزَتْ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَتَى نَارًا مِنَ الْأَيْلِ فَالْتَمَعْتُ فَأَذَا النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ مِنْهُدٍ يُعْرِسُ قَالَ أَتَرَوْنِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَيْكُرْ أَمْ ثَيْبَا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيْبَا قَالَ فَهَلَّا يَكُرُّ أَتْلَاعِهَا وَقُلْتُ عِنْدَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَدْخُلْ فَقَالَ أَمْهَلُوا هُنَّ تَدْخُلُوا الْيَلَاءَ أَحْيَا شَاءَ لَكِي تَمْسُطَ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ

بَابُ ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ نَرِيَّتَهُنَّ إِلَّا لِلزَّوْجِ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دوا استعمال کی گئی تھی پھر لوگوں نے سلم بن سعد سہادی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ٹھال میں پانی لا رہے تھے۔ پھر یک پٹائی جلائی گئی اور اسے آپ کے زخموں پر لگا دیا گیا۔

قَسَاؤُ اسْمُهُ بَنُ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى يَاقِي يَأْتِي بِالنَّاءِ عَلَى تَرْمِهِ فَأَخَذَ حَصِيئَةً فَخَرَّقَ وَخَشَى بِهِ جُرْحَهُ؛

### باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ؛

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسَ تَمِيمُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ تَرَجِسُ بْنُ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ أَضْحَى أَوْ ظَهْرًا؟ قَالَ تَعْمَدُ وَلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَفْعَى مِنْ صَعْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَدْكُرْ أَذْنَاكَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالْصَّدَقَةِ فَأَتِيَهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى إِفْزَاهِرٍ وَخُلُوعِهِنَّ يَدْعُنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَوًى وَبِلَالٍ إِلَى بَيْتِهِ؛

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔ ۲۳۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عابس نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن عباس نے یہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچوں کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ خواتین کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ چہرہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

### بَابُ ۱۵۵ قَوْلُهُ طَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْحَامِصَةِ عِنْدَ الْعَتَابِ؛

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَيْتَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُمُنِي يَبِيدُ فِي حَامِصَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّمَرِّاقِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى وَجْهِِي؛

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔ ۲۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچھ کے لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اسوجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الطلاق

## طلاق کے مسائل

بَابُ ۱۵۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاكُمْ وَعَدَّوْنَاهُ وَطَلَقِ الشُّتَّةَ أَنْ يَطْلِقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعَةٍ وَيُشْهَدُ شَاهِدَانِ

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اخصیناکہ“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہیستری نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بِعَدْوٍ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمُتَرَ فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَطْلُقَ لَهَا النَّسَاءُ بِمِيسْرَى سَبْعَةً يَوْمًا جَابِيَةً (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ

بَابُ ۱۵۷ قَوْلُهُ: وَإِذَا طَلَقْتَ الْحَائِضَ تُعَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ

۲۳۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَلْقِ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا قُلْتُ تَحِيضٌ؟ قَالَ قَمَّةٌ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا قُلْتُ نَحْتَسِبُ قَالَ لَا آيَاتٍ أَنْ عَجَزَ وَاسْتَغْفَقَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَسِبْتُ عَلَى بَطْلَانِيَّةٍ

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حائضہ میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قاتادہ نے، ابن کیا، ان سے یونس بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضورؐ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جبیر نے بیان کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے، عاجز رہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی)، ایک طلاق شامی تھی۔

**بَابُ ۱۵۸ قَوْلُهُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ  
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟**

**۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ**

**حَدَّثَنَا الْأَوْثَرُ أَخْبَرَنَا قَالَ سَأَلْتُ الرَّهْزَرِيَّ أَخِي أَمْرًا وَاجِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَتَخْبِرُنِي عَزُورَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْيَحْيَى كَتَبَتْ أُذُنِي، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّ أَنْ يَنْفِرَ فَكَانَتْ أَعُوذُ بِأَلَدِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ عُدَّتْ بِكَ بِعَظِيمِ الْحَقِّ بِأَخِيكَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّالٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ أَنَّ عَزُورَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:**

زہری نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

**۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ**

**ابْنُ غَسْبِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى أَتَيْنَاهَا إِلَى حَائِطَيْنِ وَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ آتَى بِالْجُوزِيَةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَحْلِ فِي بَيْتٍ أُمِيمَةٍ بَلَّتِ التَّعَلُّقَ بِنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا دَائِبَتُهَا حَاضِيَةً لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَبِي نَفْسِكَ لِي قَالَتْ: وَهَلْ تَهْبِ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لَتُسَكِّنَ فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُدَّتْ بِكَ بِعَظِيمِ الْحَقِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ أَنَّ عَزُورَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:**

**۱۵۸۔ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے ساتھ طلاق دے سکتا ہے۔**

**۲۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث**

بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنکھوں سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنتہ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنکھوں ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنکھوں نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چل جاؤ (یہ طلاق سے کہنا ہے۔ مصنف) ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت مجاہد بن ابی سفیان نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے

**۲۳۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسبیل**

نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قباہر نیکے اور ایک بارغ میں پہنچے، جس کا نام شوط تھا جب ہم بارغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنکھوں نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو پھر آپ بارغ میں گئے۔ جو نیہ لائی جا چکی تھیں اور انھیں کھجور کے بارغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعان بن شرجیل کا گھر تھا، اتارا گیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے

حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدنستی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انھیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنکھوں نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنکھوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

لہ۔ یہ ان کی زبان سے لاعلمی اور غلط فہمی میں نکل گیا تھا۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَيْسِيُّ أَبُو رِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي  
أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّمَةً  
بِذَاتِ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا خَلَّتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا  
فَكَأَنَّهُ كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ مَجْهَرَهَا  
وَيَكْشُوهُمَا تَوْبِيخًا لِمَنْ رَأَى فَرَّقَيْنِ ۝

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابو اسید، اسے دو رازقیہ کپڑے  
پہنا کر اسے اس کے پہنچاؤ اور حسین بن ابوالولید نسیا پوری نے بیان کیا  
کہ، ان سے عبد الرحمن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل  
بن سعد (اور ابو اسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم نے امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں  
آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس  
لئے آنحضور نے ابو اسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّازِئِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ  
حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ هَذَا ۱۔

۲۳۹- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی  
الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے  
حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس  
کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا حَبَّابُ بْنُ مَهْلٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّافٍ يُوْنُسُ بْنُ  
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تَرَجُلُ طَلْقَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ  
حَاضَةٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ  
ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا أَطْهَرَتْ فَأَرَادَ  
أَنْ يُطَلِّقَهَا فَيُطَلِّقُهَا قُلْتُ نَهَلَ عَنْ ذَلِكَ طَلْقًا  
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ دَا اسْتَحَقَّ ۝

۲۴۰- ہم سے حباب بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ  
نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاف یونس بن جبیر نے  
بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی  
کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم؟) اس پر آپ نے  
فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی  
جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں  
حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں  
انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت  
دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ مَنْ أَحْبَبَ طَلَّقَ الثَّلَاثَ لِقَوْلِ  
اللَّهِ تَعَالَى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ  
أَوْ تَسْرِيمٍ بِالْخُسَايْنِ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي  
مَرِيضٍ طَلَّقَ لَأُمْرَأَةٍ أَنْ تَوْرَثَ مَبْتُومَةً وَقَالَ  
الشَّعْبِيُّ ثَرِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ سُبْرَةَ تَزَوَّجَ  
إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ  
إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْأَخِيرَ قَرِيعَةً عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۵۹- جس نے تین طلاقیں کی اجابت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد  
کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا  
ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش خوافی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے  
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی  
بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ جیسے قطعی  
طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ شبی  
نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شہر نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روائیوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاجر العقل ہو گئی تھیں۔



پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کر سکتی ہے؛ شبھی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کر سکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شبھی نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ حَاضِرًا إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْتُ يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَبَعَثَ حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَاضِرًا عُوَيْمِرُ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي مَجِيبًا قَدَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَ مَجِيءٌ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَكُمْ فِي صَاحِبَتَيْكَ فَأَذْهَبَ فَأَجَابَهَا قَالَ سَهْلٌ مُلَاحِظًا وَآتَاهَا النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُوَيْمِرُ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَلَهُمَا نَظْمَهُمَا ثَلَاثًا أَقْبَلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَأَنْتَ تَلْقَى سُنَّةَ الْمَلَائِكَةِ

۲۴۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کرو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیکھئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کریا (جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً  
بِرَاقَعَةٍ الْفَرَجِيَّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِرَاقَعَةَ طَلَّقَنِي  
فَبَيْتَ خَلَاقٍ وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ الْفَرَجِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْيَةِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي  
إِلَى بِرَاقَعَةٍ ؟ هَلْ يَكُونُ عُسَيْلَتُكَ وَكَذَوُكُ  
عُسَيْلَتُكَ ؟

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب  
نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
خبر دی کہ زفاعة قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ زفاعة نے مجھے طلاق دے دی  
تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی  
رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے  
(یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنکھوں نے فرمایا، غالباً تم زفاعة کے  
پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن یا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک  
تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ  
نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَلَيْنِ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ  
فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ جَدُّ لِلْأَوَّلِ ؟  
قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ ؟

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے  
حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے  
اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی  
پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انھیں طلاق دے  
دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے  
نہیں یہاں تک کہ وہ ہی شوہر نہ بنے، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابُ مَنْ خَبَرَ نِسَاءً وَ قَوْلُ اللَّهِ  
تَعَالَى قُلْ لَا تَزَوَّجُوا حَتَّى تَذُوقُوا  
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ زَيْنَتَهَا فَمَا تَعَالَى لَيْسَ  
أَمْتَعْتِكُمْ وَ أَسْرَخْتُمْ سَرَاجًا جَمِيلًا ؟

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
فَلَمْ يَعُدْ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا ؟

۱۶۰۔ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،  
آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی  
بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنوی) دے  
دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کروں؟

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد  
نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق  
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول  
کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں  
ہوا) تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يُحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

خَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرِ فَقَالَتْ خَيْرُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَقًا. قَالَ مَرْثُومٌ لَا أَبِئَالِي خَيْرُكَ وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارِي.

میان کی، ان سے اسما جیل نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مَرْثُومِی نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا مَرْثُومِی نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کوئی حیثیت نہیں، چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)

**باب ۱۶۱** إِذَا قَالَ قَارِئُ قَوْلِكَ أَوْ سَمِعَكَ أَوْ الْخَلِيفَةَ أَوْ الْبَرِيَّةَ، أَوْ مَا عَلِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ. قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ مَكَوْهُنَ سَرَاجًا جَمِيلًا. وَقَالَ: وَأَسْرَحَكَ نَمْلًا جَمِيلًا. وَقَالَ قَارِئُ مَسَالِكٍ يَمْعُرُ فِي أَوْسَرِ نَجْمٍ بِأَخْسَانٍ وَقَالَ أَوْ قَارِئُ قَوْلِهِنَّ يَمْعُرُ دَفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَأْمُرُ لِي بِفَرَاقِهِ.

۱۶۱۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جدا کیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا الخلیفہ یا البریۃ، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر موقوف ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں اور ارشاد ہے: اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے، یا وعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

**باب ۱۶۲** مَنْ قَالَ لِزَمْرَاتِهِ أَنْتِ عَلَى حَرَامٍ وَقَالَ الْخَمْسُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَاقْدُ حَرَمْتُ عَلَيْهِ قَسَمَتُوهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعْمَ أَمْلًا لَنَّهُ لَا يُقَالُ لَطَعْمٍ الْجِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لَلْمَطْلُوقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ مَقَرٌّ شَجَعَهُ نَزَوْجًا غَيْرَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ثَابِعٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي هَذَا إِنْ طَلَّقْتَ مَا تَلَا حَرَمَتْ خَتَى ثَلَاثًا نَزَوْجًا غَيْرَ لَوْ.

۱۶۲۔ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے، حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے ”حرام“ کہا ہے لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (محلل) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے کیونکہ کسی محلل کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے، اولیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوئی تو آپ فرماتے کہ کافر تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوئی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا، لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَزَوَّجَتْ نَزْوَجًا شَبِيرًا  
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ  
مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ كَرِيدٍ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ نَزْوَجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ نَزْوَجًا غَيْرًا قَدْ حَلَّ  
لِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي  
إِلَّا هَسَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلَّ لِي زَوْجِي  
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تَحِلِّينَ لِرِزْوَجِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْاَحْزَنُ غُسْلَتَكَ  
وَتَذُوقِي غُسْلَتَهُ ۝

۲۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حوا نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے ٹکڑی کی طرح تھوڑی سی (یعنی وہ نامرد تھے) پتا نہ چم ان دوسرے شوہر سے جو چاہتی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہا ہی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑی کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس ایک مرتبہ لئے حلال ہو جائیں گے (کریم دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارے مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

بَابُ لِمَ تَحْضَرُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ چیزیں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا حَزَمَ  
إِمْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۝

۲۲۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یحییٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا تو یہ کوئی چیز نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ

صَبَّاحٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ  
أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ قُصَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَمْلِكُ عِنْدَ رَأَيْتِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا

۲۲۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے صباح نے ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

عَمَلًا فَوَاصِيَةً أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَا أَكَلْنَا دَاخِلَ عَلَيْهَا  
الَّتِي صَنِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتُ بِإِثْنِي أَحَدُ مِنْكَ  
بِرِيحٍ مَعَاوِيَةٍ أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً؛ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِهَا  
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ نَيْبِ  
ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ فَنَزَلْتُ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ  
لِمَ تَحْزَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ  
يَعَاذُكَ وَحَفْصَةُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ الْأَطْلَمِ  
لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہا)  
یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور  
ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے  
کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوشت) کی بو آتی ہے کیا آپ  
نے مغفور کھایا ہے، آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے  
تو انہوں نے آنحضور سے یہ بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں  
نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیایا ہے۔ اب دوبارہ ہمیں پیوں  
گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس  
طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟ "تَا" ان تنوبا الی اللہ اس  
سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ إذا مر النبی الی بعض ازواجہ میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیایا ہے۔

۲۲۹ - ہم سے فروہ بن ابی المخرز نے حدیث بیان کی، ان سے علی سہر  
نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی پیر  
پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے  
تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے  
تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمرؓ نے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف  
لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹہرے۔ مجھے اس پر غیبت آئی اور  
میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ کو ان کی قوم کی  
کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت  
آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب  
اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المؤمنین سوودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا  
سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم  
ہوتا ہے آپ نے مغفور کھا کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں  
انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ تو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے  
عموس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے  
پلا یا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی کھٹی نے مغفور کے درخت کا سرق چوسا ہو  
ہوگا (میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سوودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جو نبی  
دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

۲۲۹ حَدَّثَنَا كُرْدُوثُ بْنُ أَبِي الْعَدَا حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْخُلُوعَ وَكَانَ  
إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّوهُ مِنْ  
إِحْدَاهُنَّ. فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَخْبَلَنِي  
أَنَّهَا كَانَتْ يَحْتَسِبُ فَعَرَفْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ  
لِي أَهْدَتْ لَهَا أَمْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِنْ عَسَلٍ  
فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً  
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَخَمَّالَتْ لَهُ، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ  
زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَذُلُّ مِنْكَ فَإِذَا دَامَ مِنْكَ فَقُولِي  
أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ أَفَقُولِي لَهُ  
مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَحَدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ  
مَفْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ  
تَحْلَةُ الْعَرْقُطِ، دَسَا قَوْلُ ذَلِكَ وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ  
ذَلِكَ قَالَتْ فَقُولِ سُودَةَ قَرَأَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ  
عَلَى الْبَابِ فَأَرَدَتْ أَنْ يُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ فَقَرَأَ  
مِنْكَ فَلَمَّا دَامَ مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً قَالَ لَا قَالَتْ فَمَلَكْهُ الرِّيحُ الَّتِي

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضورؐ رودہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضورؐ سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بوکیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر رودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر رودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ ہم آنحضورؐ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے اس سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو قبل اس کے کہ تم نے انہیں بائعہ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی تدبیر نہیں جسے تم شمار کرنے لگو تو انہیں کچھ مال دے دو۔ اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اسے جو اس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد لکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ سید بن مسیب، عمرو بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن سین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

لَجِدَ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَنْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ فَقَالَ لَدَّ جَرْمُتٍ نَحَلَهُ الْعَرَقَةَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى قُلَّتٍ لَهَا تَعْوُ وَ الْيَقَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَعْوُ لَ تَعْوُ لَ سَوْدَةٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَرَّمْتَاهُ قُلْتُ لَهَا أَسْأَلُكَ بِهِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا زَكَرْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْرُقُوا فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَةٍ تَعْتَدُونَ فَهَذَا قَبْلُ تَعْوُوهُنَّ وَمَسْرُوحُوهُنَّ ثُمَّ لَا حَاجَةَ بِيْلًا وَ قَالَ رُبُّنَا بِنَا، اجْعَلِ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ الزَّكَاةِ وَيُزَوِّجُ فِي ذَلِكَ عَنْ عِيٍّ وَ سَوِيٍّ بِنِ الْمُسْتَيْبِ وَ عَوْرَةٍ بِنِ الرَّبْرِ وَ آتِي بَكْرِي عُبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْةَ وَ آتَانِ بِنِ عُثْمَانَ وَ عَلِيٍّ ابْنِ حُسَيْنٍ وَ شُرَيْحٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ الْقَاسِمِ وَ مَالِكٍ وَ طَاوُسٍ وَ الْحُسَيْنِ وَ عِكْرِمَةَ وَ عَطَاءَ وَ عَامِرَ بْنَ مَخْدُجٍ وَ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ وَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَ مُجَاهِدَ وَ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَمْرَ بْنَ هَرَمٍ وَ الشَّعْبِيَّ أَتَاهَا لَا تَطْلُقُ؟

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بیوی ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

بَاوَدَ إِذْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَ هُوَ مُشْرِكٌ هَذَا؟ أَخْبَنِي فَلَا تَتَنِي عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَاءَتْ تَو

کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ

کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ

میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی

روح نشی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ

ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے" اور نبی نے اس آیت کی تلاوت

کی (اے اللہ) ہماری پکڑ نہ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو،

اور یہ کہ مجنون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے زنا کا خود ہی اقرار

کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جبر مدت

شراب سے پہلے میری دو اوٹنیوں کے کوہان پر دیئے تھے

ہم حضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا

کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور

اکرم سے کہا کہ تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور

تمہاری کیا بیشیت ہے؟ آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ

میں مدہوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس

کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ

میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے، عقبہ

بن عامر نے فرمایا کہ جنسوط الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے

فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتداء کی (اور شرط بعد میں بیان کی)

تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے انہی پوری

سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو

گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر

اس کی بیوی باہر نکلی مانتی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی،

لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے

بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

ہذا کہ اُخْتِی وَ ذَٰلِکَ فِی ذَٰلِکَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ

کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْاَغْلَاقِ وَالْكَرْبِ

وَالشُّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَامْرَأَتِهَا وَالْفَلِطِ

وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِهِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

وَلِكُلِّ اِمْرٍ مَّا تَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تَوْءَاخِذًا

اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَا نَا وَمَا لَا يَخُوْنُ مِنْ اَقْرَابِ

الْمُؤْمُسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلَّذِي اَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ اَيْدِىَ جُنُوْنٍ؟ وَقَالَ

عَلِيٌّ بَقَرَحَمَرَةً خَوَا اَمْرِيْ شَارِيْ فِى قَطِيقٍ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْمُ حَمَرَةً

فَاِذَا احْمَرَتْ فَذَنِيْلٌ حَمَرَةً عَيْنًا كَلَّمَ قَالَ

حَمَرَةً هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَيْنِيْ لِيْ؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَدْ ثَمَلَ فَخَرَجَ

وَحَرَجْنَا مَعَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ

قَوْلٌ لِّسُّكْرَانٍ طَلَقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِ

طَلَقُ الشُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ لَيْسَ بِجَائِزٍ

وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ طَلَقُ الْمُؤْمُسِ

وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا بَا الطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطٌ وَقَالَ

نَافِعٌ طَلَقَ رَجُلٌ اِمْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ اِنْ حَرَجَتْ

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ حَرَجَتْ فَقَدْ بَدَّتْ مِنْهُ

وَ اِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

فِيْمَنْ قَالَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ كَذَا اَوْ كَذَا اَمْرًا

لَهَا بَعْضُ ثَلَاثٍ اَيْسَلُّ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ

حِيْنَ حَلَفَ بِثَلَاثِ الْيَمِيْنِ ثَمَانِ شَيْءٍ

اَجَلًا اَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِيْنَ حَلَفَ

بِجَعْلِ ذَٰلِكَ فِى وَنِيْمٍ وَاَمَانَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ اَبِيْهِمُ

اِنْ قَالَ لَا حَاجَتَ لِيْ فِیْكَ نِيْكَتُهُ وَطَلَقُ

كَرَّ قَوْمٌ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَادٌ إِذَا قَالَ أَذْلَجِلْتُ  
ذَنْبٌ لَمْ يَزَلْ شَأْنُ نَفْسَاهَا عِنْدَ كُلِّ مَهْرٍ مَرَّةٍ  
فَإِسْتَبَانَ حَمَلُهَا فَقَدْ بَاتَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا  
قَالَ الْحَتَّى بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلَامُ  
عَنْ وَطْرٍ وَالْبَتَّانُ مَا أَرِيدَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ وَقَالَ  
الْزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ أَقْبَلَتْ نَيْتُهُ وَإِنْ تَوَلَّى  
طَلَقًا فَهُوَ مَا تَوَلَّى وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي أَسَدٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ  
مُرْفَعٌ عَنْ ثَلَاثَةِ عَيْنٍ الْمُجْتَنِبِينَ حَتَّى يَبْقِيَ وَعَيْنُ  
النَّصِيبِ حَتَّى يَذْرُبَ وَعَيْنُ الثَّانِيَةِ حَتَّى يَسْتَنْقِطَ  
وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الطَّلَاقُ جَائِزٌ إِلَّا طَلَقَ  
الْمُعْتَوِي.

پرتین طلاق، فرمایا کہ اپنے شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے  
گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی  
اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت  
کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی کہ فلاں کام  
اس مدت میں کرونگا، تو یہ اس کے دین اور امانت پر پھوڑ  
دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا  
کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے  
تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار  
ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے  
کہا کہ جب تمہیں حل ٹھرے تو تم پرتین طلاق، تو شوہر کو ہر طہر میں  
صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کر لی جاوے۔ پھر جب اس

اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور من نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے گھروالوں  
کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے،  
اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس  
کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں  
معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، جنہوں میں ایک کہ اسے افاقر ہو جائے، پھر یہاں تک کہ بالبع ہو جائے، سونے  
والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجبوظ الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا  
هشامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زَكَوِيٍّ عَنْ أُفْوَى عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِمِ أَنْفُسِهَا  
مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمَ قَتَادَةُ إِذَا هَلَكَ فِي نَفْسِهِ  
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے  
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زہرہ  
بن اوفیٰ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات  
کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے  
اواکے (پھر وہ گناہ میں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق  
دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ كَقَالَ إِنَّهُ كُنْتُ عَرَفْتُ  
عَنْهُ فَنُتِلَى لِشِقَّةٍ لِلَّذِي أَعْرَضَ فَسُهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی  
انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی اور  
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ سلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا  
کر لی ہے، آنحضرت نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضرت کے سامنے



آگے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انہیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم باگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں سڑک کے پاس پکڑ لیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور اسید بن سبیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم باگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہو نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں سڑک میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَنْتُ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجَمَ بِالْمَصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْأَقْنَاهُ الْحِجَارَ رَجِمَ حَتَّى أَذْأَقَهُ بِالْحَرَةِ فَقُتِلَ؛

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَدَاةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِيرَ قَدْ تَرَفَّى يَغْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَخِيرَ قَدْ تَرَفَّى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَدْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ نَدَّاهَا فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَأَمَرَ جُنُودَهُ وَكَهَانَ قَدْ أَحْصَنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَصْلِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْأَقْنَاهُ الْحِجَارَ رَجِمَ حَتَّى أَذْأَقَهُ بِالْحَرَةِ فَأُتِيَ بِالْحَرَةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ؛

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الطَّلَاقُ وَنَظَائِرُهَا عَمَرُ الْخُلْعِ وَذَوُّ السُّلْطَانِ وَأَجَا

۱۶۶۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) ہمارے نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (راہی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سو اس صورت کے جب کہ زوجین

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رکہ) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے، عمر رضی اللہ عنہ سے (مکرم) کی عدالت میں حاضری کے بغیر (نہجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے (خلع میں اپنے شوہر سے بچھا چھڑانے کے لئے) اسے اپنا سارا مال دے دے، ہر طاہر نے فرمایا کہ، سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، ورنہ وہ فرائض و حدود میں جو اللہ تعالیٰ نے میان بیوی و دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیے ہیں، ان میں طہاوس نے بیان کیا کہ طہاوس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ: "میں تمہاری وجہ سے بنات کا غسل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

۲۵۳۳ - ہم سے اذھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، کیونکہ ان کے ساتھ رکہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا بارغ (جو انہوں نے مہر میں دیا تھا) واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ بارغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۳۴ - ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن زید نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بن ابی کی ہیں (جلیلہ رضی اللہ عنہما) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا بارغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی چنانچہ انہوں نے بارغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو مکرم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ (ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی) اور ابن ابی تمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

عُثْمَانُ الْفُحْمِيُّ وَذُو عَيْنَيْنِ رَأْسُهَا. وَقَالَ طَاهِرٌ  
إِلَّا أَنْ يَخْلَعَا أَنْ لَا يَتَيَمَّمَا حُدُودَ اللَّهِ فِيمَا  
أَفْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي  
النَّفْسَةِ وَالصُّغْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ  
الشَّهْمَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَعْتَسِلُ  
لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ،

۲۵۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ  
قَيْسٍ مَا أَفْتَبَ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينِي وَلَا عَمَلِي  
أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ  
فَأَلْتِ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِي طَلِّقَةً،

۲۵۳۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ تَرِيدِينَ حَدِيثَهُ  
فَأَلْتِ نَعَمْ فَكَرَرَتْهَا وَامْرَأَةٌ أَنْ تَطْلِقَهَا  
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا، وَعَنِ  
ابْنِ أَبِي تَيْمِيمَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک عمری نے حدیث بیان کی، ان سے فراد ابونوح نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ، ثابت کے دین اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (بونا) انہوں نے ہجر میں دیا تھا (واپس کر سکتی ہو) انہوں نے عرض کی جی ہاں پنا انہوں نے وہ باغ واپس کر دیا اور آنحضور کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا قُرَاحُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا جَدِيرُ بْنُ جَارِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَقِمُّ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينِهِ وَكَرْمِهِ خُلِقَ إِلَّا إِلَيَّ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرَوْنِ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَتَرَكْتُ عَلَيْهِ وَأَمَرْتُ فَقَاءَ قَهْمًا.

ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی) پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عَنْهُ الصُّمُورُ رَجَوْا وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَنْبَعُوثُمْ عَنْمَا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَيْرًا.

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اگر تم کو زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: غَيْرًا تک۔

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مزمع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ نبی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح کر لیں۔ لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَزْمَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ بَنَى الْمَغِيرَةُ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَنِّي ابْنَتَهُمْ فَلَا أَدْن.

بَابُ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَقًا.

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ریمع بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے

۲۵۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رِيْمَعِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
تُرْجِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي  
بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنِينَ: إِحْدَى السَّنِ أَنْهَا أُعْتِقَتْ  
فَحَبِلَتْ فِي نَفْسِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَقُولُ يَلْحَمُ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ  
خُبْرًا أَوْ مِنْ أَدِيمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ أَرِ الْبُرْمَةَ فِيهَا  
لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذُلُّ لَحْمٍ مُصَدِّقٌ بِهِ عَلَى  
بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا  
مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین ستین  
قائم ہوئیں، اول یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں  
اختیار دیا گیا کہ یا میں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ  
ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم  
گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکا جا رہا تھا پھر  
رکھانے کے لئے آنکھوں کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش  
کیا گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک  
رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ  
کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنکھوں صدقہ نہیں کھاتے! آنکھوں نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے سے ہدیہ

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَامٌ  
عَنْ قَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي تَرْجُمُ بَرِيرَةَ

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔  
۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہم  
نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد  
بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي تَرْجُمُ بَرِيرَةَ  
عَاقِبِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَشْبَعُهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ  
يُنْكِي عَلَيْهَا

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے  
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ  
عنہ) بنی فلان کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر  
کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں  
وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پھرتے پھرتے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں)۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ تَرْجُمُ بَرِيرَةَ  
عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ عَبْدُ ابْنِ فُلَانٍ  
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سَكَكِ  
الْمَدِينَةِ

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی  
غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلان کے غلام تھے جیسے وہ  
منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ  
عنہا کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔

**بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُومَةِ بَرِيرَةَ**

۲۶۱ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ أَبِي هَالَةَ لَمَّا كَانَ لَهُ مَغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْقَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ بَرِيرَةَ مَغِيثٌ بَرِيرَةٌ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مَغِيثٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً أَجَعَلْتُمُ اللَّهُ يَأْمُرُ اللَّهُ تَأْمُرُنِي قَالَ وَقَالُوا أَنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَأَحْبَبَةٌ لِي فِيهِ.

صنف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

### بَابُ ۱۶۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَلَى مَوَالِبَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِكُوا الْوَلَاءَ قَدْ كَرِهْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْمِ قَيْسِلَ إِنَّ هَذَا أَمَا تَصِدَّقِي عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہے

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے چلے جاتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو رہی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی؟ آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۲۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، احسن حکم نے، انہیں ابراہیم نے، اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولادہ (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کر دو، ولادہ تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ”پھر آزاد کر کے بعد“ انہیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ ہم انہیں کے ساتھ رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح ختم کریں۔

**بَابُ ۱۷۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا تَكْفُرُوا**

الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَلَا مَنَ مَوْنَةً خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَا وَاعِبٌ كُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کینز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔“

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ  
أَنَّ بَنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ  
وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ وَكَأَنَّكَ مِنْ الْأَشْرَافِ شَيْئًا الْكَبِيرُ  
مَنْ أَنْ تَقُولَ الْمَلَاحُ مَا بَثَّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدُ  
بَنِ عَبَادِ اللَّهِ ۝

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ  
وَعِدْنُهُنَّ ۝

۲۶۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا  
هَشَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَزِيحٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عُبَيْسٍ  
كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ الشَّيْءِ صَدَّقَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّ الْمُشْرِكِي أَهْلَ حَبِ  
يُعَانِيَهُمْ وَيُعَانِيَهُمْ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَيْقِلَهُمْ  
وَلَا يُعَانِيَهُمْ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَ إِمْرَأَةً مِنْ  
أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تَخْطُبْ حَتَّى تَحْبِضَ وَتَطْهَرَ فَإِذَا  
طَهَرَتْ خَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ نَوَاحِيهَا قَبْلَ  
أَنْ تَنْكِحَ مَرَّتَ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ  
أَمَةٌ فَهِيَ حُرٌّ وَإِنْ هَاجَرَ مَالُهَا حُرٌّ ثُمَّ كَرَّ  
مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ، وَإِنْ هَاجَرَ  
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلَ الْعَهْدِ لَمْ يَرْدُ إِذَا  
وَمَرَّتْ أَمَّا نَحْنُ فَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي عُبَيْسٍ  
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُسْتَرِ بْنِ الْحَطَّائِي  
فَطَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَقَاثُ  
أُمَّ لِحَكَمِ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَّاضِ بْنِ عَمْرِو  
الْقُرَيْبِيِّ فَطَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارٍ  
الْقُرَيْبِيُّ ۝

۲۶۳ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیت نے حدیث  
بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی  
عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ  
نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں  
نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا مشرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ  
اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے  
ایک بندہ تھے۔

۲۶۴ - اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور  
ان کی عدت۔

۲۶۴ م سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر  
دی، انھیں ابن جریج نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عیسیٰ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو  
طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے  
تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہدہ مشرکین آنحضور  
ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور  
جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ  
منورہ آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں  
حبض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوتیں تو ان سے  
نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے  
نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجائے تو یہ انھیں کوہلیتیں اور اگر  
مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے  
جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے  
معاہدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی  
کہ اگر معاہدہ مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجائی تو انھیں ان کے مالک  
مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس  
کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابی عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان  
کیا کہ قُرَیْبَةُ بِنْتُ ابی امیہ عریض بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر  
عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح  
کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ وہیں

ہجرت کر کے آئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

**باب ۱۱** إِذَا أَسْلَمْتَ الْمَشْرِكَةَ أَوْلَيْتُهَا بَيْتَ  
نَحْتِ الدِّمِيِّ أَوِ الْهَرَجِيِّ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ  
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمْتَ  
الْفُجْرَانِيَّةَ قَبْلَ رَدِّهَا بِإِسَاءَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ  
وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّضَائِيِّ سَمِعْتُ عَلِيًّا  
عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ  
رَوْحُهَا فِي الْعِدَّةِ أَجَى امْرَأَتَهُ قَالَ لَا  
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِحَاجِ حَدِيدٍ وَصَدَاقٍ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَنْزَوِجُهَا  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ  
يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي  
مَجُوزٍ سَيِّئِينَ أَسْلَمُوا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا  
وَإِذَا اسْتَبَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَآلَى الْآخَرَ  
بِائْتٍ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
قُلْتُ يُعْطَا. إِمْرَأَتُهُ مِنَ الشُّرَكِيِّنَ جَاءَتْ  
إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْمَانُ رَوْحُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ  
تَعَالَى وَأَتَوْهُم مَّا اتَّفَعُوا قَالَ لَا إِنْ لَمْ  
كَانَ وَاللَّهِ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
هَذَا احْكُمُ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت، جو معاہدہ مشرک یا عربی مشرک  
کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان  
سے خالہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ  
عنه نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تنہا رہی  
پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور واد  
نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطار سے ایسی عورت  
کے متعلق پوچھا گیا جو معاہدہ قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام  
قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ  
ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی بھی جائے گی؟ فرمایا  
کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، فقہ مہر کے ساتھ (تو  
کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے  
بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس  
سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن  
عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد،  
مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو  
موسیوں کے بارے میں (جو بیابان ہوئے تھے) جو اسلام لے  
آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر  
ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر  
جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی  
ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور  
ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطار سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت  
اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد ہے ”اور انھیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو“ عطار نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور رضائے  
مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ منظور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ  
سے تھا۔

۳۶۵۔ ہم سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور  
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان

۳۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

عُرِدَتْهُ ابْنُ الزَّيْنَرِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَذَوَّبَ  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَلَّمَتِ الْمُؤْمِنَاتِ  
إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَفْنَ  
بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ  
الْمُؤْمِنَاتُ مَهِاجِرَاتٍ فَاْمُتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ  
فَقَدْ أَقْرَبَا لِمَحْضَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَبَ بَدَأَ الْفِي قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْطِقْنَ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكُنَّ  
كَوَالِدَاتِ مَا مَشَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنْتَ بَاتِعَهُنَّ بِالنَّكَاحِ  
وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ  
عَلَيْهِنَّ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكِ كَلَامُ :

**باب ۱۷۱** كَوَلِّ امْرَأَتَكَ وَلَدَيْنِ لَوْ كُنْتَ  
مِنْ قِسْمَتِهِمْ تَرْبُصُ أَمْرَ بَعَةِ أَشْهُدُ إِلَى  
قَوْلِهِ سَمِعَ عَلِيٌّ عَمَّا قَالَ وَرَجَعُوا :

**۲۶۶** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمِعَ أَسْرَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْصَحَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ  
فِي مَشْرِيقِ لَيْلَةٍ ثِنْتَا عَشْرِينَ لَمْ تَزَلْ فَقَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ ثِنْتَا  
وَعِشْرُونَ :

**۲۶۷** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
تَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَان يَقُولُ فِي  
الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَى اللَّهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْحَجَلِ

کی، ان سے جوئس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ  
بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور انہیں آزماتے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ  
کے اس ارشاد کے کہ : اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں  
ہجرت کر کے نہر دے پاس آئیں تو انہیں آزمادو آخر آیت تک مالشرہ رضی  
عنہا نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس  
شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ متعہ میں ہے کہ : اللہ کا کسی کو  
شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ ان مائش میں پوری بھی جاتی تھی، چنانچہ جب  
وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے  
فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ رضوخ  
اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور  
ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں  
سے صرف انہیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے

بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

**۱۷۱** - اللہ تعالیٰ کا ارشاد : وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے  
ہیں، ان کے لئے چار مہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے  
ارشاد : سَمِعَ عَلِيٌّ عَمَّا قَالَ : فَا رَجَعُوا : یعنی فانی راجعوا :

**۲۶۶** - اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی  
کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے حمید طویل نے کہ انہوں نے انس  
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے  
اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں مورچ لگتی تھی، اس  
لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انہیں دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے  
اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک جہیز کا ایلا کیا تھا، آنحضور  
نے فرمایا کہ یہ جہیز انہیں دن کا ہے ۔

**۲۶۷** - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلا کے بارے میں،  
جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پوری ہونے کے



إِنَّ أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْتَرِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ  
اللَّهُ سَعْدًا وَجَلَّ فِي إِنْشَاءِ عِلِّ حَذَثِي بِمَا لَيْكَ عَنْ تَأْفِيعِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا أَنْتَبَهُ أَشْهُرُ يُؤَقِّفُ حَتَّى  
يُطْلِقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطْلَقَ وَيَذْكَرَ  
فَالِإِثْقَالُ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَإِي الدَّرْدَ أَوْ عَالِشَةَ وَانْشَى  
عَشْرًا جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی  
کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے  
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنه نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا  
جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں  
ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابوہریرہ

اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمُفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ  
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ  
تَرْتِصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً وَشَتْرَى ابْنُ مَسْعُودٍ  
جَارِيَةً وَالْقَسَّ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَحْدُثْ  
وَقَبْدَةً فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّمْرَ هُمْ وَالْزَّهْرِي  
وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فِلَوُ  
وَعَلَى. وَقَالَ هَكَذَا فَا فَعَلُوا بِاللَّقَطْمَةِ  
وَقَالَ الزَّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَكُونُ مَخَانُهُ  
كَتَرْتُهُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُمْسِكُ مَالَهُ  
فَإِذَا انْقَطَعَ خَبْرُهُ قُسْتُتُهُ مَتْنُهُ  
الْمُفْقُودُ :

مفقود الغيب کا حکم اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے  
میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے  
اگر کوئی شخص گم ہو تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا  
چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبد  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کثیر صریحی (اصل مالک  
قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس  
کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ  
نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کنیز کی قیمت میں سے ایک ایک  
دودھ دہن دینے لگے۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ  
فلاح کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت  
لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس  
صدقہ سے احکار کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کنیز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب  
ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم نقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوگی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔  
زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جسکی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر  
اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الغیب کی طرح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى  
الْمُبَاحِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ  
عَنْ ضَالَّةِ الْعَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ  
أَوْ لِخَلِيفِكَ أَوْ لِلذُّبِّ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ  
فَقَضِبَ وَاحْتَرَتْ وَجَنَّتْ وَقَالَ مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے مباحث کے مولے  
یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سائل  
کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی یا اگر ایک  
تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا (یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر  
بھیرے کی ہوگی، اگر یہ انہیں جنگوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِدَاءُ وَالشَّعَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُعِيلٌ عَنِ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ: أُعْرِفُ وَكَأَنَّهَا وَعِيقًا مَهْمًا وَعَزِيزًا تَسْتَعِينُ بِأَنْ جَاءَ مَنْ يُعْرِفُهَا وَإِلَّا فَالْخَلِيلُهَا بِمَالِكٍ، قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَعْظَمُ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا أَفَعَلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا يَذْنِبُ مَوْلَى الْمُنْبَعَثِ فِي أَمْرِ الْمَلَائِكَةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ يَحْتَجِي يَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ زَيْدِ مَوْلَى الْمُنْبَعَثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَعَلْتُ لَهُ

گم شدہ اودن کے متعلق سوال کیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھڑیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، شکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھا تا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا، اور آنحضور سے لفظ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہوا) اور اس کے فوف کا (جس میں وہ رکھا ہوا) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچاتا ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملاو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ

بن عبد الرحمن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے جس نے ان سے پوچھا تھا کہ گندہ چیزوں کے بارے میں منبعث کے مولا زید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے منقول ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعث کے مولا زید کے واسطے سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (برلہ راست) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

**بَابُ ۴۸** اَلْظُّهَارُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ قَمَنْ لَمْ يَسْطِطِعْ قَلًا طَعَامَ مِثْلَيْنِ مِثْلَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظُّهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَزَحَ ظُّهَارُ الْجَبْرِ. قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا كَمِ الْعَبْدُ شَهْرَانِ. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ظُّهَارُ الْبُحْرِ وَالْعَبْدِ مِنَ الْعُرَةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ مِصْرَمَةُ إِنَّ ظَاهِرَ مِنَ أَمْتِهِ فَلَيْسَ شَيْئًا لَنَا الظُّهَارُ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْعَرَبِ بَيْتُهُ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَفْ لَنَا اللَّهُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَوْلُ الرَّؤُوفِ

۴۸۔ ظہار اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی "آیت" فمن لم يستطع فاطعام اثنين مثلين اور مجھے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا جس بن تر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، عکرم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے۔ "لما قالوا" قاعدہ عربیت کے مطابق دینا قالوا کے اور فی بعض ما قالوا کے منی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

نہ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم قسم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو ظہار، کھانا ہے۔ اگر

بِأَنَّكَ إِذَا شَاءَ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَتَذَلُّ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يَغْدُو  
بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى يَسَابِهِ وَقَالَ عَجَبٌ بَنُو  
عَالِبٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَى حُذِي التَّصَفُّ قَالَتْ أَمَّا عُرَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُشُوفِ فَقُلْتُ  
لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تَصْلِي فَأَمَّا تِ  
يُؤَيِّسُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّاتُ أَيِّهِ فَأَمَّا تِ وَمَا هُنَّ أَنْ نَعْمَ قَا  
أَنَّ أَوَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ  
يَتَعَدَّمُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَوَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو لِحَجَرِهِ . وَقَالَ  
أَبُو تَمَّازَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الصَّيْدِ لِلْمُعْهِرِ : أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَ  
أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهِ إِذَا أَشَارَ إِلَيْهَا ، قَالُوا لَا قَالَ  
فَعَلُوا .

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ  
آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا ، لیکن اس پر عذاب  
وے گا ، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا کہ فوہ  
عذاب الہی کا باعث ہے ( اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ  
میں جو میرا ایک صاحب پر تھا ) میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے  
لو ( اور آدھا چھوڑ دو ) ۔ اسما رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے ( میں  
بہ بھی اور ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے  
میں ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں ، اس  
لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ  
کیا ( کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے ) میں نے کہا ، کیا یہ کوئی  
نشانی ہے ؟ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں  
اور اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے

بڑھیں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی تحریر نہیں اور ابوقتادہ نے  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا  
یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا ؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں ، آنحضور نے فرمایا کہ پھر ( اس کا گوشت ) کھاؤ ۔

۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو عامر نے

عبد اللک بن عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی  
ان سے خالد نے ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ  
پر سوار ہو کر کیا ، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف  
اشارہ کر کے تکیہ کرتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، یا جوبرج و ما جوبرج کے سب میں اتنا سوراخ  
ہو گیا ہے ، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا ۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : طَافَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ  
حُلْمًا آتَى عَلَى التُّرْكِيِّ أَشَارًا إِلَيْهِ وَكَبَّرَ  
وَقَالَتْ نَرَيْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فُتِحَ مِنْ رَأْسِي يَا جُوبَرُ وَمَا جُوبَرُ مِثْلُ هَذَا ؟  
وَعَقَدَ تِسْعِينَ +

بقرہ گذشتہ تماشہ : کوئی شخص انہی بیوی سے ظہار کر لے تو اس وقت تک اس کی اپنی بیوی سے قربت یا دوا اسی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ  
اس کا کفارہ نہ دے لے ، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے ۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاحِدٌ شَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْطَاهُ وَقَالَ يَبْدُ وَوَضَعَ أَمَلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخَصْرَ فَلَمَّا كَرِهَ هَذَا وَقَالَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا إِلَهُوْثِي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْمًا حَاكَتْ عَلَيْهَا وَرَافَعَهَا فَاسْتَبَا فِيهَا أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي الْخَيْرِ مَقِيَّةٌ وَقَدْ أَصْبَحَتْ تَحْتَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قُلُونًا؛ لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ لَبَّحْتَ غَيْرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ فَقَالَ لَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ تَعْمُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۝

نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثِيكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمُسْرِقِ ۝

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَوْوِدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتْ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفصل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن علفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو گا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیان انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زبانی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؛ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن وثیک نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَنَيْتُمْ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا أَثَمَ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْهُمْ فَتَنَزَّلَ فَجَدَّ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ ثُمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَذَى مَا يَسِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: وَإِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَقْبَرَ الصَّائِمُ ۝

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اگر تم میرے لئے ستو گھول دوں (کیونکہ روزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے میں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اگر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے میں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اگر دو در ستو گھول لو آخر تیسری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اگر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بنی نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان، کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے ناز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گیا۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کافہ کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن برید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن بزمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنخیل اور سحی کی مثال دو افراد جیسا ہے جن پر لوہے کی دوز ہیں۔ سینے سے گردن تک میں، سحی جب بھی کوئی چیز خیر پر کرتا ہے تو روزہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹا دینا چلتی ہے لیکن بنخیل جب بھی خیر پر کا ادا کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیل نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءَ مِرْلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَعُودِهِ فَإِنَّمَا يَنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَدِّنُ لِيُجِيعَ قَائِمُكُمْ وَلَكِنَّ أَرْبَ يَقُولُ كَأَنَّهُ يَقْبِي الضُّبْحَ أَوْ الْفَجْرَ أَطَهَرَ يَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُمَا مِنَ الْأَخْرَى وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَرِيحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَغِيضِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا خُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ شِدْنِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَاكَ عَلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَجْعَلَ بَنَاتَهُ وَتَعْقُوا أُنْثَى وَأَمَّا الْبَغِيضُ فَلَا يَزِيدُ يَنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْهُ حُلُقَةُ مَوْضِعِهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْبَحُ وَيُسَبِّحُ بِأَضْبَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ ۝

بَابُ الْبَغْيِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آثَرًا وَأَجْهَرَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِذَا

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں پر ہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی نواہ کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں، ارشاد من الصادقین، تک۔ اگر گونگا

قَدْ قَدْ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَا بِكِتَابَةٍ اَوْ اَشَارَةٍ  
 "اَوْ بِاَيِّمَا مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُسْكِلِ لَانَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَبَّرَ  
 الْاِسَاءَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ  
 أَهْلِ الْحِجَابِ وَاهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى فَأَنشَأَتْ لِيْنِهٖ قَالُوْنَ كَيْفَ يَكْلَمُنَّ مَا  
 فِي الْغَيْثِ صَبِيحًا وَقَالَ الرَّسُوْلُ الْاَمْرُ  
 اِسَاءَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا عَدَّةَ وَلَا بَعَانَ  
 ثُمَّ تَرَعَمَ اَنْ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ اَوْ اِسْمَةٍ  
 اَوْ اَيِّمَا جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ الطَّلَاقُ وَالْقُدْفُ  
 فَرَأَى فَاِنْ قَالَ الْقُدْفُ لَا يَكُونُ اِلَّا  
 بِكِتَابٍ فَبَيَّنَ لَهُ عَدَّةَ اِلَيْكَ الطَّلَاقُ  
 يَجُوزُ اِلَّا بِكِتَابٍ اَوْ اِسْمٍ اَوْ اَيِّمَا  
 وَ الْقُدْفُ وَ عَدَّةَ اِلَيْكَ الْعِدَّةُ وَ عَدَّةَ اِلَيْكَ  
 الْاَصَمُّ يَلَامُنْ. وَقَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ اُتِيَ  
 اِذَا قَالَ اَنْتَ طَالِقٌ فَاسْتَأْذَنَ بِاصَابِعِهِ ثَمَانِيْنَ  
 مَرَّةً بِاَشَارَتَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْاَخْرَسُ  
 اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبِيْدِهِ تَزَمَّهُ وَقَالَ  
 حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ  
 بِرَاْسِهِ جَانًا

اگر طلاق اپنے ہاتھ سے کہے تو وہ پڑ جاتی ہے عداۃ نے کہا کہ گوئیے اور ہرے اگر اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَفٍ

يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ نَصَابِيْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَلنَّسَّ بْنَ  
 مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اَلَا اُنْفِرُكُمْ بِمَغْبِرٍ دُوْرٍ اَلنَّصَابِيْنَ قَالُوْا بَلَىٰ يَا  
 رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ  
 بَنُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو  
 سَاعِدَةَ ثُمَّ قُلَّةُ بَيْدٍ فَقَبَضَ اَمَّا بَعْدُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ  
 كَالزَّامِيْنَ بَيْدٍ ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ دُوْرٍ اِلْمَامُ

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت ہونے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل مسلم کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم علیہا السلام نے) ان کی (عینی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ تم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی گجولو میں پچھ ہے۔ اور ضحاک نے کہا کہ "الامر" بمعنی الاشارة ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور لعان نہیں ہو سکتی، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت، اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ تہمت صرف کلام ہی کے ذریعہ مافی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی کے ذریعہ مقبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور تہمت (اگر اشارہ سے ہو تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام لکھ کر لڑی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے کو گتے کے ساتھ بھی پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے، اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی۔ اہل یم نے کہا کہ گونگا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد المطلب (اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنو ساعدہ پھر آنحضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

تخیر

کیا اور اپنی مٹی ہند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی پیر کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانہ میں خیر ہے۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہیل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انکلی بیج کی انکلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیج کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہونا ہے، آپ کی مراد تیس دن کی مٹی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہونا ہے، آپ کا اشارہ انیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ انیس کی طرف۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں اور صبر میں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سیٹگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضرہ۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الغزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے سہیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انکلی اور بیج کی انکلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَرْسُومُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالشَّاعِدَةُ كَهَيْدٍ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَا تَيْنِ وَقَرْنِ بَيْنِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

۲۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهُرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُسَوْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْوَيْمَانِ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَالْمَلَاقُوبَ فِي الْقَدَاوَيْنِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَغَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَرْنِ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۱۸۱۔ جب اشہدوں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا

کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا۔

۲۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میان بیوی سے قسم کھلائی، اور پھر دونوں میں جھگڑائی کھڑی۔

۱۸۳۔ لعان کی ابتداء مرد کسے گا۔

۲۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن سنان نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دکر اپنے بری ہونے کی۔

۱۸۴۔ لعان۔ اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔

۲۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویم غلانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک

بَابُ ۱۸۱ إِذَا عَرَضَ يَسْفِي الْوَلَدَ

۲۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا أَكْوَأُهَا؟ قَالَ: خُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَّى ذَلِك؟ قَالَ: نَزَعَهُ عِزِّي، قَالَ: فَكَلَسَ ابْنُكَ هَذَا نَزَعَهُ

انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور اس پر فرمایا کہ یہ کہنے لگا، انہوں نے کہا کہ فیصلہ کیسے ہوگا، آنحضور نے فرمایا کہ اس طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے

بَابُ ۱۸۲ خِلَافِ الْمَلَأَيْنِ

۲۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَنَافَعَا فِي امْرَأَةٍ فَانْفِقْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَرَقَ بَيْنَهُمَا

بَابُ ۱۸۳ بَيِّنَةُ الرَّجُلِ بِاللَّعَانِ

۲۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

بَنُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةٍ قَدَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ؟ ثُمَّ فَشَهِدَتْ

بَابُ ۱۸۴ اللَّعَانُ وَمَنْ هَلَّى بَعْدَ اللَّعَانِ

۲۸۲ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَوْنِيَةَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَتْ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَمَا أَيْتَ



شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کریں گے۔ آخر اسے کیا کرنا پڑا یہ؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا، آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو پالنے فرمایا اور اظہارِ ناگواری کیا، عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر کیا۔ پھر جب گھر واپس آئے تو عویم رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ اور پوچھا، عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عویم تم نے میرے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویم رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کریں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وہی نازل ہوئی ہے، باوجود اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انھیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی دے دیں، ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۳۔ ہم سے بخیتی نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی نبی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيْقُنْهُ فَنَقَشُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَالَ عَاصِمٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَضٰى رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّسَآئِلَ وَعَاجَبَهَا حَتّٰى كَبُرَتْ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلَى اَهْلِيْهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَا ذَا قَالَ لَكَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ يُّعُوْمِرُ لَمْ تَأْتِيْ بِعِيْدٍ قَدْ كَرِهَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَ بِنِي حَتّٰى اَسْأَلَهُ عَنْهَا فَاَنْقَبِلْ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَاءَهُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَّسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيْقُنْهُ فَنَقَشُوْهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْلِكَ وَفِيْلِكَ فِي صَاحِبَيْكَ مَا ذَهَبَ فَاَتِيْهَا، قَالَ سَهْلٌ فَلَا عَسَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْزَعَا مِنْ تِلْكَ عَنْهُمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَّسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَخْتُمَا فَطَلَعْتُمَا تِلْكَ اَنْقَبِلْ اَنْ يَّامُرَكَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَصَحَابَتُ سُنَّةِ التَّمْلَاحِ عِنْدِيْ.

بَابُ ۱۸۵ اَلتَّلَاحُ فِي الْمَسْجِدِ

۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ السُّدِّيَّ فِيْهَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ سَأَلَ عَنِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَلنَّصَارَةِ جَاءَهُ اِلَى رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے  
 انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس  
 میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضرت نے  
 ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے  
 بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔  
 جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول  
 اللہ اگر اب بھی میں اس سے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا  
 کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے  
 بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں  
 حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابنہ  
 شہاب نے کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان ہی جھوٹی  
 کا طرح مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ  
 ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں  
 کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی  
 ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے  
 میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ اگر اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ  
 کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ  
 میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے  
 سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پستہ قدیم بچہ بنا ہے ورنہ

رَجُلًا أَيْقُنْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي  
 تَابِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَانِ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ  
 فِيْلَقَ وَفِي أَمْرَاتِيكَ: قَالَ قَتْلًا عَنَّا الْمُسْجِدَ وَلَقَا  
 شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَمَ قَالَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 إِنْ أَمْسَلْتُمَا فَلَطَمْتُهَا لَأَنَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَا مِنَ التَّلَامِ  
 فَنَارَمَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ  
 تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَانٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ  
 الشَّهَادَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يَفْرِقَ بَيْنَ الْمُتَلَانِ  
 وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لَوْحًا قَالَتْ  
 جَزَيْتُ الشَّهَادَةَ فِي مِيزَانِهَا أَمَّا تَرْتُهُ وَبِكَ مِنْهَا  
 مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِه  
 أَحْمَرٌ قَصِيئٌ كَانَتْ وَحَرًّا فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ  
 صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه أَسْوَدٌ  
 أَعْيَنَ قَا الْيَتَيْنِ فَلَا أَمْرَ أَهْلِهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَ  
 عَلَيْهَا جَاءَتْ بِه عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنَ  
 ذَاكَ ۝

دھکیل کے ساتھ ایک زہر ملا بانو، پستہ قدر عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں) تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے۔ اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت  
 لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی انھوں والا اور بڑے سرخوں والا بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ بنا جس  
 کا رنگ اس کے شوہر کا رنگ جیسا ہے۔  
**باب ۱۸۷۱ قول النبی صلی اللہ علیہ**  
**وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ رَاحِمًا بِغَيْرِ نَيْتَةٍ**  
**۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي**  
**اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ**  
**الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ**  
**اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَرَّ التَّلَامُ عَنْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ كَوْنًا لَمْ**

۱۸۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت  
 کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن غیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے  
 حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے  
 ان سے قاسم بن عمار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا۔ اور عامم رضی اللہ عنہ نے  
 اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں



۱۸۸۔ امام کا لہان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے یہاں کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لہان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، اب صحابی نے عرض کی کہ میرا مال واپس کر دیجئے (جو عمر میں دیا گیا تھا) آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں پکے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شہادت کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لہان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عدلان کے میاں بیوی کے درمیان بھائی کر لی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرنے کا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد اور ایوب کے واسطے محفوظ کی تھی۔ بیساکہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی تھی۔

۱۸۹۔ لہان کرنے والوں میں بھائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن مند نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان بھائی کرادی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی۔

۲۸۸۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب اہل ان کی بیوی کے درمیان

۱۸۸۔ قول الامام للمثلاثین ان اَخذَ كُفْرًا عَذَابٌ فَمَنْ مِنْكُمَا تَابَ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَثَلَاتِ فَقَالَ قَالَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَثَلَاتِ فَيَنْبَغِي حِسَابُهَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُ كُفْرًا عَذَابٌ لَا يَنْبَغِي لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي، قَالَ كَمَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهِيَ بِنْتٌ خَلَّتْ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا أَفَدَاكَ أَتَبَدَّلَكَ قَالَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عَمْرُو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عُمَرَ مَا جُلَّ لَكَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا مَتْبَعِيهِ وَتَرَقَّى سَفْيَانُ بَلَدًا اصْبَغِيهِ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى تَرَقَّى الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ أَحَدُ بَنِي الْأَجْلَانِ وَقَالَ - اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ عَذَابٌ فَمَنْ مِنْكُمَا تَابَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سَفْيَانُ حَفَظْتُهُ مِنْ عَمْرُو وَأَيُّوبُ كَمَا أَنْبَأْتُكُمْ.

۱۸۹۔ ابْنُ تَيْمُوتِ بْنِ الْمَثَلَاتِ عَيْنِي.

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ بْنِ الْمَثَلَاتِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَقَّى بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَدْ فَتَاهَا وَخَلَقَهُمَا

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

مِنْ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

دعویٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان  
جہاد کی کرا دی تھی۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ناخ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی  
کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے بوسے کا انکار کیا  
تو انھوں نے دونوں کے درمیان جہاد کی کرا دی اور لڑکا حور سے کو دیا۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اسے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰۔ ہم سے اسحاق بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال  
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن قاسم  
نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،  
آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس  
میں ہوا تو حاکم بن حری رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی کہ اگر میں اپنی بیوی  
کے ساتھ کسی کو ہاؤں تو وہیں قتل کر دوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک  
صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک  
غیر مرد کو پایا ہے۔ حاکم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس  
بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرات میں نے حضور اکرم کے سامنے  
کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضرت کے پاس گئے اور آنحضرت  
کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب  
زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ بچے ہوں  
نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندی، گٹھے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔  
اس کے بال بہت زیادہ گھٹکے والے تھے حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ  
معاملہ صاف کر دے، پھر انہوں نے اپنی بیوی سے جو بچہ جناہ اسی شخص سے  
مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے  
پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ جہاد ہے۔ جس  
کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنسکا کرتا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس صورت  
کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فاشی میں مبتلا تھی۔

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

یَا كَذِبٌ يَلْعَقُ التَّوَلَدَ بِالْمَلَا عَيْتِهِ  
۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَإِنْ شَفَعَى  
مِنْ وَلَدِهَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ التَّوَلَدَ  
بِالْمَلَا عَيْتِهِ

یَا كَذِبٌ يَلْعَقُ التَّوَلَدَ بِالْمَلَا عَيْتِهِ  
۲۹۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فَحَرَّ الْمَلَا عَيْتُ حِينَ  
تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ  
عَدِيٍّ فِي خَلِيفَتِهِ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ  
قَوْمِهِ فَقَدَّحَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا  
فَقَالَ عَاصِمُ مَا أَتَيْتُ جَدًّا إِلَّا لَأَقُولَ فَنَدَّ هَبْ يَهْ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ  
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُنْصَرِّفًا قَلِيلَ الْعِلْمِ سَيِّطَ الْمَشْعُورِ وَكَانَ الْكِنَافُ  
وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّيْهِمَا لِلْجَمِّ جَعْدًا أَقْطَعًا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ قَوْصَتَيْ شَيْئَانِ بِالرَّحِيلِ  
الَّذِي ذُكِرَ وَفِيهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَا عَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْخَلِيفَةِ حِينَ أَتَى  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَحِمْتُ أَحَدًا لَوَدِدْتُ بَيْنَهُمَا  
لَوْ رَحِبْتُ هُنَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَدْرِيكَ امْرَأَةٌ كَأَنَّهَا تَطْلَعُ السُّودَ

یَا كَذِبٌ يَلْعَقُ التَّوَلَدَ بِالْمَلَا عَيْتِهِ

بَعْدَ الْوَلَدِ نَزَّاجًا غَيْرَ قَلَمٍ مَسَّهَا

گزار کرد و دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱- ہم سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور انے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَتْ الْغَزَّيَّاتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَمَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذَبَةٍ فَقَالَ لَا حَقِّي تَذَوَّقِي عُسَيْلَتِي وَتَذَوَّقِي عُسَيْلَتِي

۲۹۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاہہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ توان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس رکھ کے (پلو جیسا ہے) انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر کا) مزاج نہ دیکھ لو اور یہ تمہارا مزاج نہ چکھ لیں (پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا)

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَتَّخِذْنَ مِنَ الْمَخِيضِ مِثْلَ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ قَالَ فَجَاهِدْ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا أَيَّ حَيْضٍ أَوْ لَا يَحِيضُ وَاللَّائِي كَعَذْرَتٍ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي وَلَمْ يَحِيضْ قَعْدَتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

۱۹۳- اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو مجاہد نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں بھی حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے ہے۔

بَابُ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۲۹۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ تَائِبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ نَزَّاجَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يَقَالُ لَهَا سَبِيعَةٌ كَانَتْ

۲۹۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام لائیں تھیں اور جن کا نام سبیعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ فِي غَيْرِهَا وَهِيَ حَبْلِي فَخَطَبَهَا أَبُو اسْتَبَلِيلَ  
بْنُ بَغْدَادٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْجِسَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا  
يُضِلُّهُمُ أَنْ تَنْجِسَ عَلَيْهِ حَبْلِي تَعَذَّرِي أَخِيذِ الْإِجْلِينَ  
فَمَحَكْتُ ثَوْبِيَا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْجِ عَنِّي

دن تک رک رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کرلو۔  
۲۹۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيمٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ  
يَزِيدَ ابْنِ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ  
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى  
أَبِي الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ  
أَفْتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي  
إِذَا انْفَضَّتْ أَنْ أَفْجَحَ

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ  
مَعْرَمَةَ أَنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَفِيَسَتْ بَعْدَ وَقَافٍ  
تَوُجَّهًا لِيَلِيَالٍ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْجِسَ فَاذْنَهَا فَكَفَحَتْ

باب ۱۹۵ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُطَلَّقَاتُ  
يَتَرَقَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ  
أَبُو رَاهِيْلٍ فَيَمْنُ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَفَحَاضَتْ  
عِنْدَ ثَلَاثٍ خِيَضٍ بَآئِثٍ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا  
تُحْسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ  
تُحْسَبُ وَهَذَا الْمَتَّبِعُ إِلَى شُعْبَانَ يَنْفِرُ  
كَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ لِمُفْرَأَتِ  
الْمَرْأَةِ إِذَا دَخَلْنَا حَيْضَهَا، وَإِقْرَأَتْ إِذَا دَخَلْنَا  
لَهَا حَيْضَهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ يَسْلُ قَطْرًا إِذَا لَمْ  
تَجْتَمِعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا

جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بلى قط"

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوسناہل بن بکک رضی اللہ  
عزہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے  
انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ نکاح، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے  
لمبی مدت نہ گزر لوگی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتا  
تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس

۲۹۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان  
سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انھیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے  
والد (عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) کے واسطے انھیں خبر دی کہ انہوں نے  
ابن الارقم کو لکھا کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے پاس  
پھر پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے خوشی دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان  
سے مسوہ بن مخزوم نے کہ سیدہ اسمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند  
دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انھیں اجازت دی  
اور انہوں نے نکاح کیا۔

۱۹۵۔ اور طلقہ عورتیں اپنے کو تین میطلووں (قرو) تک روکے  
رکھیں اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی  
عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس  
تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی  
شوہر سے جدا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھ جائے گی) اور دوسرے  
نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ  
اسی میں دوسرے نکاح کی مدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا  
کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ اقراءت المرأة،  
اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح۔

» اقراءت « اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو

بَابُ قَضَاءِ قَالِمَةِ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلُهُ  
وَأَتَى اللَّهَ رَبَّهُمْ لَا يَخْفَوُهُمْ مِنْ  
يُؤْتِيَهُمْ وَلَا يَخْفَوُهُمْ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمْ  
بِقَاضِيَةِ قَالِمَةِ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلُهُ  
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ  
لَا تَذَرُهُ لَعَلَّ اللَّهُ يُعَذِّبُ بَعْدَ ذَلِكَ  
أَمْراً أَسْكَنُوهُمْ مِنْ حَيْثُ سَكَنُوا مِنْ  
وَحْدِكُمْ وَلَا تَمُوتُوا وَهُمْ لِيَتَخَيَّبُوا  
عَلَيْهِمْ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتُ حِمْلٍ فَأَنْفِقُوا  
عَلَيْهِمْ حَتَّى يَضَعُوا حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ  
بَعْدَ عُسْرِ يُسْرًا۔

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کا  
ارشاد اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں انکے  
گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے  
کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی  
حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے  
اپنے اوپر ظلم کیا ہے جو نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی  
بات پیدا کر دے، ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق  
سہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے  
لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں  
ہوں تو انہیں شریعہ دیتے رہو ان کے حمل  
کے پیدا ہونے تک، اللہ تعالیٰ کے ارشاد  
”بعد عسر یسر“ تک۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَثَّقَنَا  
بْنِ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ هَاشِمُ بْنُ قَحْطَبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
عَنِ الْقَاسِمِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَكَمُ  
فَأَسْتَعْلَاهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَّا سَكَتُ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ آمِنُ الْمَدِينَةِ إِتَقَى الْمَلِكُ وَأَمَّا وَهَبُ  
إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سَلِيمَانَ أَدَّى  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ غَلْبَتِي، وَقَالَ الْقَاسِمُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا يَلْقَاكَ شَأْنٌ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ  
قَالَتْ لَا يَخْفَوُكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حِدَايَةَ قَالِمَةَ۔  
فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ يَلْقَاكَ شَيْءٌ فَخُذْ  
مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان  
بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے  
تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی کو  
طلاق دے دی تھی اور عبد الرحمن انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے  
لے آئے رعدت کے ایام گزرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب  
معلوم ہوا تو آپ نے مردان بن حکم کہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔  
کہلایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر جہاں سے طلاق ہوئی ہے  
پہنچا دو۔ یہاں کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مردان نے اسکا جواب یہ دیا کہ وہ لڑکی  
بن حکم نے میری بات نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مردان نے  
ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے  
(انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر رعدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا کیونکہ وہ تمہارے دین میں بن حکم نے اپنی پرکھا کہ اگر آپ کے نزدیک فاطمہ  
رضی اللہ عنہا انکے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رختواری کے درمیان کشیدگی کو جس سے بچا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بیوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے کیا



لِلْمُطَلَّغَةِ ۚ أَلَا تَسْمَعِي اللَّهَ يُعْزِي فِي قَوْلِهِ ۚ لَا مَكْرَهَ وَلَا  
نَفَقَةَ ۚ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

مُهَذَّبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ  
آبِيهِ قَالَ مَرَّ بِنِ الرَّبِيعِ لِعَاشَةِ ۚ أَلَمْ تَكُنِّي إِلَى  
فُلَانَةٍ يَنْتِ لِمَكْرَمٍ مَلَقَهَا تَمُجَّهَا الْبَيْتُ فَهَرَمَتْ  
فَقَالَتْ بِمَنْ مَا صَنَعْتَ ۚ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ قَالِمَةِ  
قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي وَجْهِ هَذَا الْخَبِيثِ  
وَمَا إِذْ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ مِنْ هَسَارٍ مِنْ آيِيهِ ۚ عَابَتْ عَاشَةَ  
أَقْبَدَ الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ قَالِمَةَ صَعَنْتُ فِي مَقَابِ  
وَحْشٍ وَنَيْفٍ عَلَى قَابِئِيهَا فَلِذَاكَ أَنَا حَصَصْتُ لَهَا الشَّيْءَ  
مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

عبارتوں کا ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی ایسی ہی کرتے تھے انہیں اجانت دیدی تھی (کہ وہاں سے متعلق جو عیاش اور ایسا بانی گھر سے عدت گزرتی)

بَابُ (۱۹۷) الْمُطَلَّغَةِ إِذَا أَحْشَى عَلَيْهَا فِي

مَنْعَةٍ تَمُجَّهَا أَنْ يُفْتَحَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْدُ

وَعَلَى أَهْلِهَا بِقَالِمَةٍ ۚ

۳۹۹ حَدَّثَنَا حَبَّابُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَالِمَةَ  
أَنكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى قَالِمَةِ ۚ

بَابُ (۱۹۸) قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهَا

أَنْ يَكُونَ مَا تَخَلَّقَ اللَّهُ فِي أَمْرٍ حَامٍ مِنْ

الْبَيْتِ وَالْحَبْلِ ۚ

۴۰۰ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ ابْنِ حَزْبٍ حَدَّثَنَا

ثَعْبَةُ عَنِ الْمَكْرَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۚ كَمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْشُرَ إِذَا صَوِّتَهُ عَلَى بَابِ  
بَيْتِهَا كَتَبَتْهُ فَقَالَ لَهَا ۚ غَضِبْتُ أَوْ خَلَقْتُ إِنَّكَ لَتَكُونُ  
أَفْضَلُ يَوْمَ النَّحْرِ ۚ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَاتِلِي إِذَا

کیا تم خدا سے نہیں ڈرتی ۚ آپ کا ارشاد ان کے اس کے قول کی طرف تھا (کہ  
مطلقہ بائنت کو) نفقہ و مکنت دینا ضروری ہے۔

۳۹۸۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن  
قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے کہا کہ آپ فلاں (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے انہیں  
طلاق بائنت دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے نہیں)  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا  
آپ نے فلاں رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کے لئے  
اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے  
واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے (عمرہ بنت حکم کے معاملہ پر) اپنی شدید ناکامی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فلاں بنت قیس رضی اللہ عنہا

عبارتوں کا ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی ایسی ہی کرتے تھے انہیں اجانت دیدی تھی (کہ وہاں سے متعلق جو عیاش اور ایسا بانی گھر سے عدت گزرتی)

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (مجرد وغیرہ یا خود شوہر)

کے اچانک اندر آہانے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی

کریں۔

۳۹۹۔ محمد سے جہان نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں

ابی جریج نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں عروہ نے کہ عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے قالمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا کہ مطلقہ بائنت کو  
نفقہ و مکنت نہیں ملے گی (انکار کیا)۔

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ

نے ان کے رموز میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۴۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے (حجۃ الوداع میں) کوپڑ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ  
عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنکھوں سے ان سے فرمایا  
»عقری! یا (فرمایا راوی کو شک تھا) »حلقی! معلوم ہوتا ہے کہ تم جہیں روک

دو، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر چلو!

باب ۱۹۹ (۱۹۹) وَبُؤَلَّتْ أَخْتِي بِرَوْحٍ فِي الْعِدَّةِ

وَكَيْفًا يَزَالُ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً

أَوْ ثَلَاثِينَ

۳۰۱ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَلَبِيُّ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْتُ مَقْعِدَ الْحَنَفَةَ

فَطَلَّقَهَا ثَلَاثِينَ

۳۰۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَقْعِدَ بْنَ

يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ تَخَفَّ رَجُلٌ طَلَّقَهَا ثَلَاثِينَ خَلَى عَنْهَا

خَلَى أَنْفَقَتْ عِدَّتَهَا ثُمَّ خَلَى عَنْهَا فَخَلَى مَقْعِدٌ مِنْ

ذَلِكَ أَنْفَقَ قَالَ خَلَى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْلُبُهَا

فَالْبَيْتَةُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَفْضَلُوهُنَّ إِلَى أَجْرٍ كَافِيَةٍ قَدْ عَاةَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَاثَرَكَ

الْحَمِيَّةَ وَاسْتَفَادَ لِمَرَأَتِهِ

۱۹۹۔ اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں

زیادہ غدار ہیں اور جب شوہر نے ایک بار طلاق دی ہو تو اپنی اس

بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ ہلہبی کی، انہیں عبد الوہاب نے خبر دی

سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے

اپنی بہن کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان

سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ایک صاحب

کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں

نے تنہائی میں عدت گزارنے کی مدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق

شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیج دیا

رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی خیریت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ عدت گزار رہی تھی تو

اسے اس پر قدرت تھی کہ وہ عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا

اور کبیرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے! پھر آپ ان کے اور اپنی بہن کے

درمیان میں مائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

کی، ان سے نافع نے اور ان سے بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں

نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حاملہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ

رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حاملہ نہ ہوں

اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک

ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہر میں اس سے پہلے کہ

ان سے بھرتی کریں طلاق میں پس یہ وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جائے

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ

امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً قَامَرَةً

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَرَاءَ جَعَلَهَا ثُمَّ

مَسَّحَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً

أَخْرَجَ ثُمَّ يَمْسُهَا حَتَّى تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ

أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يَجَاءَ بِهَا فَيَلْطَقَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُلْطَقَ لَهَا

النِّسَاءُ وَكَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ إِذَا سَبَلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ

لِحَدِيثِهِمْ إِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَلَمْتُ

عَلَيْكَ حَقِّي مَنْحَكَمَ تَرَوْجَا غَيْرَهُ وَرَأَدَ فِيهِ عَيْنًا  
عَبِ الثَّيْبِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قَالَ بَنُو عُمَرَ لَوْ طَلَعَتْ مَرْءَةٌ  
مَرْتَيْنِ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَلَى الْمُدِّ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرْفُوعًا  
بِخُذَاهُ  
کیا کہ مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو  
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس  
کا حکم دیا تھا۔

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے عین طلاقیں دے دیں  
میں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا  
دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (الواجبہم) میں  
حدیث میں بیٹ کے واسطے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان  
کیا کہ) مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو  
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس  
کا حکم دیا تھا۔

۲۰۰۔ حائضہ سے رجعت +

۳۴۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے  
یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ  
حائضہ تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے  
رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر  
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ  
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ مَنْ أَجْعَلَهَا الْخَائِفُ  
۳۴۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ جَبْرِ سَأَلْتُ بَنِي عُمَرَ فَقَالَ لَطَقَ ابْنُ  
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ الثَّيْبِيُّ عَلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَطْلُقُ  
مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَفَعَلْتُ بِتِلْكَ التَّلَاطُفَةِ قَالَ أَمَأَيْتُ  
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ  
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حماقت اور بے بسی کا مظاہرہ  
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ ۲۰۱ تَعْدُّ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا وَجْهًا  
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْطِيُّ لَا أَرَى  
أَنْ تَقْرُبَ الْغَيْبَةُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا الْيَتِيْلَةَ  
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي مُحَمَّدٍ بَنِي عُمَرَ وَبَنِي  
حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ أَدْرِ  
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمْبَرَتْهُ هَذِيحُ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ  
قَالَتْ نَائِبٌ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ نَافِعِ بْنِ الثَّيْبِ عَلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سُلَيْمَانَ بْنِ  
حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرٌ خُلِقَ  
أَوْ غَيْرُهُ قَدْ هَمَّ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَتْ بِطَيْبٍ

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ  
منائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم عمر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو  
میں اسکے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر  
بھی عدت واجب ہے۔

۳۰۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں  
حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن  
عیین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت  
گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی  
اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں مخلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش  
تھی پھر وہ خوشبو ایک کیز نے آپ کو لگا دی اور ام المومنین نے خود اپنے

رسالوں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ مہر یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے سہار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (اپنے فرمایا) ہر مرتبہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرتؐ فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تہیں سال بھرنے تک میٹھی پھینکتی پڑتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ زنا جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں

تَمَّ قَالَتْ، وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلِيبَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ تَوَضُّعٌ بِأَلْفٍ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَيِّتٍ قُوًى ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَكْتُ عَلَى نَرْيَبٍ ابْنَةِ جَعْفَرٍ حِينَ تُوُفِّيَتْ حَوْضًا قَدِ عَثَ بِطَيِّبٍ فَمَشَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ، أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلِيبَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ تَوَضُّعٌ بِأَلْفٍ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَ عَلَى مَيِّتٍ قُوًى ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى نَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرَيْتَ قَدْ حَلَكْتُ أَمْ سَمِعْتُ أَمْ سَلَّمْتُ تَقُولُ، جَاءَتْ أَمْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَتْ عَنْهَا نَرْوِجُهَا وَقَدْ اسْتَحَنَّتْ عَيْتُهَا فَتَضَعُ حَلِيبَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْثَ لِيْنٍ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرِيحِي بِالْبَعْدِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِرَزِينٍ لَرَيْتَ؟ وَكَانَتْ فِي الْبَعْدِ عَلَى رَأْسِ الْعَوْلِ قُلْتُ تَرَيْتَ؟ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَتْ عَنْهَا نَرْوِجُهَا تَخْلَفُ حِفْشًا وَلَيْسَتْ تَمْرِيَّتَا يَهَا وَلَمْ تَمَسَّ حَيْثَا خَلَّتْ تَمْرِيَّتَا سَنَةً ثُمَّ تُوُفِّيَتْ ابْنَةُ جَعْفَرٍ أَوْ شَابَةٌ أَوْ هَاتِرٌ فَتَقْتَضِي بِهِ فَعُلْمًا تَقْتَضِي شَيْئًا إِلَّا مَا تَمَّ تَصْرِفٌ فَتَقْتَضِي بَعْدَ قَدَرِي ثُمَّ تَرَابَعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ غَيْرِهِ، سُئِلَ مَا لَكَ مَا تَقْتَضِي بِهِ؟ قَالَ تَمَسَّ بِهِ جِلْدُهَا

داخل ہو جاتی۔ سب سے

برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مرتد نہ جائے اس کے بعد وہ نکال جاتی اور اسے میٹھی دی جاتی اب سے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے

پوچھا گیا کہ تقض یہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوئی تھی۔

۳۴۲ - عدت میں سرمہ کا استعمال

باب ۳۴۲ اَلْجِلْدُ لِلْعَادَةِ

۳۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تَوَفَّى نَزَّجَهَا فَخَسُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَا امْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَوَفَّى فِي الْكُلِّ قَمَالًا لَا تَصْحَلُ قَدْ عَالَتْ أَحَدًا كُنْ تَمُكِّثُ فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلُ قَمَرٍ كَلْبٍ رَمَتْ بِمَعْدِنَةٍ فَلَا حَقَّ تَمُغِي أَمْ بَعَثَ امْرَأَةً عَشْرَةَ مِائَتٍ زَيْنَبُ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى نَزَّجَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ عَشْرًا

مورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہ لے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مَحْمَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أُمِّ حَبِيبَةَ نَحِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ إِثْمٍ بِزَوْجٍ

بَابُ الْقِسْلِ لِلْعَادَةِ عِنْدَ الطَّهْرِ

۳۰۸ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عِلْيَةَ قَالَتْ كُنَّا نَهْمُ أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِثْمٍ عَلَى نَزَّجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ عَشْرًا وَنَحْتَحِلُ وَنَحْتَلِّبُ وَنَحْتَلِّسُ ثَوْبًا مُطْبُوعًا إِلَّا نَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ مَرَّخِمُ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا الْفَسَلْتُ إِحْدَاثًا مِنْ مَحِيضَتِي نَبْدُ قَيْنَ كَحَسْبِ أَطْفَارٍ وَحَمَّا نَهْمُ عَوَاثِبَ الْجَنَائِزِ

۳۰۶ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن تافع نے، ان سے زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے، اپنی والدہ کے واسطے سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سسر لگانے کی اجازت مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سر (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ حیضت میں) تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گزرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت سے باہر آتی) پس سر نہ لگاؤ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ اور میں نے زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاگز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہ لے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۰۷ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ لیں۔

۳۰۸ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔

۳۰۸ عجم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن کی مدت تھی اس عرصہ میں ہم نہ سر نہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے تھے اور نہ رنگ لکڑا پینتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے (خفا جس کا دھکا) بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عدد استعمال کر سکتی تھی اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی اجازت تھی

## باب ثانی فی النکاح و فی باب النکاح

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقُضَيْبُ بْنُ مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِزَوْجٍ أَنْ يُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ بِالْآخِرِ أَنْ يُجِدَ نَوَاقِثَ ثَلَاثٍ: أَلَّا عَلَى تَرْوِجٍ فَإِنَّهَا لَا تَحْصِلُ وَلَا تَلْبِسُ ثَوْبًا مَقْبُوعًا وَلَا تَوْبَ غَضَبٍ. وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ أَوْ عَطِيَّةُ نَحْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا أَذَى طَهْرَهَا إِذَا أَهْوَتْ يُبْدِئُ مِنْ فَهْمٍ وَ الْأَعْيَانِ +

وقت جب جس سے پاک ہو تو توہم (ساحر) (قطر) اور (تمام) اطہار کی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ ابو عبد اللہ (مواہف) کہتے ہیں کہ "قسط" اور "کست" ایک ہی چیز ہیں، ایسے

باب ۳۰۹۔ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ

أَنزِلُوا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ تَحِيَّاتُ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رُوَيْدُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ أَنزِلُوا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ تَحِيَّاتُ

كَأَنَّ هَذِهِ الْوَعْدُ تَفْتَدِي عِنْدَ أَهْلِ تَرْوِجٍ جَاهًا لِحَا

فَأَنزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْكُمْ ذِي ذُرِّيَةٍ أَنزِلُوا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ تَحِيَّاتُ

أَنزِلُوا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ تَحِيَّاتُ

إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ تَلَاحُظَ عَلَيْكُمْ فِيمَا قَعَلْتُمْ فِي

أَنْفُسِهِمْ مِنْ مَعْرِفٍ، قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا ثَمَنًا مِائَةَ سَبْعَةِ

سَبْعَةِ أَشْهُرٍ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَمِائَةً لَنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ

فِي وَصِيَّتِهَا وَأَنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِذَا إِخْرَاجُ كَرَأَى

خَرَجَ فَلَا جَبَاحَ عَلَيْكَ فَاوْجِهَةً كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ

مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَخَتْ هَذِهِ الْوَاوُ الَّتِي عَدَّتْهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عِذَا إِخْرَاجُ وَ قَالَ عَطَاءٌ إِنَّ شَاءَتْ أَعْنَاءُ عِنْدَ أَهْلِهَا وَ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَأَنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ يَقُولُ اللَّهُ فَلَا جَبَاحَ عَلَيْكَ فِيمَا تَعْلَمُ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمَوَدَّاتُ فَلَمَّا أَسْلَمَتْ نَفَخَتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكَنَ لَهَا

۳۰۹۔ عورت زمانہ عدت میں ایسے کپڑے پہن سکتی ہے جس کا کاٹا بننے سے پہلے کا رنگا ہوا ہو۔

۳۰۹۔ ہم سے فضل بن وکیع نے حدیث بیان کی ان سے عبد السلام بن حرب

نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام انے حصص نے اور ابی سے ام عطیہ رضی

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت اللہ اور

آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ

کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے وہ اس کے لئے مرہ نہ لگائے، رنگا

ہوا کپڑا نہ پہنے، سوا اس کپڑے کے جو بننے سے پہلے ہی رنگا گیا ہو۔ اور محمد

بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی، انے

حصص نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا کہ خوشبو کا استعمال نہ کرے سوا طہر کے

۳۰۹۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں اللہ

تعالیٰ کا ارشاد: مَا تَعْمَلُونَ خَيْرًا

۳۱۰۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن بکر

نے خبر دی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابی نصح نے اور ان

سے مجاہد نے "اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، مگر متعلق

فرمایا کہ یہ عدت، جو شوہر کے گھر والوں کے پاس گذاری جاتی ہے، پہلے واجب

تھی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے

وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق

میں نفع اٹھانے کی وصیت کر جانے کی کہ وہ ایک سال تک (گھر سے) نہ نکالی

جائیں، لیکن اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں اس باب میں جسے وہ

(بیویاں) اپنے باب میں شرافت کے ساتھ کریں مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برہ

کے لئے سات مہینے میں دن سال ہمیں سے وصیت قرار دی ہے اگر وہ چاہے تو شوہر

کی وصیت کے مطابق دیں ٹھہری رہے اور اگر چاہے پورا مہینے میں دن اپنا رکھے وہ ان

سے چلی جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "انھیں محالاً نزعائے البتہ اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی

گناہ نہیں" کا بھی مفاد ہے پس عدت تو جیسا کہ پہلی تھی اب بھی اس پر واجب ہے بن ابی

نصح نے اسے مجاہد کے واسطے سے بیان کیا اور طہ نے بیان کیا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ

اس پہلی آیت نے میرے اس کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے اب وہ

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”انہیں نکال دینا جائے“ (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”پس تم پر اس کا کوئی فیہ نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے“ عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میسرات کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْرٍ مَخْذُومٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ تَافِعٍ عَنْ تَمِيمَةَ ابْنَتِ أَقْرِ سَلَمَةَ عَنْ أَقْرِ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيمٌ أَبِيهَا وَهِيَ بِطَيْبٍ فَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ: مَا لِي يَا طَيْبُ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا عَلِيٌّ مَعِيَ مَعِيَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّمَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْأَخِيرِ تَحِيَّ عَلَى مَيِّتٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى تَرْوِجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ عَشْرًا.

باب (۲) مَهْرُ الْبَغْيِ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مَحْرَمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَ  
لَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا  
صَدَّقْهَا

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ تَرَفُّقًا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوانِ الْحَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغْيِ

۳۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْجِلَّ الرَّبَّاءَ وَكَوْهَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت اسم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور اسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگا با پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۱۲۔ زنا کی گائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی فاسد عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی گائی اور زانیہ عورت کی زنا کی گائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گردانے والی، سو دکھانے والی اور سود کھلانے والی پر لعنت بھیجی، اور انھیں

وَكُتِبَ الْبَيْعُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کماٹی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْدَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُ الشَّيْءِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتِبَ إِلَّا مَلُوه

بِأَدَبٍ أَلَمْ تَرَ لِمَ خُولِيَ عَلَيْهَا وَ

كَيْفَ الدُّخُولِ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ

وَالنِّسَاءِ

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

قُتِبَ لِي بِنْتِ عُمَرَ جُلُودًا قَدْفَ امْرَأَتَهُ قَالَتْ فَرَّقَ

بَيْنِي وَاللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي

أَبِي جَلْدٍ. وَقَالَ اللَّهُ يَغْلِبُ أَقْ أَمَدًا كَمَا كَذِبَ

فَهَمَّ مِنْكُمْ تَأْتِيكَ فَأَيُّهَا قَالَ: اللَّهُ يَغْلِبُ أَنْ

أَخَذَ كَمَا كَذِبَ فَهَلْ مِنْكُمْ تَأْتِيكَ فَأَيُّهَا

فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ: أَيُّوبُ قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ وَثِيلٍ

فِي الْحَدِيثِ شَيْئٌ لَا أَرَاكَ تَحْتَوِشُهُ قَالَ قَالَ التَّحْوِيلُ

مَالِي، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ تَحَلَّتْ

بِهِمَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

بِأَدَبٍ أَلَمْ تَرَ لِمَ خُولِيَ عَلَيْهَا وَ

كَيْفَ الدُّخُولِ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ

وَالنِّسَاءِ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ

اللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ بِصِيْرَةٍ وَقَوْلِهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ

مَنَاسِكٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ

يُسَبِّحُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

وَكُلُّكُمْ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْمَلَائِكَةِ مُتَّعَةً حِينَ طَلَقَهَا نَجْعَهَا

۳۱۶۔ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو خلوت کی کیا

صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھوٹے سے پہلے ہی طلاق

دے دی ہو؟

۳۱۷۔ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل نے

خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جس نے

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی

پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عثمان

کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کلم

میں سے ایک جھوٹ ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا

پس آنحضور نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن عبد

نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے جس نے ہمیں اسے بیان کرتے

نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تممت لگانے والے شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر)

دلو اور بیچے (آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر

تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو

پھر وہ تم سے بعید تر ہے۔

۳۱۸۔ اس عورت کا مہر جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے

اس ارشاد کی روشنی میں کہ تم پر کوئی نئی چیز نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں

تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے

دو۔ ارشاد: بما تَعْمَلُونَ بِصِيْرَةٍ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور

طلاق کے حق میں بھی نفع پہنچانا دستور کے مطابق مقرر ہے۔

(یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے۔

کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو اور لحان کے

موقع پر جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم



صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کائن سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میں ایوی سے فرمایا کہ تمہارا سب اللہ کے یہاں ہو گا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شہ گاہ اپنے لئے سلال کی تھی۔ اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بیش اللہ الرحمن الرحیم،

۳۱۷۔ فقہ کے مسائل گھروالوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجیے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو سچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ عفو سے مراد فضل ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَايِينِ : حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَأَوْثَقُ لِسَبِيلِ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي : قَالَ إِنْ كَانَ مَالُكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَكْتَ مِنْ قَرْنِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعَدُ وَأَبَعَدُ لَكَ مِنْهَا .

بَابُ كِتَابِ التَّفَقُّهِ فُضِّلَ التَّفَقُّهُ عَلَى الْإِخْلَافِ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْغَفْوُ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْخَمْنُ الْغَفْوُ الْفَضْلُ .

۳۱۷ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ تَفَقُّهُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُ بِهَا كَانَتْ لَهُ مَدَقَّةٌ .

اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آدمی کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)

۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الدُّنَاوِيِّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ إِذَا مَرَّ أَتَفَقَّ عَلَيْكَ .

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے۔ مک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچ کرتا تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۳۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تنہائی کی کر دوں (فرمایا اتہائی کی کر دوں) اور تنہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگ دست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں، اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس نفع پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ سے نکالو گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے، ۲۱۰۔ بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْمِلَّةِ وَالْمُسْلِمِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُنِي وَإِنَّمَا مَرِضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَا لِي أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ ه، قُلْتُ قَالَ لَطُفٌ قَالَ ه. قُلْتُ قَالَ لَطُفٌ وَأَلْتَمَسْتُ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ غَيْرِي مَنْ أَنْ تَدَعَ عَنْهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُمْ فِي أَيْدِيهِمْ وَدَمَهُمَا أَنْفَقَتْ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى تُنْفِقَ التَّعْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي إِمْرَاتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيَضْرِبَكَ الْغَمُورُ

باب وجوب النفقة على الأهل

والعيال

۳۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ الصَّدَقَةُ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ وَابْتَدَأَ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَسْرِ السُّقْطَى وَابْتَدَأَ يَمْنُ تَقُولُ تَقُولُ الْمَدَارَةُ أَمَا أَنْ تُلْعِمُنِي وَأَمَّا أَنْ تُلْمِئَنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أُلْعِمْنِي وَأَسْتَعْمِلُنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أُلْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مِيفَتْ هَذَا

۳۲۱۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ماتھے (دینے والے کا نیچے کے) لینے والے کے) ماتھے سے بہتر ہے، اور (خرچ کی کم) ابتداء ان سے کرو جو تمہاری زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

شاگردوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا یہ آخری ٹکڑہ بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲۲۔ ہم سے سعد بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے ہدف میں ہیں۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مِنْ كَيْسِ ابْنِ هُرَيْرَةَ ۝

۳۲۲۲ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَافَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ ۝

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ نِسْءِهِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْيَتَامَى ۝

۳۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرُ قَالَ لِي الشُّوْعَرِيُّ هَذَا سَمِعْتُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ ۝ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْمُرْ فِي قَوْمٍ وَكَانَتْ حَدِيثًا عَنْ شِهَابِ بْنِ شِهَابٍ الْأَوْفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمِينُهُ تَحْمِلُ بَنِي الْكُفَرِ وَكَانَ يَحْبَسُ كَهْلَهُ قَوْتِ سَنَتِهِمْ ۝

۳۲۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بنی اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتیغیر کے بارگاہی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۲۴۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن عثمان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن بکر بن مسلم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور اس سے یہ حدیث پوچھی، مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے صاحب یر فاہن کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم! آپ سے ملنے کی

۳۲۲۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنِ الْوَثَّانِ وَكَانَ مَعَهُ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَكَانَ لِي ذِكْرُ أَقْوَمِ حَدِيثِهِمْ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ : أَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ إِذْ أُلْغِيَ حَاجِبُهُ يَرُدُّ أَتْعَلًا، هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالتَّوْبِيِّ وَسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ لَوْ كُنَ قَالَ كَعَمْرٍ

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ، چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیابان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میرا غنہ خوری ویر بعد پھر عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء و وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِمْ تَأْقِيزُ اسلِحْ یہ (چار خمس) خاص حضور اکرم کے لئے تھے، واما آنحضور نے تمہیں نظر انداز کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور نے پہلے ہم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح اور ان کی رفاه کے لئے) خرچ کر دیئے۔ آنحضور نے اپنی زندگی بھر اسی کے مطابق

مَا وَنَ لَهُمْ، قَالَ قَدْ خَلَوُا وَسَلَّمُوا أَتَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَنْزُقًا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عِلَى وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَمًا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضَ بَيْنَهُمَا وَآرِخَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأَخِيرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشِدُّوا أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَوَرَّثَ مَا تَرَكَتَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ تَمَّالَ ذَلِكَ؟ فَأَجَبَ عُمَرُ عَلَى عِلَى وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: قَاتِي أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمِيرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَحْقِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُغْلِبْ أَحَدًا عُمَرُ قَالَ اللَّهُ: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ بَيَّنَّ نَكَاتُ هَذِهِ حَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَ هَذَا حُوكُمَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْلَمَا كُمُوهَا وَبَيَّنَّ فِيكُمْ حَقِّي مِنْهَا هَذَا الْمَالِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِي اللَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا أَلْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَهُ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ بَعْدَ عِلَى وَعَبَّاسٍ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَرَّثَ فِي اللَّهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَا فِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ  
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جَائِعُونَ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ  
تَزْعَمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَا وَكَذَبَا  
اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاءً مَا أَشَدُّ  
ثَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا  
فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سِتْنَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
ثُمَّ جِئْتُمَنِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرٌ  
كُلُّمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي نَصِيْبَكَ مِنْ  
ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا هَذَا أَبْسَأَلُنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِي  
مَنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ تَسْتَمَادَ فَعُتُّهُ إِلَيْكُمْ  
عَلَى أَنْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ لَتَعْمَلَانِ  
فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ  
فِيهَا مُنْذُ ذَلِكُنَّهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا  
إِذْ فَعَلْنَا الْكِتَابَ إِلَيْكَ تَسْتَفْتُهُمَا إِلَيْكُمْ  
بِذَلِكَ أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْهِمَا  
بِذَلِكَ إِلَيْكَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ نَعَمْ قَالَ تَمَّ قَبْلَ  
عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ كَمَا أَمْسَدُ كَمَا بَايَسَا  
هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْكُمْ بِذَلِكَ إِلَيْكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ  
أَقْتُلْتُمَا سَائِلِي قَضَاءً غَيْرَ ذِيكَ؟ قَالَا لَا  
يَا ذِي نَبِيٍّ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا  
قَضَاءً غَيْرَ ذِيكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، كَانَ  
عَبَّاسٌ كَمَا عَنْهَا قَدْ دَفَعَهَا فَإِنَّا أَكْفَيْنَاكُمْ مَا هَا

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے  
کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا  
میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی  
کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور  
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین  
ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے  
عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر  
آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے  
ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جاننا ہے کہ ابوبکر رضی  
اللہ عنہ اس میں غلط، غلط و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق  
کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی  
وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس  
جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے  
پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباسؓ)  
رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)  
کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے  
اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں  
نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد  
دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی یشاق ہو  
گئی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب  
میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط  
منظور نہ ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں اپنا لوگوں نے کہا  
کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس  
شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے  
وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔  
بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائداد  
اس شرط کے ساتھ کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کر لوں گا۔

**باب ۲۱۲** وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ

يَرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

لِمَنْ أَمَرَأَتْ أَنْ يُسَيِّمَ الرِّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ

بِمَا تَعْمَلُونَ بَحْبُرٍ وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ

ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ فَإِنْ تَعَاسَرْتُم مَسْرُوعَةً

لَهُ أَخْزَى لِيُفْنِقُ حَوْسَةً مِنْ سَعْتِهِ وَمَنْ

قَدِرَ عَلَيْهِ بِرَأْفَةٍ إِلَى قَوْلِهِ يَفْنَى عَنْ

يُسْرًا وَقَالَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الرَّهْرِ يَنْهَى اللَّهُ

أَنْ تُضَارَّ وَالِدَتُهَا بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ

تَقُولَ الْوَالِدَةُ كَأَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ

أَمْسَلُ لَهُ غَدَاءً وَاشْفَقَ عَلَيْهِ وَأَمْسَلُ

بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ

يُفْلِحَ مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

لَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يَضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ

فِيمَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ صَرًّا أَلْهَا إِلَى غَيْرِهَا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ حَبِيبِ

نَفْسِ الْوَالِدِ الْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَأَتْ إِضْطَرًّا

عَنْ تَرَضٍ مِنْهُمَا وَتَشَارٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا ذَلِكَ عَنْ تَرَضٍ مِنْهُمَا

وَتَشَارٍ. فِصَالُهُ: فِطَامَتُهُ.

پلانے سے ماں کو رک دیا جائے اور کسی اور کو بچہ دے دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد

اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور

مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ: بمعنی خطامہ،

**باب ۲۱۳** نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَالَبَتْ عَنْهَا

رَأْسُهَا وَنَفَقَةُ الْوَالِدِ

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَ تَابِعَهُ اللَّهُ

أَخْبَرَ تَابِعَهُ يَوْمَئِذٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ماں اپنے بچوں کو

دودھ پلائیں پورے دو سال (یہ مدت) اس کے لئے ہے

جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہے۔ ارشاد: یا تَعْلُونَ بِصَبْرٍ تَمَكَّ

اور ارشاد فرمایا: اور اس کا محل اور دودھ بڑھائی تین مہینوں

میں ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا: اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو

رضاعت کوئی دوسری کرے گی۔ وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت

کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے

اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے

ارشاد: بعد عمر بڑا تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطے سے

بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے

بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے

کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ

اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ چڑھتی ہوتی

ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابل میں اس کے ساتھ زیادہ

لطف و نرمی کر سکتی ہے اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ

وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب

کہ بچہ کا والد اسے (نان و نفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے

وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے

اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ

سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے

پلانے سے ماں کو رک دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد

اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور

مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ: بمعنی خطامہ،

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ

اور اس کے بچہ کا خرچ۔

ہم سے ابن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ

نے خبر دی۔ انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت نخیل میں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ؟ اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۳۲- ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے حمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو اسے بھی آوصا ثواب ملتا ہے۔

۲۱۲- عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۳۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیث نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے، انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم

(رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تیس مرتبہ سبحان اللہ، تیس مرتبہ الحمد للہ اور پچیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

۲۱۵- عورت کے لئے خادم۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ تَرَحُّبٌ وَسَيِّئٌ فَهَلْ عَلَى خَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الدُّخَانِ لَهْ عِيَالَنَا قَالَتْ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَجَحَهَا عَنْ غَيْرِ أَهْلِ بَيْتِهَا يَصِفُ أَجْرُهَا

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ نَجَحَهَا

۳۳۳ حَدَّثَنَا سُدَّةٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكَّوْا إِلَيْهِ مَا فَتَنِي فِي بَيْدِهِمَا مِنَ الرُّمَى وَبَلَعَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ لَا تَرَفِيقًا فَلَمْ تُصَادَوْهُ فَكَرَرْتُ ذُلَّاقَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتُهَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَجَاءَتْ وَأَقْدَمَتْ أَخَذْتُهَا مَصْرًا جَعَلًا قَدْ هَبْنَاهُ تَقَوُّمُ فَقَالَ إِنَّا مَعَانِكُمَا فَجَاءَ تَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَشْيٌ فَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَذْلَكُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَحَدُكُمَا مَضَى جَعَلَكُمْ أَوْ آوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَعَمْرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ عَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مَجَاهِدًا  
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ حَاوِمًا  
فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ  
تَسْتَعِينُ اللَّهَ عَنْهُ مَنَامًا ۖ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
وَتُحَمِّدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ  
اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: شَفِيئَانِ أَحَدَهُنَّ  
أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَزْكُهَا بَعْدَهُ قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ  
صَفِيئَيْنِ تَكَانَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِيئَيْنِ ۖ

بَابُ ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ ۖ

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
عَبْدِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ  
فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا أَمِعَ  
أَلَا وَانْخَرَجَ ۖ

بَابُ ۲۱۷ إِذَا يَنْفَقَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ

أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَكَذَلِكَ

بِالْمَعْرُوفِ ۖ

۳۳۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدُ  
بِنْتُ عُثْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَأْسُفِيَانِ  
رَجُلٌ شَعْبِيٌّ وَلَيْسَ بِطُغْيَانِي مَا لَغَيْبِي وَكَذَلِكَ  
إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي  
مَا يَكْفِيكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

۳۲۸ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ قاطمہ علیہا السلام آتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں اور آپ سے ایک خادمہ مانگا تھا۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تین سو مرتبہ سبحان اللہ، تیس سو مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کہ وہ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس سو مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سننے تو باہر چلے جاتے تھے۔

۲۱۷۔ اگر مرد خرچ نہ کرے تو عورت اس کے علم میں لائے

بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق

اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد رعوہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابو سفیان (ان کے شوهر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضور نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو





اور وہ تمہارے ساتھ کھیتی تھی اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضور سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میرے والد (شہید ہو گئے) اور انہوں نے کئی بولیاں بھڑی ہیں اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا؟ آنحضور نے ”نیر“ فرمایا۔

### باب ۳۲۱ نفقۃ المعسر علی اہلہ

۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجُلٌ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي سَمَاصٍ قَالَ فَأَتَيْتُ قَبِيضَةَ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصَمْتُ فَهَمَزٌ مُتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَلْعِمُ سِتْنِينَ وَمُسْكِينًا قَالَ لَا أَحِدٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِزِّي فِيهِ ثُمَّ فَقَالَ آيِنَ السَّائِلَ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَخَوْنِ مَنَابِيَا رَسُولُ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا يَبِينُ لَا بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخَوْنِ مَنَابِيَا فَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ قَالَ قَاتِلُوا إِذَا هُمْ

۲۲۱۔ تنگ دست کا اپنے بال بچوں پر خرچ۔  
۳۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمان نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہہ کہ میں تو ہلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستر کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو بھیجئے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکہ لایا گیا۔ جس میں بھجویں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس دولت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھر لیے علاقوں کے درمیان کوئی گھڑ نہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور نے اور آپ کے مبارک وانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

### باب ۳۲۲ و علی الزواجر من مثل ذالک

وَعَلَى الزَّوْجَرِ أَنْ يَمْنَعَهُ شَيْئًا وَصَرَّحَ اللَّهُ مُبَلَّغًا ثَلَاثِينَ أَحَدَهُمَا أَبْكَمَ إِلَى قَوْلِهِ

### صراط مستقیم

۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

وَهَبُ بْنُ أَفْبَرَةَ هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ

۲۲۲۔ آیت و علی الزواجر من مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو، ارشاد: ”صراط مستقیم تک“

۳۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے بخروئی انھیں ان کے والد نے، انھیں

أَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي مِنَ أَخْبَرٍ فِي بَيْتِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكٍ تَبْرَهُمْ هَكَذَا هَكَذَا أَلَمْ أَهْمُ نَبِيًّا قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ

۳۳۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَى أَبَا سَفْيَانَ رَجُلًا شَجِيحًا قَهْلًا عَلَى جَمَاعَةٍ أَنْ أُمَّهُ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِي قَالَ حُذِيَ بِالْمَقْفُوفِ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا قَالِي

۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْفِنُ بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الَّذِينَ قَبِلَ هَلْ تَرَكَ لَدَيْهِ فُضْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَقَاءَ صَلَّى وَلَا قَالَ الْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِهِمْ فَلَمَّا قُبِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوَى قَالَ أَنَا أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكَ وَيُنَاقِلُ قَضَائُكَ وَمَنْ تَرَكَ مَا كُفِّرَتْ تَرْكُهُ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ الرِّضَاعُ مِنَ الْمَوَالِيَا وَيُغَيِّرُهُ

۳۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ رَأَيْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کا بقیہ خیر کے روکوں کے لئے) میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچہ کروں، میں انہیں اس محتاجی میں نظر انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، انہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں میں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کر دو گی۔

۳۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بندہ نے عرض کی، یا رسول اللہ، ابو سفیان بنہیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں جو میرے اور میرے بچوں کو کافیا ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ دستود کے مطابق لے لیا کرو۔

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ کا بوجھ زمرے وقت میں چھوڑ دیا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمہ میں۔

۳۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضور دریافت فرماتے کہ مرچوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں ہیں سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے۔

۷۲۲۔ دایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی اگر تمہاری بہن تمہاری سو کن بن جائے میں نے عرض کی، جی ہاں، اس سے خالی تو میں آب بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بھین کو بھی بھلائی میں آئے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا اگر یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (وہ بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پردوش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی جاندار ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

رَبِّی الْمَلِکَ الرَّحْمَنَ الرَّحِیْمُ

## کتاب الاطعمہ

## کھانوں کا بیان

۲۲۵ باب ذَوُلِی اللہ تعالیٰ کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَذَوُلِی اَنْتُمْ مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ وَذَوُلِی کُلُوا مِنْ الطَّیِّبَاتِ وَعَمِلُوا صَالِحًا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَیْتُمْ عَلَیْکُمْ

۳۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَنْخَبَرَنَا سَفِیَّانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی ذَآئِلٍ عَنْ اَبِی مُوْسٰی اَنَّ سَعْدَ بْنَ رَافِعٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَیَّ اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَمَلُ الْجَائِزُ وَتَوَدُّدُ الْمَرْفِیضِ وَفُکُوْا الْعَالِیَ قَالَ سَفِیَّانُ وَالْعَالِیَ الْاَمِیْرُ

۳۴۰ حَدَّثَنَا سَفِیَّانُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاضِیٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ مَا شِیعَ الْاَمِیْمَ صَیَّ اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی تم نے تمہیں روزی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کما لی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ تم کو کچھ بھی کرتے ہو ان میں جانتا ہوں۔

۳۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے بخبری انھیں منصور نے اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی پیار سی کرو اور یتیم کو چھڑاؤ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) عانی، بمعنی قیدی میں۔

۳۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِمِ  
 حَرِيرَةٍ أَحَابَتِي جُهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ  
 الْخَطَّابِ فَأَسْتَفْرَازَتْهُ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ  
 دَرَاكًا وَقَفَّحَهَا عَلَى نَعْشِيكَ غَيْرَ يَعِيدُ فَخَرْتُ  
 لِزُجْهِهِ مِنَ الْجُهِودِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا  
 أَبَاهُ زَيْنَةُ فَقُلْتُ لَبَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَدِي  
 فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَ مَعِيَ وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلِقُ فِيهِ  
 إِلَى رَأْسِهِ فَأَمَرَ بِي بَعْضُ بَنِي قُضَيْرٍ مِثْلَهُ  
 لَمْ قَالَ عُدْ فَأَشْرَبَ يَا أَبَاهُ زَيْنَةُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ  
 قَالَ عُدْ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى  
 بِلَحْنِي فَمَتَّارًا كَالْقُدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَ  
 فَخَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ  
 تَوَلَّى اللَّهُ ذِيكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ  
 يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَازْتُكَ الْآيَةَ وَلَا تَأْتِ  
 أَتَرَاهُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ كَانَ أَكْوَنَ  
 أَوْ خَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ  
 حُمْرِ النَّعَمِ ۝

## باب ۲۲۶ التَّسْمِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ وَالْإِكْلِ بِالْيَمِينِ ۝

۳۴۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا  
 سُلَيْمَانَ قَالَ أَوَّلُ يَدِ بْنِ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ  
 وَهَبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ  
 يَقُولُ كُنْتُ غَلَامًا فِي مَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَظِيشٌ فِي الصَّخْفَةِ  
 فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا  
 غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلَّ يَمِينِكَ فَمَا نَرَاكَ تَلْكُ

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابو حازم  
 سے روایت ہے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ)  
 میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے  
 ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں  
 نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں  
 داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی  
 وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابو ہریرہ، میں  
 نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ  
 پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ مجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے  
 گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا، میں نے اس میں سے  
 دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابو ہریرہ! میں نے دوبارہ پیا  
 آنحضور نے فرمایا، اور پیو۔ میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی  
 طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا  
 معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ  
 پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ متحقق تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی  
 تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا، عمر رضی  
 اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور  
 میزبانی کرتا تو میرے لئے اس سے زیادہ عزیز غذا کہ مجھے سرخ  
 اونٹ مل جائیں۔

## ۳۴۲ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۳۴۱ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر  
 دی کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا  
 انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بہم  
 تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت)  
 میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ  
 سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن  
 میں وہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

بیانیت کے مطابق کھاتے ہیں۔

۲۲۷۔ بنی میں سامنے سے کھاتے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) ان کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۲۲۸۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حمرہ دہلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے میں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے بیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۳۰۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۲۳۱۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضرت کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے۔ کھانے کے لئے بیان کیا کہ اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

لَقَعْتَنِي بَعْدَهُ

بِأَذْنِهِ ۚ قَالَ لَا تَخْلُفْ مَقَائِلِيهِ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكُرُوا نِسْمَ اللَّهِ وَالْيَا حُلَّ حُلَّ

رَاجِدٍ مَقَائِلِيهِ

۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُمَيْلَةَ الدِّمَشَقِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ تَرَوُّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ تَوَاحِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِنْهَا

بِلِيكَ

۳۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ وَقُلَّ مَقَائِلِيكَ

بِأَذْنِهِ ۚ مَنْ تَتَبَعَ عَوَالِي الْقُصْعَةِ

مَعَ تَأْخِيهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ

عَرَاهِيَّةٌ

۳۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا مَاءً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَعَهُ طَعَامًا فَقَالَ أَنَسُ فَقَدْ هَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَائِمُهُ يَتَتَبَعُ الدُّبَابَ مِنَ حَوَالِي الْقُصْعَةِ قَالَ قَلَّمَ أَمْرًا لَأُحِبَّ الدُّبَابَ مِنَ يَوْمَئِذٍ

**باب ۲۲۹** التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ وَتَمِيرٍ ۖ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَلَّ يَمِينِكَ ۖ

**۳۴۵** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ بْنِ أَبِي أَصْبَهٍ قَالَ  
شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُ  
النَّبِيَّ مِمَّا اسْتَلْعَا فِي لَهْوٍ ۖ وَتَتَعَلَّمُ وَ  
تَتَرَجَّلُ وَكَانَ قَالَ يَوَاسِطُ قَبْلَ هَذَا  
فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۖ

**باب ۲۳۰** مَنْ أَخَذَ حَقِّي شَيْعَةً ۖ

**۳۴۶** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَدْخُلُ سَلِيمٌ لَقَدْ  
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا  
أَعْرِفُ فِيهِ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَ مَنْ مِثْلِي فَلَمْ أَجِدْ  
أَقْرَبًا مِنِّي شَيْئًا فَمَضَيْتُ حَتَّى أَتَيْتُهَا فَلَقْتُ  
الْحُزْنَ بِغَضَبِهِ ثُمَّ دَنَيْتُ ثُمَّ تَوَلَّى وَرَأَيْتُ  
يَبْغِيهِ ثُمَّ أَنَا سَلْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَيْفَ بِهِ فَجَعَلْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ  
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا سَلَمٌ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَهْتَابُ قَالَ  
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِمَنْ مَعَهُ، قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ  
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ  
يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَكَ تَامِنُ الطَّعَامُ تَأْتِلُ عَنْهُمْ  
فَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ

**۲۲۹**۔ کھانے وغیرہ میں داپنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
فرمایا کہ واپس ہاتھ سے کھاؤ۔

**۳۴۵**۔ ہم سے عبد بن حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی  
انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے،  
انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ اپاکی حاصل کرنے میں، جوتا پینے  
اور نگہا کرنے میں داپنی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ  
کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں رآنحضور داپنی  
طرف سے ابتدا کرتے۔

**۳۴۶**۔ جس نے شکم پر ہوکھکھایا۔

**۳۴۶**۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی  
بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آواز میں ضعف و نقاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور فاقہ سے  
میں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں  
پھر اپنے اورد پٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو پیٹ کر میرے  
کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھادیا، پھر  
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور  
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ  
عندہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دیکھا  
فرمایا، تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے  
پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے  
اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے  
میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا  
تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ سے کر تشریف لائے ہیں۔  
حالانکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو  
سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر پولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے





حَدَّثَنَا قَالَ ۝

۳۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ

حَدَّثَنَا مَتَّوِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَنْهَا تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
تَسْتَقِيمُ الْأَسْوَدُ يُبِي الْأَمْرَ وَالْمَاءُ ۝

بَابُ (۲۳۱) لَيْسَ خَدَّيْهِ غُلِي حَرِيمٌ وَلَا عَلَى

الْأَعْرَجِ حَرِيمٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرِيمٌ الْآيَةُ

إِلَى قَوْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ سَابَرٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا

مُؤَيَّدُ بْنُ النَّفْعَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرَسُ بْنُ مَعْلُومٍ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْمَنْهَبِ

قَالَ يَحْيَى وَجَّهَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى مَرُوحَةٍ دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُعْمٍ فَمَا أَتَى إِلَّا سَوِيقٌ

فَلَمَّا كُنَّا فَمَا كُنَّا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَفَتَّقَ

وَمَضْمَضْنَا فَقُلْتُ يَا الْمَغْرِبُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ عُوذًا وَبَدَأَ

کے لئے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

بَابُ (۳۲۱) الْخَبْرُ الْمُرَقَّى وَالْأَخْلَى عَلَى

الْبُخَارِ وَالْمُسْتَقَرَّ ۝

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُعَمَّلُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

هَدَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ وَوَعْدَتْهُ

عَبْدًا لَكَ فَقَالَ مَا أَحَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مُخْبِرٌ لِمُرَقَّأٍ وَلَا شَاةٍ فَسَمِعُوهُ هَتَفَ

لَقِيَ اللَّهُ ۝

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ

۳۲۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے قریب تین پیٹ بھر کر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

۳۲۹۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں اور سنگڑے پر کوئی حرج

نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں "اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ" تک۔

۳۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یسار

سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم

مقام صہبہ پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبہ خیبر سے ایک منزل ہے۔ تو

اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور

کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا

پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی، ہم نے بھی کھلی کی، اس کے

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نواز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

کے لئے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

۱۳۲۔ چپاتی اور خوان (کڑی کی سینی) اور مستفرو (مچرے

کا دسترخوان) پکھانا۔

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں بیٹھے، ہم نے تھے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی)

نہیں کھائی اور نہ بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے

سجائے۔

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام

نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس

عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ  
عَلَى سَكَنَةٍ جَبَةً قَطُّ وَلَا خَبْرًا مُرَقَّتًا قَطُّ  
وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَابٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ مَا كَانَ  
يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ

نے، علی بن ابیہی نے فرمایا کہ یونس الاسکا فرما دیں، اس سے قتادہ نے اور  
اس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کبھی چھوٹے پالوں میں (ایک وقت خنزیر کا) کھانا کھایا ہو اور نہ  
کبھی آپ نے تیلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خواہی پر  
کھایا یا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ  
(عام دسترخوان) پر۔

۳۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ  
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي  
يَصْفِيَةً فَدَعَا مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَلْبِ مَتْنِهِ  
أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبَسَلَتْ فَأَتَتْهُ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَوْطُ  
وَالشَّمْنُ وَقَالَ عُمَرُ عَنْ أَنَسٍ بَنِي بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَانِي نَطْعًا

۳۵۲ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، اس سے محمد بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، حمید بن حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفیہ رضی اللہ  
عنها سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں قیام کیا اور میں نے مسلمانوں  
کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضرت نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور  
وہ بچھانے لگے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرؓ نے  
بیان کیا اور اس سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صیفیہ رضی اللہ عنہا  
کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ولیمہ (کھجور گھی پنیر کا) بنایا گیا۔

۳۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو  
مَعْلُومَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ  
بْنِ عَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعِيدُونَ  
ابْنَ الرَّبْرِ يُقُولُونَ يَا ابْنَ ذِي النَّطَاقِينَ فَقَالَتْ  
لَهُ أُمَّهُ يَا بَنِي أَتُحْمُ يُعِيدُونَكَ يَا نَطَاقِي  
هَلْ تَذْهَبُ مَائِكَانَ النَّطَاقِيْنَ أَمْ مَائِكَانَ نَطَاقِي  
شَقَقْتَهُ نَحْنُ قَيْنِ كَأُذَيْتِ قُرْبَةَ مَعُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلَتْ فِي  
شَفْرَتِهِ اخْرُجْ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ  
بِالنَّطَاقِيْنَ يَقُولُ أَتَبْنُوهُ لَكَ لَمْ يَكُنْ شَكَا  
ظَاهِرًا عَنْكَ عَاهَا

۳۵۳ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انیس ابو معاویہ نے خبر دی  
اس سے بشام نے حدیث بیان کی، اس سے ان کے والد نے اور وہب  
بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ  
عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے، یا ابن ذات النطاقین (اے دو پنکوں  
والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے یہ تمہیں  
پنکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پنکے کیسے؟ وہ میرا پنکا تھا جس کے  
میں نے دو ٹکڑے کر دیے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔  
وہب نے بیان کیا کہ پھر وہب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دو پنکوں کی عار  
دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ جھڑی باتیں جو تم چلا کر کہہ  
ہے جو احی میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو میں مدح و تعریف ہے۔  
۳۵۴ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، اس سے ابو عوانہ

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
أُمَّ حَفْصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَرْبٍ خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا

نے حدیث بیان کی، اس سے ابو بشر نے ان سے سعید بن جبیر بن عباس اور  
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام  
حفصہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

غیر اور گوہ ہدیہ کے طور پر بھی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۲۳۳۳۔ ستو۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے بشر بن یسار نے انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صبا میں تھے وہ غیر سے ایک منزل پر رہے، نماز کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے کھانا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے (اس نماز کے لئے) وضو نہیں کیا۔

۲۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو متعین طور پر بتانہ دیا جاتا اور آپ جانی لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن قتیل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، اسے زہری نے بیان کیا کہ جھے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، ابو سیف اللہ (اللہ کی تلواریں) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین جیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے ام المؤمنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں یعنی ہوئی گوہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھی ہوئی گوہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتانہ دیا جائے اور اس کی تدبیر نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھی ہوئی گوہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو نم

أَتَا قَوْمًا فَذَاقُوا طَعْمَهُمْ فَأَعْلَنَ عَلَى مَا رَأَى مِنْهُمْ وَذَكَرَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَسْتَفْتُوا بِهِمْ وَذَكَرَهُمْ حَتَّى حَزَّ أَمَّا مَا أَفْلَحَ عَلَى يَأْسِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمْرٍ بِأَعْلَنَهُ.

### باب الثوبون

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ حُدَيْثٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَعْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ نَمَاءٌ وَهِيَ عَلَى رُجْعَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَخَفَرَتِ الْغُلَاةُ قَدَّعًا يَطْعَامُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاخَ مِنْهُ فَلَخَّطَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِنَمَاءٍ فَمَغْمَقُ ثُمَّ مَوَّ وَصَلَيْنَا وَكَلِمَ يَتَدَعَا.

### باب ما عاق النبي صلى الله عليه

وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسْتَعْنَى لَهُ وَيَعْلَمَ مَا هُوَ.

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ أَنَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ خَالَةَ بَنِي الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ حَقَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امِّ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوَّجَةً عِنْدَهَا حَبَابٌ مَحْمُودٌ قَدْ مَشَيْتُ بِهِ أَغْلَهَا خَفِيْدَةً بِئْتُ الْحَرْثَ مِنْ نَجْدٍ فَقَدْ مَتَّ النَّصَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَلَمًا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِيَطْعَامَ حَتَّى يَحْدَثَ بِهِ وَيَمْسَحَ لَهُ فَأَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكَوُ إِلَى الصَّبْرِ يَقَالُ كَلِمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُسَوِّغَةِ الْحُضُورِ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَتَّ

لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَأَنِّي الصَّبُّ وَقَالَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلاَ كُنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَحَدٌ فِي أَعَانَةٍ قَالَ خَالِئَةٌ فَأَجْتَرَأْتُهُ فَلَكَلْتُهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ

**باب ۳۵۳ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ**

**۳۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ**

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَفَى الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَفَى الْأَرْبَعَةِ

**باب ۳۵۵ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ**

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا**

عَبْدُ الْقَمَرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ تَائِفٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوَلُّوا بِسُكَيْنٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَإِذَا خَلَّتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ تَائِفٌ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَى سَمِغَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

**باب ۳۵۶ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى**

وَاحِدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا**

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ مسکرم حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹالیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں ہائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۵۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

۳۵۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد

نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے تائف نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکھ) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی

رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْكُلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۝

۳۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَيْرٍ وَقَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ عَرَّجًا أَهْوَلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ فَقَالَ فَأَنَا أَوْمِنُ بِمَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۳۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّيَّادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ ۝

۳۶۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْكُلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ ۝

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انہی ابو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبرو نے کہا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہہ میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں آنتیں پھر لیتا ہے اور ابن بکر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

۳۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو ہریرہ نے کھانے والے آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابو ہریرہ نے اس پر عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرجی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۱۔ اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔ چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں ساتوں آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ حدیث میں اسے اس شکل کو محل کیل ہے اور مختلف جوابات دیے ہیں بعض حدیث میں ہے کہ ساتوں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کا منشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پر خوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

## باب ۲۳۸ اَلْاَكْلُ مَشْعُطًا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُورُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جَحْشِيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَكَلَ مَشْعُطًا

۳۶۴ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَحْشِيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ بَلَغَ عِنْدَكَ لَا أَكُلُ وَأَنَا مَشْعُوطٌ

## باب ۲۳۹ اَلْأَشْوَاقُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَبْدٍ حَنِيفٍ آتَى مَشْهُوِيٍّ

۳۶۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْأَوْليَدِ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَيْتُ مَشْهُوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَاكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبَّتُ فَمَا مَسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ قَالَ لَا وَلَعِنَهُ لَا يَكُونُ يَا أَرْثُؤُنِي فَأَجِدُ فِي آعَاقِهِ فَأَكَلَ خَالِدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهَرُ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ بِضَيْتُ مَخْمُودًا

کے واسطے، ضب مخموم، یعنی ہوئی گویہ، ضب مشوی کے بجائے، بیان کیا۔

## باب ۲۴۰ اَلْعَزِيزُ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اَلْخَزِيْرَةَ

مِنْ اَلنَّحَالَةِ وَ اَلْعَزِيزُ مِنَ اَلْبَنِي

۳۶۶ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْإِسْنِدُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي النَّضِيرِ اَلْأَنْصَارِيُّ أَنَّ مَتْنَانَ بْنَ مَالِكٍ وَ هَمَّانَ مِنَ أَصْحَابِ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنِيَ شُهَدَاءُ بَيْنَهُمَا اَلْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## باب ۲۳۸ ٹیک لگا کر کھانا۔

۳۶۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعور نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقمر نے، انہوں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقمر نے اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۵۔ جتنا ہو گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر وہ جتنا ہو کھڑا

لیکر کئے حنیف یعنی مشوی ہے۔

۳۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھنی ہوئی گویہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گویہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میسرے ملک میں نہیں ہوئی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب

۳۶۶۔ خزیرہ۔ نضر نے فرمایا کہ خزیرہ (حزیرہ کی ایک قسم) آئے۔

سے بتایا ہے۔ اور حزیرہ دودھ سے۔

۳۶۶۔ مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقبہ بن شہاب نے بیان کیا، انہیں معمر بن ربیع الانصاری نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُكُّ مَتَّعِي  
وَأَنَا أَصِي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَأَلَ الْوَادِعِي الَّذِي  
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبَحَ  
لَهُمْ قَوْلُ ذِي يَارَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ تَأْتِي قُصَصِي فِي  
بَيْتِي فَأَتِخِذُ بِمُعْتَقٍ فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ  
عَيْنَانِ فَقَدْ أَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ  
حَلِينَ أَرْتَعَةَ النَّهَارَ فَأَنشَأَ الشَّيْءُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَوْتَتْ لَهُ فَلَمْ يَخْلُسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ  
لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصْلِيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَخْبَرْتُ أَنَّ تَأْخِيضَهُ  
مِنَ الْبَيْتِ نَقَامَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ  
تَصَفُّتًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى وَحَبَسَتْهُ عَلَى خَزِيرٍ  
صَنَعْنَا قَتَابَ فِي الْبَيْتِ رَجَالَ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ دُورِ  
عَدُوٍّ فَأَجْمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنِ  
الْخَنْسَرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يَحِبُّ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ  
الْأَنْزَارُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِنَائِكَ وَحُبَّةَ  
اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَلَمْ قَالَ قَتَلْنَا فَإِنَّا أَدْوَى  
فَحُبَّةٌ وَلَمِيعَتُهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ قَائِلٌ  
اللَّهُ حَزَمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي  
بِنَائِكَ وَحُبَّةَ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ يَسْأَلْكَ  
الْحَصِينُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَحَدَ بَنِي سَالِمَةَ  
وَعَمَّانَ مِنْ مَوَاتِيهِمْ مِنْ حَدِيثِ هَهُؤُلَاءِ فَقَالَ ۝

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو  
نماز پڑھانا ہوں برسات میں داوی، جو میرے اور ان کے درمیان حائل ہے  
بچنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں نماز پڑھنا  
مکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے  
گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ  
کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلد ہی ایسا  
کروں گا۔ عتبہ بن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ  
عنہ کے ساتھ پاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے  
اور آنحضرت نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی،  
آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں  
کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف  
اشارہ کیا، آنحضرت وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی  
(آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا  
اور ہم نے آنحضرت کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے  
بنایا مختار روک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آکر جمع ہو گئے، جب  
آنحضرت کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ  
ملک بن وحش (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے  
اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، یہ دیکھو  
کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی محبوب نہیں  
(لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے  
اللہ صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم  
نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توبہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے  
کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو  
اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے  
بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم سے، ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو  
انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

بَابُ الْإِطْعَامِ وَقَالَ حَمِيدُ مِمَّنْ أَتَى  
بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْفِيَةً  
فَأَتَى الثَّمُرَ وَالْأَقْطَدَ الثَّمَنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَرْثَدٍ

۲۴۱- پیئر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے اس رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح  
کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پیئر اور گھی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) ملیدہ بنایا تھا۔

أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَسًا

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذْتُ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَّا بَاذًا أَقْطَأَ وَلَبْنَا قَوْصَةً الصَّبَّ عَلَى مَا تَدْرِيهِ فَلَوْ كُنَّا حَرَامًا لَمْ يُؤْصَعْ وَمُزِبَ اللَّبَنُ وَأَخْلِيَ الْأَقْلَبُ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّوْثِي

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنْ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ النَّبِيِّ تَتَبَعُكَ فِي قَدْلِهَا فَتَمُغِّلُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا نَزَلَتْ قَاهَا فَنَرَبْنَاهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَعْدِي وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بِقَدْرِ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَرُّهُمْ وَلَا ذَلِكُ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالْثَلَاثِي

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَسًا حَمَازًا حَةً شَا أَبُوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَوَّذُ بِسُورَةِ الْاَلْحَمْدِ صَلَّيْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ وَمَنْ أَبُوبُ وَ عَامِرٌ عَنْ عِكْرَةَ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْ قَامٍ قَدْ بَا قَا كَلَّ ثُمَّ صَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یسیر نے، ان سے سعید نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میسرہ خالہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گود، پنیر اور دودھ ہریٹ پیش کیا تو گود آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن یزید

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خالہ تھیں، وہ ہفتہ وارے کہ اپنی انڈی میں پکاتی تھیں اور کچھ جوئے انڈی میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن میں بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے، حالانکہ اس میں چربی ہوتی تھی نہ چکنائی

۳۶۹۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پختی ہوئی انڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی، اور ابوبکر اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختی ہوئی انڈی میں سے ادھ کچی بوٹی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئی وضو نہیں کی۔

۳۶۹۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

بَابُ الثَّلَاثِي وَالْثَلَاثِي





کے والد عمرو بن امیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، اٹال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

۲۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۲۲۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعش نے، انہیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۲۲۶۸۔ جو میں چھوٹکا۔

۲۲۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کہ آئے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے چھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھونسی اڑ جاتی تھی)

۲۲۷۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۲۲۷۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حامد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے، ان سے ابو عثمان نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چبتی رہی۔

۲۲۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي إِلَى الْقُلُوبِ وَالْقُلُوبِ وَلَيْسَ لِيَنَّ النَّبِيَّ يَخْتَرُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَقَالَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَمَنْ إِلَى هُزَيْفَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ عَرِهَهُ تَرَكَهُ

بَاب النَّفْعِ فِي الشَّعِيرِ

۲۲۶۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي رَأْيِ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيِّ قَالَ لَوْ قُلْتُ كُنْتُمْ تَحْكُمُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَتَّقُهُ

بَاب مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

۲۲۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَفْهَامِهِمْ تَمَرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ تَمَرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَذَتْ فِي مَقَامِي

۲۲۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

جَزِيحَةً شَا تُنْفَعُهُ فَنِ اِنَّمَا عَيْلٌ عَنْ تَيْمِسَ عَنْ  
سَعْدِ قَالَ تَرَايْتُمْ مَسَايَةَ سَبْعَةِ مَعَمَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَتَا طَعَامًا اِلَّا وَتَرَقَّى  
الْعُجْلَةَ اَوْ الْعُجْلَةَ حَتَّى يَفْتَمَ أَحَدًا مَّا تَصَمُّ  
الشَّائِئُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعْرِو فِي عَنِ الْإِسْلَامِ  
نَحْنِي رَاَوْا وَحَلَّ سَعِيدٌ

اسد مجھے اسلام کھانے آئے ہیں پھر تو میں تباہ ہو گیا اور میری تمام کوششیں رائیگاہ گئیں۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ  
نُبَيْلٍ سَعِيدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَمُحَ فَقَالَ سَهْلٌ مَا تَرَاى رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْتَمُحَ مِنْ حَيْثُ  
اِبْتَدَعَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَكُلْتُ هَلْ كَلَّتْ  
لَكَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنَاحِلُ قَالَ مَا تَرَاى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ مَنَاحِلٍ مِنْ حَيْثُ اِبْتَدَعَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ  
اللّٰهُ قَالَ فَكُلْتُ حَقِيقَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ التَّيْبَرَ  
فَيَرُ مَنَحُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْعُهُ وَنُفَعُهُ فَيُطْعِمُ  
مَا لَهَا وَ مَا يَفْعَى فَيُرِي نَسَاءً فَأَكَلْنَاهُ

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْنِ اَبِي حَزِيمَةَ كَعْبَرَةُ  
مُروم بن عبادة حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ  
التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ  
بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ شَاؤُا مُصَلِّيَةً فَدَعَا فَاَبَى  
اَنْ يَّاكُلَ قَالَ حَرَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الدَّانِيَا وَكَمْ يُشْبَعُ مِنَ الْخَبْرِ التَّيْبَرِ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَرْسَلٍ حَدَّثَنَا

یہ ہر نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل  
ان سے نفیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے  
ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے  
پاس کھانے کے لئے پیلو کی تھی کے سوا اور کچھ نہیں تھا غربت یہاں تک پہنچی  
ہوئی تھی کہ قضا احاجت میں براز بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آتا تھا اور یہ بنو

۳۷۹۔ اہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی  
اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مید  
تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت  
کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور نے میدہ دیکھا  
بھی نہیں، میں نے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ حضرات  
کے پاس چھلتیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت پر  
فائز کیا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور نے چھلتی دیکھی بھی نہیں  
بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا جو کھاتے کس طرح تھے  
فرمایا، فرمایا ہم اسے پس لیا کرتے تھے، پھر اسے چھونکتے تھے، جو کچھ اڑتا  
ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

۳۷۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں بن عجلہ  
نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقرئ  
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے  
گندے جن کے سامنے جھٹی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے آپ کو کھانے پر  
بلایا لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس دن دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی امو  
ہو کر نہیں کھائی۔

۳۷۸۔ اہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ  
نے۔ ان لوگوں نے سعد رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت سعد رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو فائز اچھی طرح پڑھنی

نہیں آتی۔

مَعَاذَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا سَكَّرَ حَبَهُ وَلَا حَبَزَ لَهُ مُزَقَّقٌ ثَلَاثَ يَمَّاتٍ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشَّعْرِ

۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَشْهُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَرْضَى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ قِدْرَةُ الْمَدِينَةِ مِنْ لُحَامِ الْبُيُوتِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْنَا مَا حَلَّتْ فِيهِ

باب الثَّالِثِينَ

۳۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَهْلُهَا فَاجْتَمِعَ لِذَلِكَ النَّاسُ ثُمَّ تَفَرَّقُوا إِلَّا أَهْلُهَا فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ بَرَكُوا مِنْ تَبْلِينَةِ قَطْرِ حَتَّى تَمَّ مَنَعُ قُرَيْشٍ فَغَبَّتِ التَّبْلِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كَلَّمْنَا مِنْهَا قَائِي سَيْفَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّبْلِينَةُ مَحْبُوتَةٌ يَقْدَرُ الْمَرِيضُ تَدُّ هَبٍ بِفَصِ الْحَرْنِ

### باب الثَّالِثِينَ

۳۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمرُو بْنِ مَرْثَةَ الْجُمَلِيُّ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدِيِّ عَنِ أَبِي يُونُسَ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْثَةُ بَنْتُ عُمَرَانَ وَاسِيَةُ أُمِّ آدَ وَزَيْدَةُ وَفُضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

بن حشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (کڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرت کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ (چھوٹے کے دسترخوان) پر!۔

۳۷۹ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مشہور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے الاسود نے اور عاتشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گھوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

۳۷۹ تبیینہ۔

۳۸۰ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عاتشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں رہ جاتیں تو آپ ہاندی میں تبیین (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکا یا جاتا۔ پھر خرید بنایا جاتا اور تبیین اس پر ڈالا جاتا، پھر المونین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تبیین مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

۲۵۰۔ ثرید۔

۳۸۱ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرو جلی نے، ان سے مرہ حملائی نے، ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرووں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مرثہ بنت عمران اور عروہ کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عاتشہ رضی اللہ عنہ، کی فضیلت تمام عورتوں پر

النِّسَاءُ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۲۸۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفُّلُ الشَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۲۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلِيَّ ابْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَيمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَفَعَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَامٌ فَقَدْ مَرَّ إِلَيْهِ فَمَضَى فِيهَا تَرِيئًا قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى غَمْلِهِ قَالَ وَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَاءَ قَالَ وَفَعَلْتُ أَتَّبَعُهُ فَأَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا تَرَأَيْتَ بَعْدَ أَحَبِّ الدُّبَاءِ ۝

بَابُ شَاؤِ مَسْمُوطَةٍ وَكَثْفِ الْجَنْبِ ۝

۲۸۴ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا فِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَّارًا لَا قَائِمَ قَالَ عَلَوْ قَوْمًا أَمْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى تَرْغِيفًا مَرُوقًا حَتَّى لَيْعَتْ بِاللَّيْلِ لَا رَأَى شَاؤَ تَبْيِطًا يَعْنِيهِ قَطْرًا ۝

۲۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ مِّنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمَيَّةَ الْقُمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ فِي كَثْفِ شَاؤِ قَائِلٍ مِنْهَا قِي إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ الشَّكَيْنِ فَصَلَّى لَمْ يَتَوَضَّأْ ۝

ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۲۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے طوامر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھانوں پر خرید کی فضیلت۔

۳۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن میسر نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو سالم اشہل بن سالم سے سنا، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کے پاس گیا جو ورزی تھے، انہوں نے آنحضرت کے سامنے ایک پیالہ پیش کیا جس میں خرید تھا۔ بیان کیا کہ پھر وہ اپنے کام میں لگ گئے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے، کہا کہ پھر میں بھی اس میں سے کدو تلاش کر کے آنحضرت کے سامنے رکھنے لگا۔ بیان کیا کہ اس کے بعد سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

۲۵۱۔ بھی ہوئی بکری، اور شانہ اور پہلو کا گوشت

۳۸۴۔ ہم سے ہدیر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، آپ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تیلی روٹی (چپا لہ) دیکھی ہو، یہاں تک کہ آپ اللہ سے جاملے اور نہ آنحضرت نے سلم بھی ہوئی بکری دیکھی۔

۲۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں جعفر بن عمر ابن امیہ ضمری نے، انہیں ان کے والد نے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے شانہ میں سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اس میں سے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لئے بلا یا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور چھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو (بعد) نہیں کی۔

**باب ۲۵۲** مَا حَقَّ السَّلَفُ يَدْخِرُونَ فِي بَيْتِهِمْ  
وَأَسْقَاهُ مِنْ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَقَالُوا  
عَارِشَةُ وَأَتَمَّاهُ صَنَعَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ شَفْعًا

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں اس طرح کا کھانا اور  
گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت)  
سفر (قوشہ وان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِي خَلْدُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ  
لِعَارِشَةَ أُنْهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوَحِّلَ  
لَهُنَّ مِمَّا جَاءَ قَوْمِي فَلَا تَقَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِذَا فِي  
عَامٍ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَتَا أَنْ يُصَيِّمَ الْغَنَى  
الْفَقِيرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ قَنَاعَةً  
بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَطْرَقَكُمْ إِلَيْهِ  
فَصَحَّحَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَادَّةٌ مِثْلُ ثَلَاثَةِ حَشَى لَيْحَى  
يَا لَلَّهِ وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ أَنْجَبَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ  
بِهَذَا۔

۳۸۶۔ ہم سے خلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان  
کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا  
کہ آنحضرت نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال  
قحط پڑا تھا۔ آنحضرت نے یہاں بتا کر اس حکم کے ذریعہ کہ جو مال والے ہیں وہ  
(گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے  
محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے  
پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ہم الموصی بن ہنس  
فرمیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے ساتھ گنہوں کی روٹی  
تین دن تک توڑ کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ  
سے ہالے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ میں سفیان نے خبر دی ان سے جابر بن  
ابن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ غَمْبَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ  
لَهُ وَمَا هُوَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ قَالَ  
ابْنُ جَبْرِ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا  
الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

۳۸۷۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے مدینہ کی م قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت حضور  
نے کی، ابن عیینہ کے واسطے سے اور ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے عطاء  
سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ  
آگئے، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

**باب ۲۵۳** الْحَيْسِ

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى السُّلَّيْطِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ سَمِيعَ أَسَّ بْنَ مَالِكٍ

۳۸۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے  
حدیث بیان کی، ان سے سطلیب بن عبد اللہ بن سطلیب کے مولا عمر بن ابی عمرو  
نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَرَّ طَلْعَةُ النَّاسِ غَلَا مَائِنَ فَلَمَّا نَكَحَهُ يَمُودُ مَنِيٍّ فَخَرَجَ فِي ابْنِ طَلْحَةَ يَوْمَ قُبَيْ وَرَأَاهُ وَكَانَتْ أَخَذَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمًا نَزَلَ فَكَانَتْ أَمَمًا يَكْثُرُونَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْخُزْنِ وَالْفُجْرِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمَّا أَمَلَ أَنْفِدَ مِنْهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصِفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَخَلَتْهَا فَكَانَتْ أَمَامًا يُخْرِجُ لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءَةُ أَوْ بَعَاءَةٍ ثُمَّ يَخْرُجُ مَعَهَا وَرَأَاهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ مَنَعَهُ خَيْبًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أُرْسِلْنِي فَمَدَّ يَدَهُ رَجُلًا فَأَخَذُوهُ وَكَانَ ذَلِكَ بَنَاءً لَا يَهَانُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَهُ أَحَدَهُ قَالَ هَذَا أَجَلٌ يُحْيِيْتَنَا وَتَحْبُهُ فَلَمَّا أَتَرَفَ عَلَى السَّيِّئَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخْرِجُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مَا خَرَجَ بِهِ إِنْ هِيَ مِنْكَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِهِمْ ۝

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کئے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پہاڑ سے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنکھوں کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنکھوں بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، غم سے، ہستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے (اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنکھوں نے انھیں پسند فرمایا، تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنکھوں نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صبا میں پہنچے تو آنکھوں نے دسترخوان پر جس رکھور، پنیر اور گھی وغیرہ کا ملیدہ) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلالایا۔ پھر جب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنکھوں کی طرف سے صیغہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت والا علاقہ بنانا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا ظہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مدد میں اور ان کے صانع میں۔

باب (۲۵۴) الْأَكْلُ فِي زَانَةِ مُقَضَّصٍ ۝

۲۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْلِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ جَاهِدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ لَهُمْ عَالُو عَيْنَ حَذِيفَةَ مَا اسْتَسْقَى فَمَجَّوْهُ قَلَمًا وَصَمَّ الْقَدَمَ فِي يَدِهِ مَا لَمْ يَبِهِ وَقَالَ لَوْ لَا أَنِّي تُهَيْئَتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَعَنَتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا تَلْبَسُوا السَّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الدَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَأَنْتَاهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

۲۵۴ - چاندی کے برتن میں کھانا۔  
۲۵۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی رچاندی کے پیالے میں لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمانا پاتے تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا۔ لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ریشم و دیبا پہننا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۱ اور نہ ان کے پلٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔  
۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال (مثال) جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (بھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرمان جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھاؤں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جیسا کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق ہوگا، موبائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے زبیع نے، انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام وابستہ ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے مالکوں

بَابُ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَمْثَرِجَةِ رَائِحَتُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الزَّيْتَانَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا أَمْرٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُطْلَةِ لَا رَائِحَةَ لَهَا وَطَعْمُهَا مُرٌّ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرُّ طَعْمٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ لَوْ مَسَهُ وَطَعَامُهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ قُبْحِهِ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ ۝

بَابُ ۲۵۶ الْأَدَمِ ۝

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتَةَ أَنَّ سَمِعَ أَهْلَ سَمْعَانَ مُمْسِدًا يَقُولُ كَانَ فِي بَيْتِنَا ثَلَاثُ سَلْبَى أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتَغْتَبِهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ ۝



سے خرید کر آنا دیکر نہا یا تو ان کے مالکوں نے کہہ کر ولاد کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا و عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جو بھی ولاد اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آنا دیکر اسے گارنٹریٹ کے حکم کے مطابق بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چولہے پر باندھی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا میں نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں یرم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن بتائے ہدیہ ہے۔

۲۵۷ - بیٹھی چیز اور شہد -

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے هشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شہد پندرہ کرتے تھے۔

فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَمُحَرِّطِيهِ لَكُمُ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَاعْتَقْتُ فَبِعِزَّتِي إِنْ تَقَرَّرَتْ نَحْتُ تَرَاهُمَا أَوْ تَفَارِقَهُ وَدَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَلَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ يَوْمَهُ تَقَوُّرًا قَدْ عَابَ الْبَعْدَاءُ فَأَتَانِي بِحَبْنٍ قَدْ أَصْبَرْتُ مِنْ أَذْرِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَكُمَا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ طَلَعَتْهُ لَكُمُ تَمِصْتِي بِهِ عَلَى بَرِيرَةٍ فَأَهْلَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَهُ عَلَيْهَا وَهَلْبَةً لَنَا

نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں یرم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن بتائے ہدیہ ہے۔

بَابُ الْحَوَائِزِ وَالْعَسَلِ

۳۹۴ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِبُ الْحَوَائِزَ وَالْعَسَلَ

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الثَّوَدِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الثَّوَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَيْءٍ بَلَعْنِي جِدْنٍ لَوْ أَكَلْتُ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسْتُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فَلَا تَوْفَاقَ وَلَا تَقْوَاعَ بَلَعْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَاسْتَقْبَحْتُ الرَّحْلَ الْأَيْةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ تَقْلِبُنِي فَيَطْعُمُنِي وَخَيَّرْتُ النَّاسَ بِلِسَانِي جَعَلْتُ بَنِي أَبِي طَالِبٍ يَتَغَلَّبُ بَنِي قَيْطَعُ مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُخْرِجُونِي الْبَيْتَ الْعَمَلَةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَشْتَقُّهَا فَتَلْعَقُ مَا فِيهَا

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بن ابی الثدیہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی ذؤب نے۔ انھیں مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہتا تھا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگالیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی یا مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جہاں اپنے گھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھانے کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ دھوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

## باب ۲۵۸ الذبائہ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ثُمَامَةَ بِنْتِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خِيَا طَافَ فِي بَيْتِهِ عَاءً فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا أُنْزِلَ أُحْبِبَهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

## باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَخَلَّفُ الطَّعَامَ لَا يَتَوَدِّعُ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخَاوٌّ فَقَالَ أَهْلُ بَيْتِي لَمَّا أَذْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خُمُسِهِ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خُمُسِهِ فَنَبَّعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خُمُسِنَا وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ نَبَّعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْنَاهُ قَالَ بَلَى أَذْنُتْ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ سَفَّيْتُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أَخْزَى ذَلِكَ يَتَاوَلُوا بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي ذَلِكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدْنُو

## باب ۲۶۰ مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ

أَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيعٍ سَمِعَ النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے انہوں نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا، اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے سفیان یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر یہاں ہوتو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ عمر بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام

میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نصر سے سنا، انھیں ابن عمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اچر کدو کے تھے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قلعے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کو یہ معلوم دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے

۲۶۱۔ ثورہ۔

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا۔ آنحضور کے سامنے جو کدو لی اور ثورہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

۴۰۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثورہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قلعے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قطیف کو میرے لوگ فاتحے میں مبتلا تھے، مقصد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ متاجروں کو کھلائیں

كُنْتُ غَلَامًا أَهْبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَالٌ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ وَبَاءُ فَنَجَّهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ النَّبَاءُ قَالُوا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غَلَامٌ عَلَى عُنُقِهِ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَرَأَيْتَ الدُّبَاءَ بَعْدَ هَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَهُ مَا صَنَعَهُ

باب الْمَرْقِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَالًا دَا عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَدَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَبٌ تُخْبِزُ شُعَيْرٌ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَاءٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ الدُّبَاءُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَرَأَى أَحِبَّ الدُّبَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَعَهُ

باب الْقَيْدِ

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ يَمْرُوقُهُ فِيهَا دُبَاءٌ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ يَتَّبِعُهُ الدُّبَاءُ يَأْكُلُهَا

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ يَمْرُوقُهُ النَّبِيُّ إِذْ يَطْعُمُهُ الْغَنَى الْفَقِيرُ وَأَنْ كُنَّا لَنَقْرَأُ الْكُفْرَةَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا شَبَّهَ الْ

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالنی کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی اسازت کے بغیر) ایک

دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز بڑھائیں۔

۴۰۲۔ ہم سے اسامیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، ثامر نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے ساتھ کدو کے قلعے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور گلہی کے ساتھ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور گلہی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔

مُصَدِّقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْرِيٍّ  
مَا حُومَ ثَلَاثًا

۲۶۳ (۲۶۳) مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى  
صَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْصِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ  
ابْنُ مَيْمُونٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ  
بِقِضَاءِ لَتَأْتِي أُولَ مِنْ هَذِهِ الْمَأْصِدَةِ إِلَى  
مَأْصِدَةِ أُخْرَى

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ فَهَذِهِ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَتَقَرَّبَ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ  
شَعِيرَةٍ مَرْقُوفَةٍ دُبَّاءٍ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسُ  
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقِضْعَةِ فَلَمْ  
أَرَ أَحَدًا أَحَبَّ الدُّبَّاءَ مِنْ يُؤَمِّدُ  
وَقَالَ ثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلَتْ  
أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْتَ  
يَدَيْهِ

يَا كَبَلُ الرَّطْبِ بِالنَّعَاءِ

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ  
الرَّطْبَ بِالنَّعَاءِ

يَا كَبَلُ

۴۴۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک بھلاں رہا، آپ کی پیروی اور آپ کے نام نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصہ میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خراب تھی۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدود بن صباح نے حدیث بیان کی، اس سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے، اس سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے غایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خداب کھجور میرے دانتوں کے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۴۴۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور اور اللہ تعالیٰ کا افتادہ مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ۶ اداسنی طرف کھجور کی شاخ کو بلاؤ تو تم پچھتہ تر کھجوریں گریں گی۔ اور مسدود بن یونس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، اس سے منصور بن صغیر نے انے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے راکھ دونوں میں شکم سیر کرتے رہے۔

۴۴۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی کا تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کرتا تھا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لیگا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بکرومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے بارغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ عُبَّاسِ بْنِ جُرَيْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَصَيَّفْتُ أَبَاهُ هِرِيرَةً مِنْهَا حَقَاقَةٌ وَأُمْرَأَتُهُ وَخَاوِمَةٌ يَتَمَتَّعُونَ اللَّيْلَ أَثَلًا تَأْيِيْعِي هَذَا لَمْ يُؤْكَلْ هَذَا وَتَمَيَّنَتْهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلِيهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعَةُ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ ۝

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَاتِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خُمُسُ أَرْبَعَةِ تَمْرَاتٍ وَحَشْفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشْفَةَ حَتَّى أَشَدَّ هُنَّ بِضُرِّي ۝

۴۵۰۔ بِإِذْنِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَقَالَى وَهَزِيْلَ إِلَيْكَ بِحُزْرٍ أَلْفَةٍ تُسَاقُطُ عَلَيْكَ مِنْ مَلْبَجَيْنِ قَالَ مُسَدَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ صَغِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَثِ النَّمْرُ وَالْمَاوِ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَرْبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَنْسَهُ يَهُودِيٌّ كَانَ يُسَلِّقُنِي فِي تَسْرِعِي إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَتْ لِي بِإِبْرَاهِيمَ الْأَسْرَافِي الْبَطْنِيِّ مَرْوَمَةٌ قَبْلَ أَنْ تَخْلَا عَامًا فَجَاءَنِي إِلَيْهِ يَهُودِيٌّ عِنْدَ الْجَنَّةِ

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَقَلْتُ أَنْتَهَضُ إِلَى قَابِلٍ قَبِيلِي  
فَأَخْبَرَ بَنِي الْعَدُوِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَا فَضَائِبَ أَمْشُوا نَسْتَنْظِرُ يَا بَنِي إِهْدُوا بَنِي إِهْدُوا  
فِي رَحْمَةٍ فَعَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَّ  
يَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ أَنْظِرْهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَطَافًا فِي النَّهْلِ ثُمَّ جَاءَهُ  
فَعَلَّمَهُ قَابِلٌ فَعَمِلَتْ فِجْمَتْ بِقَلِيلٍ مِنْ طَبَقٍ قَوْصَعَتْهُ  
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ  
ثُمَّ قَالَ آيَنَ عَرِيضُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
فِي فِيهِ فَقَرَضْتُهُ فَدَخَلَ فَزَقْدَةً ثُمَّ اسْتَيْقَظَ  
فَبِطْنَتُهُ بِبَضْعَةِ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَعَلَّمَهُ  
الْيَهُودِيَّ قَابِلٌ عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الزُّطَابِ فِي النَّهْلِ الثَّانِيَةِ  
ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جِدْ وَأَفْضِ قَوْتَكَ فِي الْخَدِّ اذْهَبْ فَتَدْ  
مِنْهَا مَا قَصَيْتَهُ وَقَصَلْ مِنْهُ وَخَرَجَتْ حَتَّى جِئْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ عُرُوشُ وَعَرِيضُ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
ابْنِ عَتَّابٍ مَسْرُوحٌ شَابٌ قَامٍ عُرُوشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ  
ذَلِكَ يُقَالُ عُرُوشُهَا أَبْنِيَّتُهَا  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ  
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ  
مَقْبُودًا ثُمَّ قَالَ فَجَبَلِي لَيْسَ فِيهِ  
شَيْءٌ

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آٹھ  
سال کے لئے جہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے جہلت دینے سے انکار کیا  
اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے  
فرمایا کہ چلو، یہودی سے جابر کے لئے ہم جہلت مانگیں گے۔ سب حضرت میرے  
پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے  
سہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابو القاسم، میں جہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور  
نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے  
پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں  
کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے  
تناول فرمایا، پھر فرمایا، جابر، نہ باری جھوٹپی کہاں ہے؟ میں نے آپ  
کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو  
آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کچھ  
لا آیا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور  
یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ  
میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جابر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔  
آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں  
سے اتنی کھجوریں توڑیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں  
بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ  
خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول  
ہوں۔ عروش اور عریض، عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ ”معروشات“ سے مراد انگور وغیرہ کی ٹہیلیاں ہیں، بولتے ہیں ”عروشا  
یعنی اس کی عمارت“ محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان  
کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) قحطاً مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ ”فعلی“ میں  
کوئی شک نہیں ہے۔

### باب ۲۶۷ اکل البخار

۲۶۷۔ کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۲۶۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

عجاب نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان

کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَلَّغْتُ

نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضورؐ نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضورؐ کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہدوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مزید دیکھا تو مجلس میں میسرے علاوہ نوافراد اور بچے اور امی میں سے سب سے چھوٹا تھا اس نے میں نماوش رہا، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کجور۔

۴۰۸۔ ۴۰۹ء سے جمعہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسروان نے حدیث بیان کی، انھیں بشام بن ہاشم نے خبہ وی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (حزینہ کی) سات کھجوریں کھائیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ جادو۔

۲۶۹ - دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا ۔

۴۰۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جب بن یحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے جلیں کھجور کھانے کے لئے دیا نقد کے بجائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ رکھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا سو اس صورت کے جب اس شخص کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر

-۲۷- گکڑی -

۴۱۰۔ مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا امور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو لکڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۴۱۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

۲۷۱۔ کجھورک درخت کی برکت۔

إِذَا اتَّيَبَعْتَاهُ تَبِعَا نِعْمَةً مِّنَ اللَّهِ عَلَىٰ هَذِهِ الْأُمَّةِ  
وَالْأُمَّةِ الْغَالِبَةِ ۖ إِنَّ مِمَّنْ تُبَعُّونَ أَكْثَرَ الْأُمَّةِ ۚ  
أَنَّهُ يُغْنِي النَّعْمَةَ فَأَمْرٌ دُونَ أَنْ أَقُولَ مَعِيَ النَّعْمَةُ  
نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ التَّفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشْرَةٍ أَنَا  
أَحَدُهُمْ فَسَكَتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هِيَ النَّعْمَةُ ۖ

باب ۲۶۸ القِمَوتِ ۴

٢٨ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
بَرْوَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ مَبْنَعِ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ  
يَصْرَفْ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌ وَلَا سِحْرٌ

باب ۲۶۹ القرآن فی التمر

[illegible]

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کج رو  
طرح کھانے والے شخص اپنے ساتھی سے (جو کھا  
رضی اللہ عنہ) کا قول ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ.

١١٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْكُلُ الزُّطْبَى بِالْعَتَاءِ

**باب (۲۷) بَرَكَةِ النَّخْلِ .**

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مُنَبِّدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنِ الشَّجِيرُ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ  
باب ۲۱۶ جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوْ الطَّعَامَيْنِ بِمَثَرَةٍ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلَّ الرَّطْبِ بِالْقِثَاءِ  
باب ۲۱۷ مَنِ اخْتَلَعَ الْغِنَاءَ عَشْرَةَ نَحْوًا وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرَةً

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُسَدِّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سَنَانٍ أَبِي تَرْيَافَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمُّ عِمْدَةَ إِلَى مَدِينَةِ شَعِيرٍ جَسَنَةٌ وَجَعَلَتْهُ مِنْهُ حَلِيقَةً وَفَعَّرَتْ عَمَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيَتْهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ قَدْ مَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَمَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَنَزَلَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَوْءٌ مَسْتَعْتَبٌ أَمْ سُلَيْمٌ قَدْ خَلَّ فَجِئْتُ بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلَوْا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلَوْا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ اثْرَبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ  
اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

۴۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید نے، ان سے جابر نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔  
۴۱۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یاد رکھنے جمع کرنا۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

۴۱۳۔ جس نے مہانوں کو دس دس کی تھلاہ میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بلایا۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن حمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے جعد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے حمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مجولیا اور اسے پیس کر اس کا خلیفہ (آئے) کو دودھ میں چھینک کر پکاتے ہیں پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ربلانے کے لئے بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں، چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور کو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف



لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دوس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی ہوا ہے۔

**باب ۲۴۴** مَا يَكْرَهُ مِنَ الشُّومِ وَقَالَ يَقُولُ

فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لَنَا نَسِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الشُّومِ فَقَالَ مَنْ أَقْبَلَ فَلَا يَقْرَأَنَّ مِنْ حَيْثُ تَابَ

۴۴۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو

صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْبَلَ لَوْ مَا أَوْ يَصْلَا فَيَعْتَرِلُنَا أَقْبَلَ يَغْتَرِلُ مِنْ حَيْثُ تَابَ

**باب ۲۴۵** الْكِبَابُ وَهِيَ تَمَرٌ

الَّذِي تَرَاهُ

۴۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْبٍ حَدَّثَنَا

الْبُؤْ هَبَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَنَّا مَعْرَسُ بْنُ سُوْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ مَا أَوْ يَصْلَا فَيَعْتَرِلُنَا أَقْبَلَ يَغْتَرِلُ مِنْ حَيْثُ تَابَ

۲۴۴۔ ہنس اور بدبو دار / ترکاریوں کے استعمال کی کراہت کے سلسلے میں اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۴۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنس کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (ہنس) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاف بن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہنس یا پیاز کھا لی ہو یا وہ منہ میں بدبو ہو تو اسے چاہیے کہ کم سے دور رہے، یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے۔

۲۴۵۔ کباب۔ اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

۴۴۶۔ ہم سے سعید بن عقیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابی وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مر الظهران پر تھے، ہم پہلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالہ ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گنہگار جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۲۴۶۔ کھانے کے بعد کلا کرنا۔

۴۴۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یسار سے، ان سے

**باب ۲۴۷** الْخَمَقَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ

۴۴۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

يُونُسَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَوْزِعَةَ ابْنِ

التَّغْنَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَلَاةِ ثُمَّ مَضَ وَتَمَضُّمُنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ لِحَدَّثَنَا سُؤْدَةُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رُوحَةٍ دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أَتَى إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَمَّا كُنَّا دَعَا لِمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّ وَتَمَضُّمُنَا مَعَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى الْمَغْرِبِ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ وَقَالَ سَفِيَانٌ كَانَ كَلَامُهُ مِنَ يَحْيَى

**باب (۲) لَقِيَ الْأَصَابِعَ وَمَعَهَا قَبْلُ**

أَنْ تَسْمَعَ بِالنَّضْبِ :

۴۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمًّا فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا :

**باب (۲) الْبُزْدِيل :**

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَعِيذِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْبُزْدِيلِ مِمَّا مَسَّنَا النَّاسُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا خَضَعُ وَجَدْنَا لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَاقِلٌ إِلَّا أَكْفَانًا وَمَوَاعِدًا وَأَقْدَامَاتًا لَمْ نُصْنِ وَلَا تَوَضُّأً :

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام صلبا پر پہنچے تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، کھاتے میں ستوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضرت کی کر کے ناز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کلی کی، یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے بشر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صلبا پر پہنچے یحییٰ نے کہا کہ یہ جگہ خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، لیکن تنوک کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضرت کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کلی کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی ناز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو

۲۰۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو پھانسا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ پالنے یا کسی کو پھانسنے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۲۰۸۔ رومال۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن قیلج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد ہونگ) پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہلری ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ رومال انہیں عضا سے اپنے ہاتھ صاف کر کے (ناز پڑھ لیتے تھے اور وضو اگر پہلے سے ہوتی) نہیں کرتے تھے۔

۲۰۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

**باب (۲) مَا يَقُولُ إِذَا أَكْرَمَتْهُ لِعَائِمٍ**

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا لِهَيْبَتِ مَبَاءِ كَأَنَّهُ غَيْرُ مُخِفِّي وَلَا مُدَوِّمٍ وَلَا مُسْتَفْعِي عَنْهُ رَبَّنَا

۴۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَمَّا غَيْرُ مُخِفِّي وَلَا مُدَوِّمٍ وَلَا مُسْتَفْعِي رَبَّنَا

۴۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!

۴۲۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں" اور ایک مرتبہ فرمایا: "تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اسے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو، اسے ہمارے رب!"

۴۲۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، آپ زیادہ کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (غلانم، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیار کی مشقیں بڑاشت کی ہیں۔

۴۲۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے اس باب

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۲۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

بَابُ الْأَخْلَافِ مَعَ الْخَادِمِ  
۴۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُؤَلِّهِ أَكَلَهُ أَوْ أَكَلْتَيْسَ أَوْ لَقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِي حَرْكٍ وَعَلَّاجَةٌ

بَابُ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ  
الطَّاعِمِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ

هَذَا مَجْعُوقٌ وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا اخْتَلَسَتْ عَلَى مُسْلِمٍ  
لَا يَتَّبِعُهُ فَعَلَّ مِنْ لَعْنَاهُ وَاشْرَبَ مِنْ  
شَرَابِهِ .

کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے  
ساتھ آگئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے  
مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ جو اپنے دین و مال میں متمہم نہ  
ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیلان کی، ان سے ابو  
امامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق  
نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ  
نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے،  
ابوشیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت  
بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو  
آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور  
کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش  
غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے بے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں  
حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا  
تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب  
بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابوشیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ  
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا  
شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخْلَمٌ قَاتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ  
فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ اضْنَمْ  
بِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لُحُومٍ أَوْ حُمُومٍ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسٌ خَمْسَةَ فَمَضَعَهُ  
لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَذَعَا فَبَيَّعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا  
يَمِيعُنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ  
قَالَ لَا بَلْ أَذْنُتُ لَهُ .

ہو گئے ہیں، اگر تم ہا ہو تو انہیں بھی اجازت دے دو، اور اگر ہا ہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ ۲۸۳ إِذَا خَضَعَ الْعِشَاءُ فَلَا يَجْعَلُ

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی ناز کے لئے جلدی

نہ کرے۔

عَنْ عِشَاءٍ .  
۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ  
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ  
أَنَّ آبَاءَ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرُوهُ أَنََّّهُ رَأَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ مِنْ  
كَثْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَمَضَعَهَا إِلَى الْقَلَاةِ قَالَتْهَا  
وَالسَّيْنِ الَّتِي كَانَ يَخْتَرُ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی  
انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی  
انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شے کا گوشت  
کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو  
آپ نے گوشت اور پھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے  
ہو گئے اور ناز پڑھی، اور اس ناز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث

۴۲۵ حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِيلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ أَقْبِمْتَ الصَّلَاةَ  
فَابْدِءُوا بِالْعِشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ  
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَوَاتَمُ  
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ تَقْضِي  
مُسَوِّتًا وَهُوَ يُسَمِعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبِمْتَ الصَّلَاةَ  
وَحَقَّرَ الْعِشَاءُ فَابْدِءُوا بِمَا الْعِشَاءُ قَالَ وَهَيْبُ  
بَنِي يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ  
بِأَيُّوبَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا أَلْمَعْتُمْ

فَانْتَشِرُوا

۴۲۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَلْفَا قَالَ أَنَا عَلِمْتُ النَّاسَ بِالْعِجَابِ  
كَانَ أَبِي بَنِي كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَهْبَعُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِرَيْتِ ابْنَتِهِ  
جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا  
النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ انْتِقَاعِ الْكُفَّارِ فَجَلَسَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ  
بَعْدَ مَا تَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ  
بَابَ حُبَيْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ لَمَّا أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ  
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعْتُ وَتَرَجَعْتُ  
مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ الْعُجْرَةِ عَائِشَةَ  
فَرَجَعْتُ وَتَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ تَامُوا فَخَرَجْتُ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا سنے  
رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پیٹے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے تو  
ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔  
ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کھانا کھایا اور اس  
وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور  
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب  
نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سامنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وحیب اور  
یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا  
رکھا جا چکے۔

۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر صبح تم کھانا کھا چکو تو وہاں سے

اٹھ جاؤ۔

۴۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب  
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان  
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ میں پر وہ کے کم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی  
اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش  
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضرت  
نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، ان پر طے کرنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں  
کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض  
اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ رکھانے سے  
فارغ ہو کر (جا چکے تھے آخر آنحضرت بھی کھڑے ہو گئے اور بیٹے رہے، میں  
بھی آپ کے ساتھ پہلتا رہا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر  
آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (مجھ کو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر  
رہے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ  
کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آگئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے حجر پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب العقیقہ

باب ۲۸۵ تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ عِنْدَ آبَائِهِ يَوْمَ يَمَنُ لَمْ يَغُثْ عَنْهُ وَنَحْنِيكَ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

۲۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے وہاں مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی

۲۲۸ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عَلَاءٌ مَا تَأْتِيَتْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمَّا هَذَا ابْنُ أَبِيهِمْ فَحَنَّاكَ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرُ وَلِي أَبِي مُوسَى

بھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۲۲۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں) اس بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس (جگہ) کو جہاں بچہ نے پیشاب

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيتِي يَعْنِيكَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتَمَّتْهُ الْمَاءُ

کیا تھا) پانی سے دھویا۔

۲۳۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اساب بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

۲۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حُمِلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَحَرَضَتْ وَأَتَمَّتْهُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوُلِّدْتُ فَبَاءَ فَوُلِّدْتُ بِقَبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ تَامِسُكُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حُجْرٍ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَقَلَّبَ فِي يَدَيْهِ وَكَانَ أَقَلَّ شَيْءٍ وَخَلَّ جَوْفَهُ يَرِيحُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ  
بِالْمِزَّةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ تَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَعَنَ أَقْلُ  
مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَرِجُوا بِهِ قَرِجًا  
شَدِيدًا لَا تَهْمُ قِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرُوا  
فَلَا يُؤَدُّ لَكُمْ

اسے چھایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تھوک ڈال دیا چنانچہ پہلی چیز جو  
بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے  
تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو  
اسلام میں راجحہ کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت  
خوش ہوئے کیونکہ یہ انوار پھیلانی جاری تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں)  
پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفُضَلِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ  
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ ابْنُ كَلْبٍ طَلْعَةً يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو  
طَلْعَةَ فَنَقِصَ الْقَبِيضَ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْعَةَ قَالَ  
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اسْكَنَ مَا كَانَ  
تَقْرِئُتُ إِلَيْهِ الشَّاءُ فَتَشْتَكِي لَمْ آمَابَ مِنْهَا قَلْبًا  
فَدَرَّ قَالَتْ وَابِرَ الْقَبِيضِ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْعَةَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَضْتُ  
الْثَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا قَوْلًا  
عَلَا مَا قَالَ لِي أَبُو طَلْعَةَ اخْطَطِيهِ حَتَّى تَأْتِي بِهِ إِلَيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ الْقَبِيضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأُثْرَسَتْ مَعَهُ بِمَسْرَاجٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعَهُ شَيْءًا فَاوْأَعْمَ  
تَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا الْقَبِيضُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ وَجَعَلَهَا فِي فِي الْقَبِيضِ  
وَحَنَّكَ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ

۴۳۱۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون  
نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، انہیں انس بن  
سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو  
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے  
ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا  
کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ  
سکون کے ساتھ ہے، پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور  
ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری  
کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات بستی  
بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ  
ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو چھ سے  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت  
میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ  
عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور ویلانت  
فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے، لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،  
کھجوریں ہیں آنحضور نے اسے لے کر چھایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس  
کا نام عبد اللہ رکھا۔

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، ابی ابی عدی، ابن عون، احمد حضرت  
انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان  
کیا ہے۔  
۴۳۳۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ  
بِإِسْنِ الْحَكَمِيِّ  
بَابُ إِطَاةِ الْأَذَى عَنِ الْقَبِيضِ فِي

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبَ وَقَتَادَةُ وَهَشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ عَاصِمٍ وَهَشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّضْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلَمَانَ كَوَلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَزِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلَمَانُ بْنُ عَامِرٍ النَّضْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ فَأَهْرَ يَقُولُ عَنْهُ دَمًا وَآمِطُوا عَنْهُ الْكَذْبَ؛

۴۳۳۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے رباب نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مدفوع) اور اصبع نے بیان کیا کہ مجھے ابن وحب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر النضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴۔ محمد سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ صحرو بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۷ - فرع۔

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں۔ فرع

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مَعَ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ؛

## بَابُ الْفَرْعِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَقْلُ النَّسَاجِ



عَاوُا يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعِيْرَةُ فِي رَجَبٍ ۝  
(اوٹنی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ  
اپنے بچوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں  
(ذبح کیا جاتا تھا)۔

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶ھ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے  
ہم سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام  
میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے  
تھے۔ جو ان کے یہاں (اوٹنی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بچوں  
کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)۔

باب العتیرۃ ۝

۴۳۶ ھ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ قَالَ  
وَالْفَرَعُ أَقَلُّ نَسَائِمٍ كَانَ يُنْتَجَجُ لَهُمْ كَاوًا  
يَدِيَهُمْ يَطْوَاعُهُمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي  
رَجَبٍ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ك

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

۔ بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تیسواں پارہ

۲۱۹۔ الذَّا بَاغِرُ وَالصَّيْدِ وَالشَّمِيَّةِ  
عَنِ الصَّيْدِ۔ وَقَوْلِ اللَّهِ حُرِّمْتُ عَلَيْكُمْ  
الْمَيْتَةَ إِلَىٰ مَلَأَتْ نَحْسُوهُمْ وَأَخْشَوْهُ  
قَوْلُهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْئُوتُنَّ اللَّهَ  
بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ وَرِجَالُكُمْ  
الْأَيَّةُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَمِلْتُ لَكُمْ بِهَيْمَةٍ  
الْأَنَامِ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَىٰ قَوْلِهِ مَلَأَتْ  
نَحْسُوهُمْ وَأَخْشَوْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعَقُودُ  
الْعَقُودُ مَا أَمِلْتُ وَهَبْتُمُ إِلَّا مَا بَيْنِي عَلَىٰ هَلِكِكُمْ  
الْخَنُوزِيُّ يُجِيرُ مَنَّهُ يُجِيمُنَا شَنَانٌ عَدَاوَةٌ  
لِّلْمُخِيفَةِ تَخْنُقُ فَمَوْتٌ، الْمَوْفُودَةُ، نَصْرٌ  
بِالْحَسْبِ يَوْمَئِذٍ هَا فَهَوَتْ وَلِلْمُتَرَدِّبَةِ  
تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ، وَالطَّلِيحَةُ، تَطْلُعُ  
الشَّاهُ نَمَا أَدْرَكَتْهُ يَتَحَوَّلُ بِذَنبِهِ أَوْ  
بِعَيْنِهِ فَادْبَحَ وَكُلَّ - ۶

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ  
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ  
الْمُخْرَأِ قَالَ مَا أَهَابَ مَجْدًا فَكَلَهُ وَمَا أَهَابَ

۲۸۹۔ ذبیحہ اور شکار اور ذبح گاہ پر ہر قسم کا شکار اور شکاری کا ارشاد  
”تم پر مہر دار حرام کیا گیا ہے“ ارشاد و پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے  
ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو، اللہ تمہیں  
آزمائے گا قدرتے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے  
نیزے پہنچ سکیں، لایہ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ”تمہارے  
یہ جو پائے مویشی جائز کئے گئے، بجز ان کے جن کا ذکر تم سے  
کیا جاتا ہے“ ارشاد ”یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے  
ڈرو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”العقود یعنی حلال  
حرام سے متعلق احکام“، الاما بیل علیکم ”ای الخنزیر“ بجز منکم  
ای مجھینکم، شنان ”یعنی عداوت“، المتخففة ”جس کا کلا  
گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو“ الموقودة ”جسے لکڑی  
سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے“، المتردبة ”جو پہاڑ سے  
لڑھک کر گر جائے“، الطلیحہ، جس بجری کو کسی جائزے سے تنگ  
سے مار دیا ہو پس اگر تم سے دم ہاتے برتے یا آنکھ کھاتے پھرتے  
پاؤ تو ذبح کر کے کھاؤ کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی“

۲۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اسے زکریا نے حدیث بیان کی  
ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار کوڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے  
نے فرمایا کہ اگر اس کی دھاری شکار کو لگے، مگر اسے ذرا اس سے وہ مر جائے تو

يَعْرِضُ بِهِ فَمَقُولٌ وَقِيلَ: وَسَأَلْتَهُ عَنْ صَبَدٍ  
الْكَلْبِ فَقَالَ: مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَنُكِّلَ مَاتَ  
أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً ذَرَانٌ وَوَحْدَتٌ مَعَ كَلْبِكَ  
أَوْ عَلَا بِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ  
أَحَدًا مَعَهُ وَفَنَدَ فَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلُ  
فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى  
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

عَلَى غَيْرِهِ :-

**باب ۲۹۰ صَبَدُ الْمِعْرَاجِ وَقَالَ ابْنُ**  
**عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُوقَةِ:**  
**تِلْكَ الْمَوْقُودَةُ - وَكَرِهَهُ سَالِمٌ**  
**وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالحَسَنُ**  
**ذَكَرَهُ الْحَسَنُ رَحِمَهُ الْبُنْدُوقَةُ فِي الْقُرَى**  
**وَالْأَمْصَارِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاسًا فِيهَا**

سِوَاهُ :-

**۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ**  
**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ**  
**سَمِعْتُ عِدَّةَ بَنِي حَاتِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ**  
**سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**عَنِ الْمِعْرَاجِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ بِحَدٍّ فَنُكِّلَ**  
**فَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيلَ**  
**فَلَا تَأْكُلُ - فَقُلْتُ أَمْ سِلُّ كَلْبِي؟ قَالَ**  
**إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَنُكِّلَ - قُلْتُ**  
**فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ**  
**يُكْسِكَ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى غَضَبِهِ قُلْتُ**  
**أَمْ سِلُّ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ**  
**قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا**  
**سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ**  
**تَسْمِ عَلَى آخَرِهِ**

کھاو لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے۔ (اور اس سے وہ مرجائے تو نہ  
کھاؤ کیونکہ وہ بوجھ سے مر رہا ہے اور میں نے آنحضرت سے کتے کے شکار  
کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمھارے لیے رکھے (اور خود  
نکھائے) اسے کھاؤ کیونکہ کتے کے شکار کو کپڑا لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ  
میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں  
ابن شیبہ ہو کہ تمھارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہو گا اور  
کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ)  
اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

**۲۹۰ - دھار دار لکڑی سے شکار - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ**

**نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھجورقہ**  
**(بوجھ سے) دباؤ سے مر رہا ہے اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم،**  
**عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے حسن رحمۃ**  
**اللہ علیہ گاؤں اور شہروں میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے**  
**تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں**  
**کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔**

**۲۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث**  
**بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی سفیر نے ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی**  
**بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ**  
**وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب**  
**تم اس کی دھار سے شکار کرو مارو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو**  
**لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مر رہا ہے اور اسے نہ کھاؤ میں نے**  
**سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی شکار کے لیے (دوڑاتا ہوں؟) آنحضرت نے فرمایا کہ**  
**جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے**  
**ہو میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھالے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ**  
**پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس نے تمھارے لیے نہیں**  
**پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا**  
**بھیجتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضرت نے**  
**فرمایا کہ پھر اس کا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی**  
**ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔**

**باب ۲۹۱** مَا أَصَابَ الْمُخْرَاجُ بِعَرَضِهِ :

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكَلَابَ الْمُعَلَّمَةَ : قَالَ : كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنِ : قَالَ : وَإِنْ قَتَلْنِ قُلْتُ وَإِنَّا نُرْمِي بِالْمُخْرَاجِ : قَالَ : كُلُّ مَا خَذَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ :

**باب ۲۹۲** صَبِيءُ الْقُدَيْسِ . وَقَالَ الْحَسَنُ

وَأَبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَبِيءٌ فَيَأْتِي مِنْهُ صَيْدٌ أَوْ رَحْلٌ لَا تَأْكُلُ الذِّمِّيُّ بَانَ وَتَأْكُلُ سَائِرُهُ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عَنَقَهُ أَوْ قَسَطَهُ فَكُلْهُ . وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ : لَا سَلْعَى عَلَى رَحْلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَرِبُوا حَيْثُ تَنَسَّرَ ، وَغَوُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُّوهُ :

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حُفَؤَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَابِعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشَقِيُّ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَتَأْكُلُ فِي أَنْتِهِمْ ؟ وَبَارِعٌ مِنْ صَبِيءٍ أَصْبَدٍ يَقْدُسِي وَيَكْبِي الشَّيْءَ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَيَكْبِي الْمُعَلَّمُ فَمَا يَصِلُحُ لِي ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ هَذَا فَلَا تَأْكُلُوا خِيَمًا وَإِنْ لَحَرْتُمْ وَافْعَلُوا وَكُلُّوا فِيهِمَا ، وَمَا صَدَّقَتْ يَقْدُسِي فَذَلِكَ

۲۹۱۔ جب دھاری وار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۴۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے ہمام بن حارث سے عمر بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتے شکار پر چھوڑتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضور نے فرمایا ہاں! اگرچہ مار ڈالیں، میں نے عرض کی کہ ہم دھاری وار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھاری کو اچھا ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲۔ تیرکمان نے شکار حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ

جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی وجہ سے شکار کا ہتھیار پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہودہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مار دو تو کھا سکتے ہو، اور اعش رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) اگر زخم کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیع بن زید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوالوارس نے، انھیں ابوالخیر خثعمی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! ہر اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں جس میں وہ شکار گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے، کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیرکمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم نے ہر اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سرا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔



۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا یا لاس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

۲۹۵۔ جب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر رکھانے کی حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سر سے ہوئے شکاری جانور دل کا شکار جو شکار پر چھوڑے جانے میں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمہیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لیے پکڑے رکھیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب علیہ کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس وقت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے، اس لیے ایسے کتے کو مارا جانے کا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، بیان تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکرر سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے حدیث ابن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کر ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لاؤ اس سے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھائے تو مجھے اندیشہ ہے

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبًا مَا شَيْئَةً أَوْ مَنَّا بِنَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيُرَاهُ نَارًا

۲۹۵۔ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَخَذَرِ تَعَالَى يَسْتَوْنَكَ مَاذَا أُجِلَ لَهُمْ قَدْ أُجِلَ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الضَّوْأِدَ وَانْكَوَا سِبْ. اخْبَرْتُمْ هَذَا اكْتَسَبُوا تَعْلِيمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيعٌ الْحِسَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ لَا إِشْمًا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَبْزُلَ، وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ. وَمَنْ عَطَا، إِنْ شَرِبَ السِّتْمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَاهِدٌ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ بَيَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِلَدِّهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ: إِذَا أَمْسَكَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنَّ فِي أَخْفَ

کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمھارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دو یا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور اللہ تمھیں رکھا اور کتے نے شکار پر چھوڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار کو پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ جتنے معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیرے مارا، پھر وہ شکار تمھیں و دیاتین دن بعد ملا، اور اس پر تمھارے تیرے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ، لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد نے ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیرے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مروہ حالت میں ملتا ہے اللہ اس کے اندر ان کا تیرا پیوست ہوتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو تم کھا سکتے ہو۔

۲۹۶۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا ملے

۲۹۷ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتابائے

۴۴۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے ان سے شعبی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (شکار کر لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو۔ اور پھر وہ کتا شکار پر کھڑے مار دے اور خود بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے بچھڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ دودر اکتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار بچھڑا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضورؐ سے دھار دار مکڑی سے شکار کا حکم پوچھا۔

أَنْ يَكُونُوا أَمْثَلُ مُلْكِهِ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا  
كُلَّ بَشَرٍ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ:

باب ۲۹۶ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ لَوْ مَعَهُ آدُمُ مَلَأَتْهُ

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ  
بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ السَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ  
حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُرْسِلْتَ كَلْبُكَ وَسَمَّيْتَهُ  
فَأَمْسَكَ وَقَتْلَ فُكْلٍ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ  
فَارْتَمَا مَسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَهُ  
مِنْ كِلَابِ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكَ وَتَتَلَوَّ فَدَا  
تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَضِيتَ  
الصَّيْدَ فَوَحِدَ تَهْ نَعْدَ يُؤِيمُ أَوْ يُؤْمِنُ لَيْسَ بِهِ  
إِلَّا أَكْثَرُ سَهْمِكَ فُكْلٍ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا  
تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ  
عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِبْنِي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُزِيهِ الصَّيْدَ فَيَقْتَرِفُ أَثَرَهُ الْيَوْمَ مَكِينٌ وَاللَّيْلَةُ  
شَهْرٌ يُجِدُّ مُمِينًا وَفِيهِ سَمُومَةٌ قَالَ يَا حُلُّ  
إِنْ سَأَلْتَهُ

باب ٢٩٤ إِذَا أُوحِيَ مَعَ الْقُرْآنِ كَلِمًا أُخْرَى:

[illegible]

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی جوڑائی سے  
مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے گا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸۔ مشہور شکار سے متعلق احادیث۔

۲۹۵۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے  
بیان ہے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ ہم اس قوم سے  
قتل کر رہے ہیں جو ان کنوئوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب  
اپنا سکھا یا پھر ان کا چھوڑ دو اور اس پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ نہ تھا تو اسے ہی لیے  
شکار دلا یا ہر قوم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کتے نے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار  
نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اذنیہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑ لیا ہے۔ اور اگر  
اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۲۹۵۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور محمد سے احمد  
بن ابی رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے  
ابن المبارک نے ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے رمیہ بن یزید دمشقی  
سے سنا، کہا کہ مجھے ابو ادریس حائذہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عبدہ خثعمی رضی اللہ  
عنه سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتن  
میں کھاتے ہیں اور ہماری رائش شکار گاہ میں ہے۔ میں اپنے تیرے شکار کرتا  
ہوں اور اپنے سدھانے ہوئے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟  
آنحضرت نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے  
برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں  
تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن ملیں تو  
انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اود تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار  
تم اپنے تیرے مار دو تیرے چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار  
تم اپنے سدھانے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور  
جو شکار تم نے اپنے بلا سدھانے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا  
ہو اور اسے سے پہلے اتوا سے بھی کھاؤ۔

۲۹۵۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

أَصْبَتْ يَحْذَرُهُمْ فَتَقْتُلُ فَإِنَّهُ وَحِيدٌ  
فَلَا تَأْكُلُ ۝

باب ۲۹۹ مَا جَاءَ فِي التَّصِيدِ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُضَيْلٍ عَنْ  
بَكْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْوُحَايِبِ، فَقَالَ:  
إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَا يَدَيْكَ الْمُعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ  
فَكُلْ مِمَّا امْسَكَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ  
فَإِنْ أَخَافَ أَنْ يَكُونَ رِثْمًا امْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ  
خَالَطَهَا كَلْبٌ مِمَّنْ غَنَدَهَا فَلَا تَأْكُلْ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَبِيزَةَ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ  
بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ  
الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيزَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ  
بْنَ يَزِيدٍ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ،  
عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ مِنْ قَوْمٍ أَهْلُ الْوُحَايِبِ كُلِّ  
فِي الْيَتِيمِ وَأَسْرَجٍ مَبِيدٍ أَهْبِيدٍ يَقُوسِي وَأَهْبِيدٍ  
بِكَلْبِي الْمُعْلَمَةِ وَاللَّهُ لَيْسَ مَعَنَا فَاخْبِرْنِي مَا لَنَا فِي  
مَجَلِّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِعٌ  
قَوْمٍ أَهْلُ الْوُحَايِبِ تَأْكُلُ فِي الْيَتِيمِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ  
غَيْرَ الْيَتِيمِ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدْ وَ  
فَاخْبِرُوا هَاشِمًا فَاخْبِرُوا فِيهَا وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ  
بَارِعٌ مِنْ مَبِيدٍ فَاصْبِرْ بِقُرْسِكَ فَإِذَا كُرْسِمَ اللَّهُ ثُمَّ  
كُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمَةِ فَإِذَا كُرْسِمَ اللَّهُ فَكُلْ  
وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْغَنَدَةِ لَيْسَ مَعَنَا فَاخْبِرْنِي مَا لَنَا  
فِي ذَلِكَ فَكُلْ ۝

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ



حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَالِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْفَجْنَا أَرْمَنًا بِرَأْسِ الْفَخَّارِ فَسَحَّوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَجِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَبُذِلَتْ بِيَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى ابْنَتِي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا وَفَخَّزَ بَيْنَهُمَا فَبَقِلَهُ ۝

۴۵۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقٍ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحَرِّمِينَ وَهُوَ عَزِيمٌ مُجْهِمٌ فَرَأَى حِمَارًا وَخَبْتَبِيًّا فَاسْتَوْدَى عَلَى فَرْسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَمَسَّ لَهُمْ رُحْلَهُ: الْبُذَا فَاخْتَدَا ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَتَنَدَّى فَاكْعَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ كُحْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ ۝

۴۵۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ قَبْرٌ لَحْمِهِ شَيْءٌ ۝

باب ۲۹۹ التَّصَدُّقَاتُ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ مَسَالِمٍ مَوْلَى الشَّوَامَةِ

سے سمجھی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قرآن لکھ کر ان میں ہم نے ایک خرگوش کا بیچا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کوڑا اور دونوں رائیں بھیجیں تو ان حضرات نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موٹر پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ حوا حرام باندھے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عمر میں آپ نے ایک گورنر دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مانگا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا چچان سے نیزہ مانگا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گورنر پر مار کیا اور اسے مار دیا۔ پھر بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے مہیا کیا تھا۔

۴۵۴- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، الغرض اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

۲۹۹ - پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمر و بن عمرو نے خبر دی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا نافع اور تواد کے مولا ابوسالم نے کہ انھوں

سے یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نے البقاہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ دو سرے حضرات تو اطمینان سے ہوئے تھے۔ لیکن میں نے اعلم نہیں باذہا تھا اور ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا مشتاق تھا۔ پھر اچانک میں نے دیکھا کہ لوگ للچائی برتی نظروں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں میں نے جو نظر ڈالی، تو ایک گور خر تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم! میں نے کہا کہ یہ تو گور خر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ جو تم نے دیکھا وہی ہے یہ اپنا گور خر بھول گیا تھا۔ اس لیے ان سے کہا کہ مجھے میرا گور خر دے دیں لیکن انھوں نے کہا کہ ہم اس میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے (کیونکہ محرم تھے) میں نے اتر کر خود کوڑا اٹھایا اور اس کے نیچے سے اسے مارا، وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا، پھر میں نے اسے ذبح کیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا کہ اب اٹھو اور اسے کھاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم اسے چھو نہیں گے بھی نہیں جتنا نیچے میں ہمارے اٹھا کر ان کے پاس لایا۔ بعض نے اس کا گوشت کھایا لیکن بعض نے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اچھا میں اب تمھارے لیے آئینورم سے رکنے کی درخواست کروں گا (تاکہ مسئلہ معلوم کیا جائے) میں آنحضرت کے پاس پہنچا اور آپ سے واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمہارا پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا، کھاؤ، کیونکہ یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا ہے۔

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، حلال کیا گیا ہے تمھارے لیے  
دریا کا شکار،

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریا کا شکار وہ ہے جو اس میں شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جسے پانی نے باہر چھینک دیا ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو دریا کا جانور مرکز پانی کے اوپر جائے وہ حلال ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا اسے مرواؤ دریا کا مروا ہے سوا اس کے جو بھر گیا ہو۔ جھیل کے کوہودی نہیں کھاتے، لیکن ہم کھاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر دریا کی جانور ذبیحہ ہے، اسے کھانے کے لیے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے عطاء نے فرمایا کہ دریا کی پرندے کے

سَمِعْتُ أَبَا تَمَّازَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُجْرِمُونَ دَنَا رَحُلٌ حُلَّ عَلَى قَدَسٍ وَكُنْتُ دَقَاءَ عَلَى الْجِبَالِ قَبِينًا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَا يَتُ النَّاسَ مُشْتَوِينَ لِيَشْفَى مِنَّا هَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ جَمَارٌ وَحَشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا؟ قَالُوا أَكَانَ نَدَارِي قُلْتُ هُوَ جَمَارٌ وَحَشِي فَقَالُوا هُوَ مَا دَأَيْتُ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوَطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوُلُوهُ سَوَطِي فَقَالُوا أَكَانَ نَعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ فَكُفَّ مَخْرِبَتِ أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَلِكَ حَقًّا عَقَدًا تَهُ نَا تَبْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قَوْمُوا نَا حَتْلُوا، نَاوُلَا نَسْئَهُ حَتَّى جِئْتُمْهُمْ بِهِ نَا فِي بَعْضِهِمْ وَ أَكَلَ بَعْضُهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا اسْتَوْفَيْتُ لَكُمْ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَ دَسَكْتَهُ فَكَانَتْ تَشَهُ الْخَبْرَانِثُ فَقَالَ لِي: أَبْغِي مَعَكُمْ شَيْئًا مِنْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: كَلُّوا فَهُوَ لَكُمْ أَطْعَمَكُمْ وَ

اللَّهُ  
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَجْلِلْ لَكُمْ  
صَنِيدُ الْبَحْرِ -

وَقَالَ عُمَرُ: صَنِيدُ مَا أَصْلَبُهُ، وَ كَلَامُهُ مَا دُرِي بِهِ، وَقَالَ أَجْبُو بَكْرِي الطَّافِي حَلَل. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَلَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَدَرْتُ مَعًا وَالْخَيْرِ لِي نَا كُلُّهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَا كُلُّهُ. وَقَالَ شَرِيحٌ صَاحِبُ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مِنْ بَرٍّ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَا الظَّنُّ نَا مِي أَنْ

ثَبَّحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ  
مَنِ الدُّخَانُ وَقَالَتْ السَّيْلُ أَصْبَدُ  
يُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هَذَا  
عَذَابُ خِرَاتٍ وَهَذَا مِثْلُ أَجَاجٍ  
وَمِنْ مِثْلٍ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيفًا وَذَكَبَ  
الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى  
سُرُجٍ مِّنْ حُلُودٍ صِلَابِ الْمَاءِ  
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَوَاتَّ أَهْلِي أَكَلُوا  
الصُّفَادَ لَمْ يَطْعَمْتُمْ - وَلَمْ يَكِدِ  
الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ فَاتَّ بَاسًا - وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَبَدَ الْبَحْرَ  
وَأَنُفَادَهُ نَصَرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مُجُوسِيٌّ -  
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ شَرُّ دَاوِي فِي الْمَرِيِّ ذَبْحُ  
الْخَنَازِيرِ الْبَيْتَانِ وَالشَّمْسُ :

۲۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ سَمِيعٍ حَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَطِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ  
فَجَاءَ جُرُوعًا شَدِيدًا فَأُلْقِيَ الدُّبُحُ حُوتًا مَتِينًا لَمْ  
يَكُنْ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَبَبُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ  
نَفِيفٌ شَهْرٍ فَأَحَدًا أَبُو عُبَيْدَةَ عَقَبْنَا  
مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّا لِرَاكِبٍ  
تَحْتَهُ :

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ  
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا الشَّيْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا مَرَّةً وَرَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیے۔ ابن جریر نے  
فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا، کیا نہروں کا شکار اور  
سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ وکرم اس کا  
کھانا بلا ذبح جائز ہو، فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے ردیل کے طور پر  
اسی آیت کی تلاوت کی کہ "بہت زیادہ میٹھا ہے" اور یہ سب  
زیادہ کھار ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت  
رہچھی اکھاتے ہو، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمکے  
سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور شعب نے فرمایا کہ اگر میرے  
گھردارے میڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا،  
اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھ اکھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے  
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ لغری  
نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء  
رضی اللہ عنہ نے امری کے متعلق فرمایا کہ چھلی اور سورج کی  
دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے :

۲۵۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی عن سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انھوں نے حابر  
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطابیہ میں شریک تھے، ہمارے  
امیر الجیش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے  
ایک مروہ چھلی باہر پھینکی، اسی چھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے غریبہ تھے  
ہم نے وہ چھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی  
ایک ٹہری لے کر دکھڑی کر دی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کے نیچے  
سے گزر گیا۔

۲۵۹ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،  
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے حابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان  
کیا کہ ابن کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

لہ عرب شراب میں پھیلیاں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور اس کا سرکا بنا لیتے تھے۔ اور اسے مروی کہتے تھے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہنا چاہتے  
تھے کہ شراب میں چھلی ڈال کر جب دھوپ کے ذریعہ اس کا سرکا بنایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے۔ شراب کا سرکھال حنفی کے یہاں بھی جائز ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار اور دو وسط سلف کے اقوال کے ذریعہ بتایا جاتے ہیں کہ تمام دریائی جائزہلال میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی  
دریائی جائزہلال میں بڑی گنجائش ہے جیسا کہ معلوم ہے اصناف تمام دریائی جائزہلال کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔ دلائل و دوزل طرف میں۔



اندر کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کہتے سے  
کیا ہو اور اس پر اندر کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سدھائے  
کہتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے سکن بن ابیہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن ابی عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیرہ کی شہم کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس لیے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ) ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھو لیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہر سکا ہے۔

۳۰۳۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصداً چھوڑ دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور دکھاؤ اس قانون میں سے جس پر اللہ کا نام دیا گیا ہو اور بلاشبہ یہ بے معنی ہے۔“ اور (کوئی نیک کام) بھول جانے والے کو فاسق نہیں کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو پٹھ پڑھاتے ہیں، نہ کہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔“

۴۶۱۔ محبوسہ موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی کہ ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبد بن رافع نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ ہم (لوگ بھوک اور فاقہ میں مبتلا ہوئے، پھر ہمیں 'غینمت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضرتؐ سب سے پیچھے تھے، لوگوں نے جدی کی، بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی غینمت کے جانوروں کو ذبح کر لیا) اور ہڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، پھر جب آنحضرتؐ واپس پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضرتؐ نے غینمت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بچا کر گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو ہٹا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

وَكُلُّوْا اِمَّا مَا ذَكَرْتُ اَنْكُمْ بِاَرْضٍ مَّيْمَنَةٍ  
يَقُوْبُكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَصَايَتُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ فَاذْكُرِ  
اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَصَايَتُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ لَيْسَ بِعِلْمٍ فَاذْكُرْ ذَكَرْتَهُ فَاذْكُرْ  
٢٧٠- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ  
بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلْعُكُوْعِ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا  
يَوْمَ فَتَحُوا الْحَيْبَرَ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ ، قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ  
النِّيْرَانَ ؟ قَالَ لِحُورِ الْحَمْرِ اَلْمُسِيْمَةِ . قَالَ  
اَهْبِئُوْا مَا فِيْهَا وَاصْبِرُوْا وَاذْكُرُوْا ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ ،  
نَحْرِيْ مَا فِيْهَا وَفَعَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاكَ

يَا أَيُّهَا السَّامِئَةُ عَلَى الذَّامِئَةِ وَمَنْ تَرَكَ  
مُتَعَبِدًا - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ شَيْءٍ فَلَا بَأْسَ  
وَقَالَ امْتَدُّتْ إِلَى : وَلَا تَأْكُلُوا مِنَّا  
لَمْ يَدُ كَرِاسُمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِسْمُهُ  
نَفْسِي ، وَالتَّاسِي لَا يَسْتَقِي نَاسِقًا ، وَ  
قَوْلِهِ وَإِنَّ الشَّيْطَانِ لَيَكُونُونَ إِلَى أَوْلِيَاءِ  
بِهِمْ لِيَجِدُواكُمْ وَإِنْ أُلْعَمْتُمْهُمْ  
إِسْتَكْمَلْتُمْ سُرُكُمُ :

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَهُ الْبَيْتُ  
أَوَّامًا كَأَوَّامِ الْوَحْشِ فَمَا مَدَّ عَنْكَ  
فَا مَضَعُوا جِهَ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ حَبِئْتُ إِنَّا  
لَنَرْجُوا وَلَخَافُ أَنْ تُلْقَى الْعَدُوَّ عِنْدَ وَكَيْسٍ  
مَعَنَا مَدَى فَتَذَبُّ بِمَا تَقْصِبُ فَقَالَ مَا  
أَهْزَأَ السَّامُ وَذُكِرَ سَمُّ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ نَسَبٍ  
السَّبَبِ وَالْقَطْرِ وَمَا خَيْرُكُمْ  
عَنْهُ مَا السَّبَبُ فَغَطَّهُ  
وَأَمَّا الرُّظْفَرُ فَهُدَى  
الْحَبَشِيَّةُ

**باب ۳۰۴** مَا ذُبِحَ عَلَى الصُّبِّ وَالْأَصْنَاءِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْبَغٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ ابْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْنَ بْنَ عَمْرٍو وَابْنُ  
زَيْدٍ بِأَسْفَلِ بَدَنَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَجَابَتْ  
يَا كُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ  
عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ  
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

**باب ۳۰۵** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلْيَذْبَحُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ سَفْيَانَ النَّجَافِيِّ قَالَ  
صَحَّابِيًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْنَبِيَّةً  
ذَاتَ يَوْمٍ فَأَذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَعَائِلَهُمْ قَبْلَ  
الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ

کاشنا زکیا نوازہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بزرگ کھا جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کر دیا جائے۔ جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے آنحضرت سے عرض کیا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مدح بھر ہوگی اور ہمارے پاس چھیریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) لکڑی سے ذبح کر لیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جو چیز بھی نخل بہاد سے اور (ذبح کرتے وقت) جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ ذبح کرنے والا (اللہ) دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ بڑی ہے (اور بڑی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ جشیوں کی چھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنھیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن المختار نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن عقیب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن حضور کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ بیان آنحضرت پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضرت نے دوسرا خرما جس میں گوشت تھا اور جسے لوگوں نے آنحضرت کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا (زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر

ذبح کرنا چاہیے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عواتہ نے ان سے اسود بن قیس نے ان سے جُبَیر بن سفیان بھی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قرافی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قرافی کر لی تھی، جب آنحضرت نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آنحضرت نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قرافیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قرافی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری



## ۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا ذبح

۳۰۷۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد بن جری، انھیں عبد اللہ نے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحب زادے نے اور انھیں ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک عورت نے ایک بکری بچرے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور ان حضوڑ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کعباذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، دو بڑیوں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے لے مرنے سے پہلے بچرے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

۳۰۸۔ دانت، بڑی اور ناخن سے ذبح کر دیا جائے

۳۰۹۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے عمار بن رفاع نے اور ان سے نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑے بیٹھی ایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو جو خون بہا دے اس کو دانت اور ناخن کے۔

۳۰۹۔ گزاردول یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں)

کا ذبح

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حفص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (گاؤں کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت رہینے لاتے ہیں اور میں علوم نہیں کر سکتی اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کرتے وقت اہل تھا یا نہیں، ان حضوڑ نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھایا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ بھی اسلام میں نہ تھے داخل ہوئے تھے اس کی

## باب ۳۱ ذبیحۃ المیزان والکامۃ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا رَجُلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبٍ بَعْدَ ذَلِكَ

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَذْبَحُ غَنَماً بِسِلْعٍ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ مَعَهَا فَأَذْرَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۲ لا يذبح بالسنن والعظم والظفر

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ خُذَيْمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى نَعْيٍ مَا أَهْرَأَ الدَّامَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ

## باب ۳۳ ذبیحۃ الغنم والظفر

۳۱۳۔ ذبح بن

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا رَجُلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَذْبَحُ غَنَماً بِسِلْعٍ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ مَعَهَا فَأَذْرَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



متاجرت علی نے در اور دی سے کہا اور اس کی متاجرت ابوالخالد اور طعانی نے کی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ أَبِي عَدْنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ أَجْرًا خَالِيًا وَالطَّلَاقَ دَعْوًا بِالنِّسَاءِ ذَبَّاهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَشَحَّوْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَعَلَيْهِمْ» وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَا هُرَيْرٌ الشَّيْءَ أَوْ ذُو الْكِتَابِ حِينَ لَكَدْتُ وَطَعَاكُمْ حِينَ لَكُمْ» وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: «إِلَّا بَأْسَ بِذِي بَيْعِهِ» نَعْمَا سَأَلَ الْعَرَبُ إِنْ سَمِعَتْهُ يُسَمِّي لِبَيْعِهِ بِاللَّهِ فَلَا تَأْكُلُ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَهْلَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِمْ كَفَرُوهُمْ وَمَنْ كُذِّعَ عَنْ عَيْتٍ تَحَرَّاهُ وَقَالَ الْحَسَنُ: «وَأَجْرًا هَبِيئًا لَا بَأْسَ بِذِي بَيْعَةٍ إِلَّا»

۳۱۰۔ اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربی یا خواہ وہ اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور ان کو گول کا کھانا بھی جنہیں کتاب دہی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے“ زہری نے فرمایا کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو اسے نہ کھاؤ، اور اگر نہ سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی بنی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور ابوسعید نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیمہ کے قطع کا محارکہ ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک عقیدہ چھیدکا جس میں رہبروں کے ذبیحہ کی اچری تھی، میں اس پر جھپٹا کہ اٹھاؤ، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں آنسوؤں کو دیکھ کر شرمگاہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ”طعامہم“ مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَحْصِرُ حُمَيْرَ بْنَ قُرْظَةَ إِسْلَامًا لِحِزَابِ ذِيهِ شَحْمٍ فَتَرَوْتُ لَأَخَذْتُ مَا لَتَفْتُ فَإِذَا السَّيْفُ عَلَى اللَّهِ مُعَلِّبٌ وَاسْتَمَرَّ فَاسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَّاهُمْ هَجْرًا

بَابُ مَا نَدَّ مِنَ النِّمَاءِ إِجْرًا فَهُمْ مَعْنَى الْوَحْشِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مَا أَخْبَرَكُ مِنَ النِّمَاءِ إِجْرًا مِمَّا فِي يَدِكَ فَهُمْ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعْضِ يَدِي فِي بَيْتٍ مِنْ حَيْثُ قَدَّمْتُ عَنْكَ مَذْكَبًا وَسَأَلْتُ ذَلِكَ عَلَى ذَا ابْنِ عُمَرَ وَعَاشِيَةَ

۳۱۱۔ جو باپ تو جانور بزرگ جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے تابو میں ہونے کے باوجود تمہیں عاجز کر دے (اور ذبح کرنے دے) وہ بھی شکار ہی کے حکم میں ہے۔ اور فرمایا کہ (اوپٹ اگر کوئی میں گر جائے تو جس طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَكِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَمِيعَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رِفَاعَةَ

بُنِ كَرَفِجٍ بَنِي خَبَابِجٍ عَنْ شَارِجٍ بَنِي خَبَابِجٍ قَالَ أَقَلْتُ  
نَارَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا لَا نَوَالِدُهُ وَغَدَاؤُ لَمْ نَسْتِ  
مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: أَعَجَلُ أَوْ أَمَانُ، مَا أَهْتَرُ  
السَّيِّئَ وَذُكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلُّ لَيْسٍ السَّيِّئِ  
وَالْقَطْعُ وَسَاخِدَ تَنَكُّ أَمَا السَّيِّئُ فَعَقْمٌ وَأَمَا  
الْقَطْعُ فَمَدَى الْهَبَشَةِ. وَأَصْبَحْنَا غَدَاؤَ إِبِلٍ وَ  
عَيْنٍ فَتَنَّا مِنْهَا بَعِيرٌ فَدَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَخَبَسَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِن لَهْدَا  
الْإِبِلَ أَوْ إِبِلًا كَأَوْجِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَدَاؤُكُمْ  
مِنْهَا شَيْءٌ مَا فَعَلُوا بِهِ هَلْكَاءُ

**باب الشجر والدابة** - وَقَالَ ابْنُ  
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا مَنْحَرٍ إِلَّا فِي  
الْمَنَاجِمِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيْحِزِّي مَا يَذْبَحُ  
أَنْ أَحْضَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَكَرَّاهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ  
فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يَنْحَرُ هَامًا، وَالنَّحْرُ  
أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعٌ أَوْ ذَوَابِحُ قُلْتُ  
فَيُخْلَفُ الْكَوْدُ أَمْ حَتَّى يُقَطَّعَ النَّحْلُ؟  
قَالَ: لَا أُخَالُ. وَأَخْبَرَنِي مَنَافِعُ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنْ النَّحْجِ يَقُولُ  
يُقَطَّعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَذْبَحُ  
حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ  
أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً - وَقَالَ  
فَنَنْبَحُوهَا وَمَا كَاوَدُوا بِفَعْلُونِ -  
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ عَسَّاسٍ:  
الذَّبْحُ كَالْهَلْخِ وَاللَّبَقِ -  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ  
أَبُو إِذَا قَطَّعَ  
الرَّأْسَ

عباد بن رافع بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن ابی اسول اللہؐ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے  
ہوگا اور ہمارے پاس چھ یا انہیں ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چھ جلدی کرو یا  
اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرو۔ جو آنحضرتؐ بہاد سے اور ذبیحہ پر  
اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے اور اس  
کی دوسری ہاتھ، دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن جیشیوں کی چھری ہے اور  
سبیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے اونٹ بک کر بھاگ پڑا تو  
ایک صاحب نے تیرے لئے مار کر لایا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض  
اوقات جنگی جانوروں کی طرح بدستہ ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی  
تمہارے قابض سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۲۔ بخاری ذبح۔ ابن جریر نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا  
کہ ذبح اور نہ صرف ذبح کرنے کی جگہ (حق) اور نہ کرنے کی جگہ  
(سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے، میں نے پوچھا کیا جن  
جانوروں کو ذبح کیا جانا (حق) پر چھری پھیر کر انہیں نہر کرنا  
(سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا، انھوں  
نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (گائے کو ذبح کرنے  
کا ذکر کیا ہے پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے نہر کیا جاتا  
ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے نہر کرنا  
ہی بہتر ہے۔ ذبح "گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے میں نے کہا کہ  
گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟  
انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے  
خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے  
آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔  
اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
نہ اذرب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بلا شیعہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے  
کہ تم ایک گائے کو ذبح کرو، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح  
کیا اور وہ کرنے والے نہیں تھے، سعید بن ابی عباس رضی اللہ  
عنه کے واسطے سے بیان کیا ذبح حق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور  
سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

مَدَامُ سِي :

٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ  
أُمُّ أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ  
خَسَّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَانَا كَلْبًا  
٣٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَمِيعٍ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَيْشَامِ عَنْ  
فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَوَجَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَانَا وَخَسَّ بِالْمَوْتِ  
فَا كَلْبًا

٢٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ قَالِيسَةَ بِنْتِ الْمُذَرِّجِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ  
قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرْنَا فَأَكَلْنَا - ثَابِتٌ وَكَيْفٌ وَ  
ابْنُ هُبَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ

بِالْبَلِّ مَا يَكُونُ مِنَ الثَّلَاةِ وَالْمُصْبَرَةِ  
وَالْمُجْتَمَةِ:

٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي يُوْبَ  
فَدَايَ هِنَاثًا أَوْ فُتَيَاثًا لَتَصُبُّوا دَجَاجَةً مِنْ مَوْنَهَا  
فَقَالَ أَسَى - ثُمَّ الْبَيْتُ مَقَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
تَصُبُّوا الدَّجَاجَةَ

٣٤٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَلَّمَهُ مِنْ بَيْتِ يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةٌ تَرْمِيهَا فَنَسَى إِلَيْهَا ابْنُ عُثْمَانَ حَتَّى حَلَمَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبَالَغَ لِمَ مَعَهُ فَقَالَ اسْتَعْرِضُوا عَلَا مَكْرَمًا أَنْ يُصْبِرَ هَذَا الطَّيْرُ لِقَتْلِ نَاقِي سَمْعَتِ الْيَتَّى مَلَى اللَّهُ مَكْنِيهِ وَسَلَّمْ فَهِيَ أَنْ تُصْبِرَ هَمِيمَةٌ أَوْ غَيْرَ هَذَا الْقَتْلِ :

نے فرمایا کہ اگر سرکٹ جانے لگا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۳۔ ہم سے علاؤ الدین بکھلی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اسے کھایا۔

۴۷۴ - ہم اے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے طاہر سے اور ان سے اسما رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا میں ہم نے ایک گھوڑا فرج کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم دین میں تھے۔

۵۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے غلام نبی منذر نے، اس کا مدینت الی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا اور اس کے سینے کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر اچھڑا دیے۔ یہی کی متابعت و کیج اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "خر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا، یا باغھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا اپسندیدہ ہے۔

۴۷۶ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا، کہا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھ کہ ابن ابیوبک سے بیان کیا، آپ نے دامن چند لڑکوں کو یا زبیر انزل کو دیکھا کہ ایک مرغی کو بازو کر اس پر تیرا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو بازو کر مارنے سے منع فرمایا تھا۔

۴۷۷۔ ہم سے احمد بن حقیقوب نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن سعید بن عمرو نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن مسعود کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی باندھ کر اس پر تیر کا نشانہ کر رہا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ مرغی کے قریب گئے، اور اسے کھول لیا پھر مرغی کو اور نیچے کچے اپنے ساتھ لانے اور ڈیرا اپنے بچے کو سن کر وہ کہ اس جانور کو باندھ کر مارے میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اہل حضورؐ نے کسی جنگی جانور یا کسی بھی جانور کو باندھ کر جان سے مارنے سے منع کیا تھا۔



إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَفَرٍ  
مِنَ الْأَشْعَرِ بَيْنَ قَوْمِ أَفْقُسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَ  
هُوَ يُعْصِمُ نَعْمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا  
فَحَلَفَ أَنْ لَا يُحْبِلَنَا قَالَ مَا عَيْنِي مَا أَحْبَبْتُكَ  
عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِبَعْضِ مَنِ ابْنِ قَالٍ قَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِ جُؤُنْ  
أَيْنَ الْأَشْعَرِ جُؤُنْ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ  
ذُرِّ عَذَاذٍ رَأَى فَلَبَّسْنَا عَنِيْدَ بَعْضِ  
فَقُلْتُ رَدِّهَا بِي نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ  
لَا نَقْبُلُهَا أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ  
فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تُحْبِلَنَا فَظَنْنَا أَنَّكَ نَسِيتُ  
يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ  
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى  
يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا حَتْمًا مِنْهَا  
إِنَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ  
وَنَحْلَلُهَا:

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ  
غَزَاْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا:

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ خَيْبَرٍ عَنْ حُومِ الْحَمِيرِ وَرَخْصٍ فِي الْحُومِ الْخَيْلِ :-  
بِالْأَسْلِ الْحُومِ الْحَمِيرِ الْأَنْبِيَّةِ، وَنَبِيٌّ عَنْ

ہوں یا ر آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہیں آنحضرت کی  
خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کو ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضرت کے  
سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔  
اسی وقت ہم نے آنحضرت سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضرت  
نے قسم کھالی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا  
کہ میرے پاس تمہارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت  
کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعر کہاں ہیں؟  
اشعر کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ہمیں پانچ سفید کولان ملے اونٹ  
دیئے۔ آنحضرت کی دینیک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں  
سے کہا کہ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضرت کو آپ کی قسم  
کے بارے میں غافل رکھا تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضرت کی  
خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری  
کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے  
کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا  
فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری  
کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے جابا تو کبھی ایسا  
نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس  
سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور مجھ پر ہی نہ کر دوں جو بہتر ہے میں قسم  
توڑ دوں گا اور وہی کر دوں گا جو بہتر ہوگا،

۲۸۳- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح  
کیا اور اسے کھایا۔

۲۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمر ابن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد  
رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے  
کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔

۳۱۶- پانچ گھوڑوں کا گوشت۔ اس باب میں مسلمہ رضی اللہ عنہ کی

اس شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ ہم نے صدر سے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں یحییٰ بن علی کے صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ ملی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منغہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عروے نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عری نے حدیث بیان کی، اور ان سے براہ اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو اور یس نے خبر دی اور ان سے ابوشعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیری اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے کی۔ مالک، معمر، یحییٰ بن یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ لَيْسَ مَحْظُورَةً:

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِحٍ:

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هَيْمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَنْعَةِ قَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ:

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ:

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي نَعْدِيُّ عَنْ الْأَنْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ:

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي اسْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ يُسَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْرِيُّ وَدَعْقِلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَدَعْقِلٌ وَالسَّاجِسُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ









علیہ وسلم نے جو ہے کے متعلق، جو گھی میں مرگیا تھا حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے میمونہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جو ہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضرت نے فرمایا کہ جو ہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھا لو۔

۳۲۳۔ جانوروں کے چہرہ پر داغ دار نشان لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر اسے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عوف بن زین نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر اسے منع کی (ممانعت کی ہے)۔

۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا تاکہ آپ اس کی تحنیک فرمائیں، آنحضرت اس وقت ربیعہ کی باطنی تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (دشمن نے بیان کیا کہ امیر خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹوں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بلکہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سوا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ملاؤں اور کتب پر جمہا اللہ

قَالَ: بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَا سَأَلْتُ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرِيبَ مَوْفَا فَطَرَحَهُ ثُمَّ أَكَلَ عَنْ حَيْثُ عَصِدَ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَسٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: اَلْفَرَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّهُ:

بِالْأُتُومِ وَالْعُلْمِ فِي الصُّورَةِ:

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ - تَابَعَهُ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْعَفْوَاقِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ: كُفِّرَ بِالصُّورَةِ:

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي رُجَحْتُكَ وَهُوَ فِي مِزْبَعٍ لَنَا فَرَأَيْتُهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَبِيبَةٍ مَثَلُ فِي إِذَا جَاءَا:

بِالْأُتُومِ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بَعِيدًا أَوْ أَهْمًا بِهِمْ لَحْنُوكَ لِحْدَيْتِ رَأْفِعَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ هَاشِمِيُّ وَعَبْرَتُهُ فِي ذَبْحَةِ السَّارِقِ:

اسے اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم ہے برٹے گھی کا ہی بیان ہوا ہے۔ دیکھتے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی با کوئی بھی چیز اگر سٹال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے جو ہے کے چاروں طرف سے گھی کا ٹکڑا ملے نہیں یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چلی سکتی ہے جو جنہوں میں جب چیز جی ہوئی ہوگی تو جو ہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی باسانی نکال کر پھینکا جاسکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مراد صرف مجاہد گھی یا اسی طرح کی کسی جی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑنا ہے۔ احادیث نے بھی اس باب میں مجاہد و سٹال کا فرق کیا ہے۔

## إِطْرَحُوهُ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ حَدَّثَنَا  
 حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ رَأْفِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ  
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا تَكْنَى الْعَدُوَّ  
 عَدُوًّا وَلَكِنَّ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: مَا أَتَاهَا لَمْ يَمُتْ  
 وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَمَكُوا أَمَّا لَكُمْ بَيْنَ سَبَقٍ وَلَا خَلْفٍ  
 وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السِّينُ فَعَظُمَ وَأَمَا  
 الْقَطْرُ فَمَدَى الْحَبْسَةِ. وَفَقَدْتُ سَوْعَانَ  
 النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَاءِ وَالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَضَبَعُوا قَدُومًا فَأَمَرْتُهُمَا  
 فَأُكْفِيتُ وَفَسَمَ بَنِيهِمْ وَعَدَلَ بَعِيرًا بَعِيرَ سَيَاةٍ  
 ثُمَّ عَدَّ بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ  
 خَيْلٌ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ لِحَبْسِهِ ثُمَّ  
 فَقَالَ: إِنَّ هَذَا وَالْبَهْمَاءُ أَوَابِدُ  
 كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا  
 فَمَا فَعَلُوا مِثْلَ

## هَذَا

باب ۳۲۵ إِذَا تَدَبَّعْتُمْ فَعَدَمًا  
 لِبَعْضِهِمْ يَسْتَهْجِبُ فَقَتَلَهُ فَأَمَّا إِذَا ضَلَّحْتُمْ  
 فَهُوَ حَائِزٌ بِالْخَبَرِ رَأْفِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ  
 السَّكَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ  
 بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبَةَ رَأْفِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
 فَتَدَبَّعَ بَعِيرٌ مِنَ الرِّبْلِ قَالَ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ يَسْتَهْمُ  
 لِحَبْسِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهَا أَوَابِدًا  
 كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ بِكُمْ مِنْهَا فَاصْغُرُوا

نے چور کے ذبح کے متعلق فرمایا کہ اسے پھینک دو۔

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الوالد حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے دادا رافع بن خدیج رحمہ اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہا رہے اور جانور دل کو ذبح کرنے والے (اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی دہر سے تھیں تباؤں کا، دانت تو بڑی ہے، اور ناخن جیشیوں کی پھیری ہے۔ اور حدیث کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پیچھے والے نے جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضرت نے انھیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے؛ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبید اللہ انسی نے خبر دی، انھیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ بدک اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے ہیں اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ! ہم غزوں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھو کیا کرو جو کہ خون بہا دے یا آپ نے بجائے انہر کے، نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت بڑی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶ - اے ایمان والو! ایک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر پس مردار اور خون اور سوز کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے عملی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جائے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے سہارا ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے آفر کیا جو بے گنہم ایسے جانور ہیں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتادی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سوا اس کے کہ اس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر گناہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار سب کو خوب جانتا ہے۔ حد سے نکل جانے والوں کو“ اور ارشاد ”اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اسے کھائے سوا اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہت بڑا خون یا سوز کا گوشت ہو، کیونکہ وہ اس کے لئے حرام ہے یا جو منق کا ذریعہ ہو غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا، لیکن جو کون تیار ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔“ اور فرمایا، سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور سہی دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سوز کا

ہلکا۔ قَالَ قَاتِلْ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَعَارِي وَالْأَسْفَارِ عَنَيْدُ أَنْ تَنَاجِمَ فَلَا تَكُونُ مَدًا قَالَ أَرَأَيْتَ مَا تَقْرَأُ أَحْمَرُ الدِّمَامِ وَدَكْرُ اسْحُ اللَّهِ فُكُلٌ غَيْرُ السَّبْتِ وَالْقَطْرِ فَإِنَّ السَّبْتَ عَطْفٌ وَالْقَطْرُ مَدَى الْحَبَشَةِ؛

بَابُ ۳۲۶ كُلُّ الْمَضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِرِ وَمَا هِيَ بِمَ لَحْمٍ لِّغَيْرِ اللَّهِ فَمَن اضْطَرَّ غَيْرَ بَإٍ وَكَأ مَا دِي فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَن اضْطَرَّ فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِّذَلِكَ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِن مَّا دَكَّرَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِن كُنتُمْ بَايَا بِهِ مُؤْمِنِينَ، وَمَا دَكَّرَ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِن مَّا دَكَّرَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَفَدَفَصَلْ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطَرَّ تَعَالَى إِلَيْهِ وَإِنْ كَشِيتَ الْيَتِيمُونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَبِينَ. ذَلِكَ أَجْدُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيَّ حَرْمًا عَلَى طَائِعٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَيْزُرٍ فَإِنَّهُ رَجَسٌ أَوْ فِتْنًا أُحِيلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَن اضْطَرَّ غَيْرَ بَإٍ وَكَأ مَا دِي فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. وَقَالَ: فَكُلُوا مِن مَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا وَطَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِرِ وَمَا

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی سبق راہر جاتے نہ کہ طالب لذت ہو، اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے ۴

## قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور ہے۔

أُحِلَّ بِعِيدِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ  
عَيْدَ بَايَعٍ وَكَأَعَادٍ  
فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ  
رَحِيمٌ

## کتاب الاضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵

باب ۳۲۷ سُنَّةُ اَذَى ضَحِيَّةٍ - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
هِيَ سُنَّةٌ وَ مَعْرُوفَةٌ ۶

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ  
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْبَدَائِ  
رَهِمِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: إِنْ أَدَلَّ مَا يَبْدَأُ بِهِمْ فِي ذَبْحِهَا هَذَا  
فَضَلَّتْ ثُمَّ نَزَجَتْ فَتَنَحَّرْ مِنْ فَعْلِكَ فَقَدْ  
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ هُوَ  
لَحْمٌ خَلَامَةٌ يَدُ عَلَيْهِ كَيْفَ مِنَ الشُّكِّ فِي شَيْءٍ  
فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ  
إِنَّ عِنْدِي خَبْرًا عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا جُنَحَا وَلَنْ  
تُجْبِرَنِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - قَالَ مُطَرِّفٌ  
عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
شُكَّ شُكُّكَ وَأَصَابَ سُنَّةَ  
الْمُسْلِمِينَ ۶

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
فَا تَمَّا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَدْ  
شُكَّ شُكُّكَ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۶

باب ۳۲۸ قِيمَةُ اذِ مَامِ اِلَا ضَحَايَ بَيْنَ النَّاسِ ۷

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مندرجہ حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے ان سے شعبی نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج (عید الاضحی کے دن) کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہرگی جو اس نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو بردہ بن یار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر لیا تھا، اور عیسیٰ کی کمر سے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکر ہے (کیا اس کی قربانی ابتداء بعد کروں) آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا بطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانوروں میں تقسیم کرتا ہے

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ  
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
أَمَحَا يَدُ حَتَّابٍ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ حَبْدَةً  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ حَبْدَةً  
قَالَ: صَحَّ بِهَا

باب ۳۲۹ الرَّاحِلَةُ لِلْمَسَاكِينِ وَالنِّسَاءِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَيْهَا وَصَارَتْ سُرُوفَ قَبْلِ أَنْ تَدْخُلَ  
مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَنْفَيْتِ؟  
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَثَبُهُ  
اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ أَوَّلِ قَلْبِي مَا يَقْبَلُنِي الْخَاجِرُ  
غَيْرُ أَنْ لَا تَطْلُقِي يَا لَبِئْتِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِثْنَى  
أُمَيْتٍ يَكْحِمُ بَنِي فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ فَالْتَوَا صَنِيعِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ أَنَسٍ دَاجِمٍ بِالْبُقْعَةِ

باب ۳۳۰ مَا يَشْتَبِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْوِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَفَدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ  
أَبِي بَرْزَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْوِ  
مَنْ كَانَ ذُبْحُ قَبْلِ الصَّلَاةِ طَيِّبًا فَقَامَ  
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَيُّومُ يُشْتَبَى  
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَاةً وَعِنْدِي حَبْدَةٌ  
خَيْرٌ مِمَّنْ شَا قِي لَحْمٍ فَرَحَّمَنِي فِي ذَلِكَ  
فَلَمَّا أَذْرِي أَبْغَعْتُ الرُّخَصَةَ مِنْ مَرَاةٍ أَمَرَنِي  
لَحْمٌ أَنْكَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُمَيْتِينَ  
فَنَجَّحَهُمَا وَفَاقَمَ النَّاسُ إِلَى عُنْتِهِمْ فَتَوَشَّعُوا هَاؤُلَاءِ

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،  
کوئی کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقبہ رضی اللہ  
عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا وہ آپ نے بیان کیا کہ اس پر میں  
نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے، آنحضرت  
نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرو۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کوئی کہ یحییٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے بیان تشریف دئے تھے حجۃ اوداع  
کے موقع پر آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حاضر ہو گئی  
تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ کیا بات  
ہے۔ کیا تھیں حسین کا خون آنے لگا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی  
کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی نقدیر میں  
لکھ دیا ہے۔ تم خاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو صرف بیت اللہ کا طواف  
نہ کرو۔ پھر جب ہم مینے میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے  
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! یہ مکہ مکرمہ کے مکہ مکرمہ کے  
بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن علیہ نے خبر دی، انھیں  
ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے  
قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی  
ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال  
سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو  
آنحضرت نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت ایک  
سال سے کم کے بچے کی قربانی کی، دوسروں کو بھی ہے یا نہیں، پھر آنحضرت  
میں ٹھہرنے کی طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ فَتَجَزَّ عَوْهَا :

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ التَّوَّابُ قَبْلَ اسْتِنَاةِ كَهْفِ ثَبَابِ  
خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنَ السَّنَةِ أَمَّا عَشْرُ  
شَهْرًا مِمَّا أَرَى نَبِيَّهُ حُرْمٌ ثَلَاثٌ مِثْوَابِيَّتِ  
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبُ مَضَى الَّذِي  
بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَمَّا شَهْرُ هَذَا فَلَمَّا أَتَى  
رَسُولُهُ أَغْلَهُ مُسَكَّتٌ حَتَّى طَلَنَّا أَقْلَهُ سَيِّمِيهِ  
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلَى ،  
قَالَ : أَيْ يُكَلِّبُ هَذَا ؟ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَهُ مُسَكَّتٌ  
حَتَّى طَلَنَّا أَقْلَهُ سَيِّمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ :  
أَلَيْسَ النَّبِيُّ ؟ قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَأَيُّ نَبِيٍّ هَذَا ؟ قُلْنَا  
إِسْمَاعِيلُ وَرَسُولُهُ أَغْلَهُ ، مُسَكَّتٌ حَتَّى طَلَنَّا أَقْلَهُ  
سَيِّمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ  
قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَإِنَّ مَاءَ كَعْبٍ وَمَوَالِيَهُ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَآحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَضَكُمْ  
عَلَيْكُمْ خَدَامٌ كَثَرَتْ مَتَى مِيَكُهُ هَذَا فِي  
بَيْتِكُمْ كَعْبٌ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَ  
سَتَلْعَوْنَ سَبَكُهُ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ  
أَلَمْ تَدْرُجُوا عَبْدِي صَلَاتًا لَا يَنْوِبُ  
بَعْضُكُمْ وَقَابَ بَعْضُ أَلَمْ يَبْلُغِ الشَّاهِدُ  
الْعَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَنِ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ  
أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِنْ سُبْحَةٍ وَكَانَ  
مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ ، هَذَا السُّبْحَةُ  
اللَّهُ مَكِينٌ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : أَلَمْ تَدْرُجُوا  
أَلَمْ تَلْعَوْا ؟

انہی تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرہ کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اب نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان  
سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ بھر کہ اسی حالت  
پر لگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا  
کئے تھے سال بارہ مہینے کا ہے، ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر  
ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور رجب۔ معزز جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے  
درمیان میں پڑتا ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے  
عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ ذبحہ جانتے ہیں، آنحضرتؐ خاموش ہو گئے۔ ہم  
نے سمجھا کہ شاید آنحضرتؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ  
ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟  
ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ ہر ہے پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے  
اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا  
کہ یہ مدینہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت  
فرمایا یہ دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم  
ہے۔ آنحضرتؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجزئ کریں گے،  
لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، کیوں  
نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال محمد بن سیرین نے بیان  
کیا کہ مرثیہ خیال ہے کہ ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا کہ ”اور تمہاری عزت تم پر،  
راہب کی دوسرے پر اس طرح با حرمت میں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے  
اس شہر میں اور اس مہینہ میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس  
وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔  
میرے بعد گواہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ناں  
جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ  
جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے پر  
جراے سن رہے ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سچ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو  
جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)۔

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ اودہ جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقہ نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور خرید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک والے دو میزھول کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فرسہ تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم دین منورہ میں قربانی کو فرما کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو ذبح کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو میزھول کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو میزھول کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سبیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالو اب محمد بن بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکبرے میزھول کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ماتھے سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں آپ نے انھیں تقسیم کیا، پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ نکال لیا، تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، اہل حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرو۔

باب ۳۳۳۔ الذَّاحِجِي وَالْمَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى :

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْبِي مَنْحَرُ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُخْرِجُ :

باب ۳۳۳۔ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِشِينَ أَقْرَبَيْنِ وَحِيدًا سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَسْمِعُ الْأَنْصَجِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْمِعُونَ :

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَيِّقُ يَكْبِشِينَ وَأَنَا أَضَيِّقُ يَكْبِشِينَ :

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنُكَلِّأُ إِلَى كَبِشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَصْلَحَيْنِ فَنَذَّجَهُمَا بَيْدًا : ثَابَعَهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاكِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ :

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا يُقَسِّمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ مِنْهَا يَا فَيْعَى عَنُودُ : فَذَكَرَهُ لِيَسْمَعِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَخْمٌ أَنْتَ يَدُهُ :





بجائے کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن وردان نے بیان کیا، ان سے ابوب  
نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اورو  
(اس روایت میں) بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی بچہ یا

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ماتھے سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چکر بڑے مینڈھوں کی قربانی کی، میں  
نے دیکھا کہ آنحضرت اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ  
اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ماتھے  
سے ذبح کیا۔

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی مباحہ کی۔ ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ  
اپنے ماتھے ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی  
ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ تمام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف  
لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا: کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟  
میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا: زائد اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں  
لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیل کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا  
طواف کرو۔ اور آنحضرت نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی کہا کہ مجھے زید بن جری، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے یزید بن عازب  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا ہے  
تھے، خطیب میں آپ نے فرمایا: آج کے دن کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے، پھر  
واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن  
جس نے عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گشت ہے جسے اس  
نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ (ابوردی) اللہ

مَحْتَبَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَّا  
حَدَّثَنَا عَنْ - ۳۳۵

بَابُ ۳۳۵ مِنْ ذَبْحِ الْأَمْنَاءِ بِمَدٍّ ۴

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْنَا  
وَأَضْبَعًا قَدْ مَدَّ عَلَى صَفَاحَيْهِمَا نِسْبَتَهُ  
وَبَكَبَرًا قَدْ مَدَّ يَمَاحَهُمَا

بِسَبْعَةٍ ۴

بَابُ ۳۳۶ مِنْ ذَبْحِ مَيْمَنَةٍ غَيْرِهِ وَأَمَّا  
رَجُلٌ ابْنُ عُمَرَ فِي مَدَنِيَّتِهِ وَأَمَّا  
أَبُو مُوسَى بَنَاتُهُ أَنْ تَصَحَّحِينَ  
بِأَيْدِي نِسَبَةٍ ۴

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ  
وَحَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَفٌ  
وَأَمَّا أَجَلِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسَتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ،  
قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ أَنْ تَقْضِيَ مَا  
يُقْبَضُ الْحَاجُّ فَيُرَانِ لَا تَطْرُقِي بِلَبْسٍ وَهَئِذَا رَسُولُ  
الْمَلِكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِمْ بِالْبَقَرَةِ ۴

بَابُ ۳۳۷ الذَّحْوِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ۴

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ الْمُهَافَلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
كَانَ أَخْبَرَ فِي رُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ  
الْبَدَائِغِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِّأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا  
أَنْ تَقْضِيَ نَحْوَ نَرْحِمَ فَنُخَصُّ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ  
أَهْلَبَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يَفْتَدِيهِ  
بِرَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسَكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو مُرَّةَ ۴

عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔  
البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری  
سے بہتر ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن  
تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹا یا۔

۵۲۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم  
نے حدیث بیان کی، ان سے الیوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی  
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو  
وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک مجاہد اٹھے اور عرض کی اس دن گوشت  
کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر  
کیا جیسے آنحضرتؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امیر سے  
پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریاں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضرتؐ  
نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، مگر یہ اجازت  
دوسروں کو بھی ممتیٰ نہیں۔ پھر آنحضرتؐ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ  
کی درابریقی کر انھیں آنحضرتؐ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہوتے  
اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے حذاف بن سفیان بنی رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔  
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ  
کرے اور جس نے قربانی ابھی نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غازی طہی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھتا  
ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بنا تا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ  
کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نبار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ!  
میں نے تو قربانی کر لی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے  
قبل از وقت ہی کر لیا ہے۔ انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا  
ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں یا آنحضرتؐ

يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُمَسِّقَ وَ  
عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ مُسْتَبَةٍ  
فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَفًا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ  
تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ:

۳۳۸۔ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ:

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ  
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا الْيَوْمُ مِثْلُ  
فِيهِ اللَّهُمَّ وَذَكَرَ مِنْ حَيْدٍ أَيْنَهُ وَكَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعِنْدِي  
حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرُخَصَ لَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَعَتْ  
الرَّخِصَةَ أَمْ رُخِصَ أَنْ يُكْفَى إِلَى كَبِشَيْنِ بَيْنِي  
فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَى النَّاسُ إِلَى غَنِيْمَةٍ  
فَذَبَحُوهَا:

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
بُرَيْقٍ سَمِعْتُ حَنْدُبَةَ بْنَ سَفْيَانَ الْبَجَلِيَّ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَفًا  
أَوْ دَرِيْءًا مِمَّنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيُذْبَحْ:

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَابِرِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ  
فَقَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا فَلَا  
يَذْبَحُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بَرْزَةَ بْنُ نِيَّازٍ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ تَحِلُّهُ  
قَالَ فَإِنْ عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ خَيْرٌ مِنْ  
مُسْتَبَتَيْنِ أَذْبَحُهُمَا قَالَ نَعَمْ، فَذَبَحَ

نے فرمایا کہ کروا لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چپکے سے منڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور انھوں نے اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔

۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چپکے سے منڈھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔

۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا اسامیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عمر بن الخطاب المؤمنین، اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گھنے میں (نشانی کے طور پر) تلامذہ پہنا دیا جائے۔ تو کیا اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے کہ جب تک حاجی اپنا احرام رکھ لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر اسے کا اواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قتادے باندھتی تھی انھوں نے اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک انھوں نے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے حرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲۔ قربانی کا کتھا گوشت کھایا جائے اور کتھا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

تحدیثی عن احمد بن عبد اللہ: قال عابروہی خیر من سبککثیرہ

باب ۳۳۹۔ وضع القدم علی صلیح الذبیحۃ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ مَنْ مَّا دَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْحِشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفِيحًا وَمَا وَدَّ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا

باب ۳۴۰۔ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ثَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبْشَيْنِ أَمْحِشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذُبَحَهُمَا بَيْنَهُمَا وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَا جِهَتِهِمَا

باب ۳۴۱۔ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيٍ لِيَدُ نَحْرٍ يَجُزُّ مِنْهُ شَيْءٌ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَقْبَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لَعَلَّكَ تَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيُجْلِسُ فِي الْمَعْبِدِ فَيُؤْمِنُ أَنْ تَقْلُدَا هَدْيَهُ فَلَا يَذَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَيْرٌ مَا حَتَّى يَجِلَّ النَّاسُ: قَالَ فَسَبَّغْتُ تَصْفِيْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَعَنَّا كُنْتُ أَقْتُلُ فَلَا تَدَّ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا حَلٌّ لِيَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

باب ۳۴۲۔ مَا يَوْكَلُ مِنَ الْحَرَمِ الْأَصْحَابِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ

کی کہہ کر رونے بیان کیا، انھیں عطا دے خبر دی۔ انھوں نے عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الافاضی کے) لحوم الصدقہ کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن جناب نے خبر دی انھوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹا دو، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقحادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ مال کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے، میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے جو حکم بدل گیا ہے اور اب تین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

۵۳۲۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا، دو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں، آنحضرت نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور حاجی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ جو حکم قطعی نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جانتے والا ہے۔

قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُومِ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ قَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لِحُومِ الصَّدَقَةِ:

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ جُنَابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا مَقْدَامَ النَّبِيِّ لَحْمٌ قَالَ وَ هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَعَايَا فَقَالَ أَجْرُهُمْ أَذَوْقُهُ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى أَتَى أَخِي أَبَا مَنَاذِرَةَ وَ كَانَ أَحَاكِمَ لِمَتِّهِ وَ كَانَ يَذَرِيَانَا فَمَا كُنْتُ ذَلِكُ لَنَا فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدُحْدَثُ

بَعْدَكَ  
أَمْرًا:

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِيحُ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِي مَنِيِّهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُنْكَرٌ كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَأَتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلُوا كَمَا قَعَلُوا عَامَ الْمَضِيِّ قَالَ كُلُّوْا وَ أَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَأْتِيَسُ جَمْعُهُ فَأَمَرْتُ أَنْ يُعِينُوا فِيهَا:

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الصَّحَابَةُ كُنَّا نَمْلِكُ مِنْهُمُ فَتَقْدُمُ بِهِمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كُلُوا الرِّثْلَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَ كُنْتُمْ يَغْرِضُوهَا، وَلَكِنْ أَمَّا أَذْذُ الطَّعْمِ مِنْهُ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ:

۵۳۴- حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُؤَدَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَدَنِي يَوْمَئِذٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَسْنَهٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ لِيَوْمِ الرَّاحِ مَخْرَجِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خُفَاكُمُ عَنْ صِيَامِ هَذِهِ الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمٌ فِيهِ لَكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمُهُمَا لَكُمْ لَوْ أَنَّ نُسُكَكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَتْ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ اجْتَمَعَ نَكْرٌ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ آوَيْتُمْ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحُمْرَ نُسُكَكُمْ فَوَيْلٌ لَكُمْ وَوَيْلٌ لَكُمْ عَنْ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ يَخْوَعُ ۝

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَهْلِ ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْتَظِرُ مِنَ ابْنِ أَبِي لَهَبٍ لِيَوْمِ الْحَدِيثِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الاشراب

بَابُ ۳۲ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴- ہم سے حبان بن مؤدئی نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہ کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازھر کے مولا ابو عبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بصرہ کے دن عربین خطاب صنی اللہ عنہ کے ساتھ عید کا میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا مختاری قربانی کا دن ہے، ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عید کا میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے، دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عوالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور عید کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جاسکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابو عبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور عمر نے زہری کے واسطے سے لوران سے ابو عبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انھیں مسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ منی سے کوچ کرتے وقت رومی زبیر کے موعظ سے کھاتے تھے، لیونک آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

## مشروبات

۲۴۳- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلا مشرب شراب اجوا، مبت اور

پانے لگے تھے، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو،  
تا کہ تم صلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی  
انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو  
آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،  
انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی  
گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر الیسا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے  
پیش کئے گئے۔ آنحضرت نے انھیں دیکھا پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا،  
اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں میں جس نے آپ  
کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی  
امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الحارث، عثمان بن عمر اور زہری نے  
زہری کے واسطے سے کی۔

۵۳۸۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان  
کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے  
سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں  
سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی،  
شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہوجائیں گی۔ توبت یہاں تک  
پہنچے گی کہ چاس چاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ  
میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن باقی رہے  
ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن  
باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد الملک  
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی، ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَالْأَصَابُ وَالْأَمْرُ لَا مَرْجُءَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ  
فَاجْتَنِبُوا لَعَنَ لَكُمْ تَفْلَحُونَ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ تَافِيعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرَ فِي  
الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَّمَهَا فِي الْآخِرَةِ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ  
لَيْلَةً أُسْرِيَ بِهِ يُلْبِأُ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ  
لَبَنٍ فَظَلَرُ الْبَهَائِشَةِ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ أَخَذَ  
بِلَا إِلَهَ إِلَّا هَذَا لِيَفْطُرَ لَكَ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ  
عَوْنَتُ أُمَّتِكَ تَابِعَهُ مُعَمَّرٌ وَابْنُ الْحَادِ  
وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدِيثًا لَا يَجِدُ فِيهِ غَيْرِي قَالَ، مِنْ أَشْرَاطِ  
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ  
الزَّنا وَتَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ التَّحَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى  
يَكُونَ لِكُلِّ نِسَاءٍ قِيَمَةٌ رَجُلٍ وَاحِدٍ

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَاجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا  
يَشْرِبُ الْخَمْرَ جَنْ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ  
لِلسَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھارے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ ٹوٹ رہے ہونے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

### ۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب عبد ربیع بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بن ابی لیث نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے مالک! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گہیوں اور جواؤں شراب (غمرادہ ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

### ۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امی ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو شراب کی حرمت سے پہلے کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب ملا رہا تھا کہ ایک آنے ملنے لگا کہ اگر تیار کیا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

۵۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَكْرُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ دَهْشَانَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلَبِّجُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهِبُ مُهَيَّئَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَصْغَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَضِبُّهَا وَهُوَ مُؤَمِّمٌ

### باب ۳۴۴۔ الْخَمْرُ مِنَ الْعَنْبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِيعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَنٍّ أَنَّهُ قَالَ: حَرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرَ حِينَ هَرِمَتْ وَمَا يُجَدُّ مَكِينِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرًا لَا عَنَابٍ إِلَّا قَلِيلًا، وَغَامَّةٌ خَمِيرًا الْبُسْرُ وَالْقِيَابُ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! أَنْزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: الْوَنَبِ وَالْقَمْزِ وَالْعُسَلِ وَالْخِطَطِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَا مَرَّ الْعَقْلَ

### باب ۳۴۵۔ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّعِيرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْتَفِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَآبَا طَلْحَةَ وَآبَا بَكْرٍ مِنْ فَضِيلٍ زُهَيْرٍ وَشُرَفَاءَهُمْ ابْتِ قَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حَرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَلَعَنَ قَوْمًا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ



سَعِیْتُ اَسْنَا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْعِيَهُمْ  
الْخَمْرُ عَنْهُمْ وَاَنَا اَصْفَرُهُمْ - اَلْفُطْبِيْنُ فَقِيلَ  
حُرِّمَتْ الْخَمْرُ فَقَالُوا اَلْفُطْبِيْنُ فَلَكَ اَنَا، قُلْتُ لَيْسَ  
مَاشَرَا بِهِمْ؟ قَالَ سَاطِبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ  
بْنُ اَسْبٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَلَمْ يَكُنْ اَسْبٌ  
وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَسْنَا يَقُولُ  
كَانَتْ خَمْرُهُمْ

تَوْ مَسِيْنٌ

۵۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ مَعْنٍ الْجَبَلِي قَالَ سَعِیْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَقِيْبٍ رَضِيَ  
قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ  
الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ تَوْ مَسِيْنُ النِّسْرِ وَالْخَمْرُ

۳۳۶- بِالْبَيْتِ  
وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِيكَ ابْنَ اَسْبٍ عَنْ الْقَطَاعِ  
فَقَالَ اِذَا لَحْدَ يَسْكُرُ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ  
الدَّرَّاءِ اَوْ رَوَيْتُ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا يَسْكُرُ  
لَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ  
الْبَيْتِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۷- حَدَّثَنَا ابُو بَكْرٍ جَدُّي أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ اَخْبَرَنِي ابُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ نَبِيْدُ الْعُسْلِ وَكَانَ اَهْلُ الْعِمَنِ يَشْرَبُوْنَ  
فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكُرَ  
فَهُوَ حَرَامٌ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسْبٌ مِنْ مَالِكٍ  
اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَشَبَّهُوا بِالْأَنْبِيَاءِ  
وَلَا فِي الْمَرْثَةِ. وَكَانَ ابُو هُرَيْرَةَ يَخْبِي مَعَهَا الْخَمْرَ وَالْمَيْكِرَ

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا  
کہ ایک قبیلہ بن کھڑا میں اپنے چچاؤڈل کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب  
سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ان حضرات نے فرمایا کہ اب بھینک  
دو، چچا بچہ نے شراب بھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس  
چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی، ابو ہریرہ  
انس نے کہا کہ ان کی شراب (کھجور کی) ہو سکتی تھی تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار  
نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب

۵۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف  
ابو عشر الہامی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے  
بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث  
بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور سبز کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۳۶- شہد کی شراب "اسے" جمع کہتے تھے۔ اور معن  
بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فَطَاعَ زُحْرُ كَشْمَشِ  
سے تیار کی جاتی تھی، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آورہ  
ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدرداء روای نے بیان کیا کہ ہم نے  
اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر  
دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق  
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آورہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان  
سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق سوال  
کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور میں اس کا عام دراج تھا، انھوں نے  
نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آورہ ہو وہ حرام ہے، اور زہری سے روایت ہے کہ اب  
مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ "وہلو" اور "مزفت"، میں نیز میٹھا مشروب انہیں بنا کر دیا، اور ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ اس کے ساتھ "حتم" اور "نفیر" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ  
الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ :

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُفِّلَتْ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا لَيْتَ قَدْ نَزَلَ  
خَمْرُيَا الْخَمْرُ وَهِيَ مِنْ خُمُسَةِ أَشْيَاءَ: الْغِنْبُ وَ  
الْتَّمَرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَصَلُ، وَالْخَمْرُ مَا  
خَامَرَ الْعَقْلَ. وَوَلَدْتُ وَوَدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّ يَغَارٍ فَنَاحَتْهُ يَجْعُدُ إِلَيْنَا عَهْدًا  
الْحَبْدُ وَالْكَلاَلَةُ وَأَجَوَابُ مِنَ الْأَبَابِ الْقِيَا قَالَ ثَلُثُ  
يَا أَبَا عُمَرَ وَنَعْنَى مُنْعَمٌ بِالْمَسْنَدِ مِنَ الرَّجَاءِ قَالَ ذَلِكَ لَهُ نَكِي  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ  
وَقَالَ حَبَابُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْغِنْبِ الزَّبِيبُ :  
۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّفِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ: الْخَمْرُ يُنْعَمُ مِنْ خُمُسَةِ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمَرِ وَ  
الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَصَلِ :

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ  
يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ : وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ  
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ بَزِيدٍ بَنْ حَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَمَيْسٍ  
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَهْمٍ الْأَشْعَرِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ  
الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ الْبَيْتَ مَكَتَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي  
أَقْوَامٌ يَسْتَعْلُونَ الْخَمْرَ وَالْخَمْرَ وَالْخَمْرَ  
وَالْمَعَارِفَ وَلَيَكُونَنَّ أَقْوَامٌ إِنْ حَبَّبَ عَلَيْهِ  
يُدْرِمُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَمْ يَأْتِيَهُمْ فَيَنْبَغِي

۳۴۸۔ اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو غمزد کر  
دے وہ "خمر" (شراب) ہے۔

۵۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو حیان التمیمی نے، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما نے حدیث بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے  
ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے منع تھی،  
انگور سے، کھجور سے، گہیوں، جو اور شہد سے اور "قمر" (شراب) وہ ہے  
جو عقل کو غمزد کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واداکا ترکہ  
کلالہ اور سورہ کے چند مسائل، ابو حیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابو عمر  
ایک مشروب سندھ میں مایول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،  
اور حجاج نے حماد کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے "انگور" کے  
بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے عبد الرحمن بن ابی السفر نے ان سے شعبہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے  
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی کشمش، کھجور، گہیوں  
جو اور شہد۔

۳۴۸۔ اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل  
کر لے حلال کر لے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ  
بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث  
بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبد الرحمن بن قنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عامر  
یا ابوبالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے،  
انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے  
گے۔ حوڑنا، رشیم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنائیں گے  
اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرواہے ان کے مویشی  
صبح و شام لائیں گے ان کے پاس ایک محتاج اپنی ضرورت

نے کہا جئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ملاک کر دے گا۔ پہاڑ کو گرا دے گا۔ اور بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سوزک صورت میں مسخ کر دے گا۔  
۳۴۹۔ برتنوں اور پیچھے کے پاپول میں بنید بنانا۔

۵۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہیل رضی اللہ عنہ سے سند انھوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بوری بھی کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ نئی ولہن تھیں سہیل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تھیں محلوں میں، انھوں نے آنحضرتؐ کو کیا بلایا تھا، آنحضرتؐ کے لیے انھوں نے پیچھے کے پاپول میں رات کے وقت کھجور جھکڑی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)  
۳۵۰۔ ممانعت کے چند محرم برتنوں کے استعمال کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ البراحم زہیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سالم نے اور ان سے جابر بن ابی اسلمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی جن میں شراب بنی تھی ممانعت کر دی تھی، پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن ابی الجعد نے اور ان سے سالم بن ابی الجعد نے یہی حدیث،

۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔“

۵۵۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن ابی مسلم اسول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی ممانعت کی تو آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

الْفَقِيرَ لِجَاهِدَةٍ فَيَقُولُوا اَسْرَحِ النَّبَا عَدَا  
فَيَسْتَبْشِرُونَ اِنَّهُ مَوْبِقُ الْعُلَمَاءِ وَيَسْتَبْشِرُونَ  
قَدْرَةً وَخَمَارًا زَيْدًا فَيَكُونُ اَبْيَانًا مَعَهُ

۳۴۹۔ الْاَنْبِيَاءُ فِي الْاَذْيَةِ وَالْقُدْرَةِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ قَدْ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْمِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادٍ مَعَهُمْ  
وَهِيَ الْعُصْوُ قَالَتْ أَتَى سَادُونَ مَا سَفَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْعَمْتُ لَهُ تَحْرَاتٍ مِنَ  
النَّيْلِ فِي ثَوْبٍ

بَابُ ۳۵ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْاَذْيَةِ وَالْقُدْرَةِ وَفِي بَعْدِ النَّهْيِ

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ السَّيِّدِيُّ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُرُوفِ  
فَمَا لَيْتَ اَلَا نَضَامُ اللَّهُ لَا بَدَ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا  
وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

بِهَذَا

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِهَذَا  
وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْاَذْيَةِ

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حُجَّابٍ عَنْ أَبِي  
عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَصَحَّحَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْسَ كُلِّ

اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے اکثر شاگردوں نے "سفیانہ"، (مشک کے بجائے "اوعیہ"، (برق) کے لفظ کی روایت کی ہے (الغیر مصنف)



سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید سعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے دلیمبر کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، اس دن ان کی دہن ہی مہا نزل کی بدست کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، بتھیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور پتھر کے ایک پیالے میں بچھڑنے کے لیے رکھ دی تھی۔

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور برآمد اور ابو جعفر رضی اللہ عنہما نے (پک کر آدھا رہ جانے پر بھی) پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبیدہ اسد (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کر دوں گا۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجریہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجریہ نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ فَكَانَتْ امْرَأَةٌ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَجِي الْعُرْدُسُ فَقَالَتْ: مَاذَا رَوْنُ مَا نَقَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْفَعَتْ لَهُ لَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِهِ ۖ

باب ۳۵۲۔ بَاذِقٌ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُشْرَبٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَمَا أَيْ عُمُرُ أَبُو عُبَيْدَةَ دَمْعًا أَشْرَبَ الطَّلَاحِ عَلَى الثَّلَثِ وَشَرِبَ الْبَيَاءُ وَأَبُو حَبِيفَةَ عَلَى الْبَصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرَبَ الْعَصِيرُ مَا دَامَ طَرِيًّا وَفَالِ عُمُرُ. وَحَدَّثَ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رِيحُ شَرَابٍ وَأَنَا سَأَلْتُ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يَنْصَرُ حَدَّثَنَا سَعْدٌ ۖ

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ ابْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقُ، فَمَا اسْتَكْرَهُمْ هَذَا أَمْ؟ قَالَ الْأَشْرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ كَيْسٌ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْخَمَّ الْخَبِيثُ ۖ

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ ۖ

باب ۳۵۳۔ مَنْ رَأَى أَنَّ لَا يَخْلُطُ الْبُسْرُ قَالَتْ شَرًّا إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَخْلُجَكَ

۱۔ جب کسی چھل وغیرہ کا شیرہ اتا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی مراد ہے۔



دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا رسول ہے یا رسول، تو آپ بیان کرتے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطے (موصول ہے)

۵۶۵۔ ہم سے تفسیر نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک بکری اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابو حمزہ رضی اللہ عنہ مقام یثیب سے ایک برتن میں دودھ لے کر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضرت نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر بکری ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث۔

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالانہر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براہن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اداستہ میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالے میں (چرواہے سے) پوچھ کر کچھ دودھ دیا۔ آنحضرت نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور مرد بن جعشم گھوڑے پر سوار تھا کہ پاس (تغاب کرتے ہوئے) پہنچ گیا، آنحضرت نے اس کے لیے بد دعا کی، آخر اس نے کہا کہ آنحضرت اس کے حق میں بد دعا کریں اور وہ واپس ہو جائے گا، آنحضرت نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُمْ فَاسْتَلْتُمُ الْيَمِي  
مُ الْفَضْلُ فَإِذَا دُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ  
هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

بَابُ ۲۳

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ أَبِي مَالٍجٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمَزَةَ يَذْهَبُ مِنَ الْيَثِيبِ فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا خَمْرَتُهُ  
وَكُوْنُ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا؟

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا فِي حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالٍجٍ يَذْهَبُ كُرَامًا عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمَزَةَ يَذْهَبُ  
مِنَ الْيَثِيبِ يَأْتِيهِ مِنَ الْيَثِيبِ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: أَلَا خَمْرَتُهُ؟ وَكَوْنُ تَعْرِضُ عَلَيْهِ عُوْدًا.  
وَحَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْأَعْمَشَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَدْرُونًا  
يَذْهَبُ وَقَدْ عَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُنْتُ  
كُتْبَةً مِنَ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَضِيتُ.  
وَأَنَا سُرَاقَةُ ابْنُ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ فَذَاعَ عَلَيْهِ فَلَطَبَ  
الْبُيُوتُ مَوْتَةً أَنْ تَحْدِثُوا عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَعَلَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْوَلَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دلوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دلوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو زمانا کلاس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

۵۶۹ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے اور اسی نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر مکی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہر مہے اور ابیہم بن لہان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو طاہری نہریں اور دو باطنی، طاہری نہریں تو بیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا میں نے وہ پیالیا جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اوجھاری امت نے فخرت کو پایا۔ ہشام، سعید اور ہم نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن معصور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال میرا جو کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عود پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کر دو جو تمھیں عزیز ہو،“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے اپنی فدا ہے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال خرچ نہ کر دو جو تمھیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نِعْمَ الصَّدَقَةُ الْبَيْعَةُ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّبِيءُ مِنْحَةً تَعْدُو دِيَارَنَا وَمَنَازِلَنَا بِأَحَدٍ

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَعْنَمًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسًّا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيتُ الْإِسْلَامَ إِذَا دُرِجَتْ أَهْلُهَا: فَهَمَّ أَنْ يَطْهَرَنَ وَفَضْلَانِ طَاهِرَانِ فَأَمَّا السَّطَاهِيَةُ الْبَيْتُ وَالصَّاهِيَةُ وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَفَهْمٌ فِي الْخَبَةِ فَأَبِيتُ بِلَدَّةٍ أَقْدَاجٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الْبَنِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَخَبِلَ لِي أَصْبَتُ الْفُطْرَةَ أَنْتَ وَأَمْتُكَ: قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّ أَنْ يَتَدَاخَلَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَخْضَارِ خُذُوا وَكُلُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاجٍ

۳۵۵ - اسْتِغْنَاءُ آبِ الْمَاءِ

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَأَهُ سَعِيدُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَحْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاوٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُهَا وَشَرِبَ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا تَرَكْتُهَا تَوَلَّوْا الْبَيْرَ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا تَحْبَبُونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ: فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَنْ تَنَالُوا الْبَيْرَ حَتَّى تَنْفَقُوا مِمَّا



يَحْبُونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَا لِي إِلَى مَيْمِرَةَ مَا رَأَيْتُهَا مَدَّةً فَتَهُ  
لَهُ أَرْجُو بِهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضْعُهَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِخْ ذَلِكَ مَا لَمْ رَأَيْتُهَا أَوْ رَأَيْتُهَا سُدَّتْ عَيْنُ اللَّهِ  
وَعِنْدَ سَمْعِي مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا  
فِي الْأَفْرِجِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَفَسَّسَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَفَارِجِهِ وَفِي  
مَبْنَى عَيْنِهِ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
رَأَيْتُهَا ۝

### باب شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنِّسَاءِ

۵۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْبَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَهْبَرَ عَنْ  
عَنِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيْ  
اللَّهِ عَنْهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآتَى دَارَهُ فَكَلِمَتُ شَاةٍ فَشَبَّ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُكْرِ فَتَنَادَى الْعَدَاءُ  
فَشَرِبَ وَعَنْ يَسِيرَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ عَدَاةٌ فَاعْتَلَى  
الْعَدَاةُ فَضَلَّه فَمَرَّ قَالَ الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ ۝

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
عَدَاةً فَكَلِمَتُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ  
صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَانَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَتَاةٍ فَإِنَّ  
كَرْمَنَا قَالَ كَلَّا الرَّجُلُ يَحْتَوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ  
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَيْنِي مَاءٌ بَانَ بَيْتُ  
فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرَبِيِّ قَالَ فَا نْطَلَقَ يَهْمًا فَشَبَّ  
فِي مَتَاجِرٍ فَتَحَلَّتْ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ  
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ  
الَّذِي جَاءَ مَعَهُ ۝

عزیز پر حار کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے، اس کا ثواب  
اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ  
جہاں اسے مناسب خیال فرمائی خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا رسول اللہ! اس کے بجائے آپ نے  
"رایح" (یا کے ساتھ فرمایا، راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا کہ انھوں نے  
ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ  
تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی  
کروں گا یا رسول اللہ! پھر آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے  
لڑکوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے "رایح" کہا۔

### ۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۴۱ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں  
یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک فرمایا  
عزیز نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور  
آنحضرت آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ ان میں نے بکری کا دودھ  
نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضرت کو پیش کیا تو آنحضرت نے پیالہ لے  
کر پیا۔ آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دہش طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ  
تھے۔ آپ نے بائیں دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو درائیں طرف سے چلنی چاہیے  
۵۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان  
کی، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے  
اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ  
کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک  
رفیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارے  
یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکوہ میں رکھا ہو (تو یہی پلاؤ) دودھ ہم منہ لگا  
کے پانی پی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحبِ رحم کے یہاں  
آنحضرت تشریف لے گئے تھے، اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان  
کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے  
آپ پھر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ  
لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک بیابان میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری  
کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے اسے پی لیا۔ اس کے بعد آپ کے رفیق نے پیا۔

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشر اور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہری اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے، ان سے زوال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زوال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے اس عصر میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہر پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکر وہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے عامر احول نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵ شرب الخنوار والغسل وقال الزهري: لا يجزئ شرب بول الناس ليشدة كُنُولُ رَحْمَةِ رَحِمٍ. قال الله تعالى: أَجَلُ شَرِّكُمْ طَبِيبٌ. وقال ابن مسعود: فِي الشُّكْرِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّهُ الْخَنَوَارَ وَالْغُسْلَ

باب ۳۵ الشرب قائما

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الزَّوَالِ قَالَ أَتَيْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا مَكْرَهُهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمَا سَأَلْتُ مُوسَى فَعَلْتُ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ الزَّوَالَ بْنَ مَسْرُورَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَاجِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى خَفَرَتْ صَدْرُهُ الْغَضْرُ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّ يَدَيْهِ وَذَكَرَ سَأَلَهُ دَسِجُ بْنُ جُلَيْدٍ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّاهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عامرِ الْاَحْوَلِ عَنِ السَّجْعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ دَمْرٍ

باب ۳۵۹ من شرب وهو واقف على بعير

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا إِذَا سَلَّتْ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّاجَ لَبَنٍ وَهُوَ واقِفٌ عَشِيَّةً عَرَفَةَ مَا حَذَّاهُ بِسَيْدَاهِ

مَشْرُوبَةٍ

باب ۳۶۰ الذَّيْنِ فَإِلَّا يَتَيْنِ فِي الشَّرْبِ

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَافِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِيَّ وَقَالَ: أَلَا تَتَيْنِ الذَّيْنِ؟

باب ۳۶۱ مَنْ يَسْتَأْذِنُ السَّحْلَ مِنْ عَنِ يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ

الْكَاكِبَ

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ ابْنِ دَلْيَازٍ عَنْ سَمْعِلَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى بَشَرًا ابْنِ فَشْرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ خَلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْكَكِبُ فَقَالَ لِلْخَلَامِ: أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أُطْعِمَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْخَلَامُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوذِرُكَ بِمِصْرِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

باب ۳۶۲ الشَّرْبُ فِي الْخَوْنِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۴۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدانِ عرفین صُبح کے دن کی شام کا وقت تھا اور آلِ حضورؐ (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطے سے پیالے اونٹ پر کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۳۶۰۔ پیئیں دایہی طرف سے دودھ چٹا چاہیے

۵۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضرتؐ کے دایہی طرف ایک اعرابی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضرتؐ نے پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دودھ دائیں طرف سے چٹنا چاہیے۔

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی

کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی دایہی طرف بیٹھ بڑے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضرتؐ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا بڑا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضرتؐ نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو درپچھ (دوسے دول) لڑکے سے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے صحابہ کے معاملہ میں کسی پریشانی نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس چھوٹے لڑکے نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۳۶۲۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے فیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے حازم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

کئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضرت اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر شاد ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، وہ اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی باغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ پھر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرمؐ نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت کے رفیق نے پیا۔

### ۳۶۳۔ بچوں کا برہنہ کی خدمت کرنا

۵۸۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ابی کے دانے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پھینک دو، چچا بچہ ہم نے پھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ بلی اور کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

### ۳۶۴۔ برتن ڈھکتا

۵۸۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبیدہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو اور دن دُوب جائے، تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو)، کہیں کہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دوا دے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو۔

عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ قَدْرَ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ دَامَتْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُجُولُ فِي حَائِطِ لَتِهِ يَبْعَثُ الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَإِلَّا كَرُمًا، وَالرَّحْلُ يُجُولُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّحْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَبْعَثُ الْمَاءَ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ نَاطِقًا إِلَى الْعَرِشِ فَسَبَّكَ فِي كُأْسٍ مَّاءٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِيٍّ لَهُ فَنُشِرَ بِالسَّيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّحْلُ الْكُأْسَ ثَابِتًا مَعَهُ

### باب ۳۶۳ جَدَمَةُ الصَّغَارِ الْكِبَارَةِ

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ تَائِمًا عَلَى الْحَيَّةِ أَسْفَلِيهِمْ عُمُومِيٍّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيلُ فَبِيلُ حُرْمَتِ الْخَمْرِ، فَقَالَ. الْكُفْمَا فُكْفَمَا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ مَا شَرَبْتُمْ؟ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرًا نَكَلُ مِنْكَ أَسْوَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ

### قِيَمَةُ

### باب ۳۶۴ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا دُرُومُ عُبَادَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُحْمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتْكُمْ فَكُفُّوا صَبِيحًا تَكُونُ الشَّيَاطِينُ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ نَادُوا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلَوْهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ

اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَنُكُمْ بَابًا مَخْلُوعًا وَلَا أَذً كَرَامًا  
فَرَكِبَكُمْ وَأَذْكَرُوا أَسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُوا إِذِينَكُمْ ذَكَرُوا  
أَسْمَ اللَّهِ وَلَئِنْ تَعَرَّضُوا لِغَلِيظٍ أَوْ لَطِيفٍ أَوْ مَصَابِيحٍ  
۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ  
عَلَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اطْعِمُوا الْمَضَامِيحَ إِذَا فَتَنَ وَقَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَ  
أَسْهُوا النَّسَقِيَّةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَخْبِئْهُ  
قَالَ وَلَوْ جِئْتُمْ بِمَعْرُوفٍ تَعَرَّضْتُمْ عَلَيْهِ ۝

باب ۳۶۵ اخْتِنَانُ النَّسَقِيَّةِ ۝

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي دِيْنَابٍ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ النَّسَقِيَّةِ يَقْبَلُ أَنْ تَكُونَ أَوْ هَاهُنَا  
۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ اخْتِنَانِ  
النَّسَقِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ هُوَ  
الْقُرْبُ مِنْ أَهْلِهَا ۝

باب ۳۶۶ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ السَّعَاءِ ۝

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْيَاءٍ  
فِيهَا حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقَرْيَةِ  
أَوْ السَّعَاءِ وَأَنْ يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَخْرُجَ خَشْبَةً  
فِي دَارِهِ ۝

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّعَاءِ ۝

کیونکہ شیطان بندہ روزے کو نہیں کھاتا اور اس کا نام لے کر اپنے مشیکڑوں کا  
منہ باندھ دو۔ اس کا نام لے کر اپنے برتروں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چھوٹی  
میں رکھ کر ہی ڈھک سکے اور اپنے چراغ (سوسنے سے پہلے) بجھا دو۔

۸۵۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث  
بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔  
مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو میرا خیال  
ہے کہ کہا، خواہ کچھ ہی بھی کے ذریعہ سے ڈھک سکے جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔  
۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان  
کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عثمان نے اور ان سے ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں  
اختنات سے منع فرمایا، یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں دمنہ لگا کر پینے سے۔  
۵۸۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری  
انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ  
نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختنات"  
سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ اختنات،  
منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تجھ میں  
چند چھوٹی چھوٹی باتیں رہنا دو۔ جن میں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی نعت  
کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو  
اپنی دیوار میں کھڑی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان  
کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عکرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع کیا تھا۔

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا

۵۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو پینے کے (برتن میں) پانی پیتے ہوئے سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجہ کرے اور اگر چھوٹا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے۔

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا

ہم سے ابو حاتم اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرائل ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نامر بن عبد اللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ دو یا تین سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

۳۶۹۔ سوئے کے برتن میں پینا

۵۹۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ حلائل میں تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک دیا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے لاشعرب دیبا سے اور سوئے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے اکھاڑ کے لیے ادسیا میں ہیں اور تمہیں عزت میں ملیں گی۔

۳۷۰۔ چاندی کے برتن

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن ثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے عجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي الْبُتْنِ ۖ

باب ۳۶۷ التَّنَفُّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُثَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَمِ بِمِيْنِهِ ۖ وَإِذَا تَمَسَّ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَمُ بِمِيْنِهِ ۖ

باب ۳۶۸ الشَّرْبُ بِتَنَفُّسٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ ۖ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَابُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَرَقَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُكَاثَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَنَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا ۖ

باب ۳۶۹ الشَّرْبُ فِي إِنِيَةِ الثَّاهِبِ ۖ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ نَاسِئَةً فَأَتَاهُ وَهَّانُ بْنُ قُضَّةٍ فَضَمَّ فَرَمَاهُ يَمْ فَقَالَ إِنِّي لَكُمُ أَرْمِيهِ إِلَّا أَقَى تَحْبِيكُهُ كَيْتَهُ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَأُنَا عَنِ الْخُرْمِ وَالْبَيَّاحِ وَالشَّرْبِ فِي إِنِيَةِ الثَّاهِبِ وَالْفُصْنَةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الثَّنِيَّةِ وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ۖ

باب ۳۷۰ إِنِيَةُ الْفُصْنَةِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کر۔ اور زہرِ ریشم دوسیا پہنا کر۔ کہو تو یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں !

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے ناقد نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صوفی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی، آنحضرتؐ نے ہمیں بیماری کی ممانعت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھپکے والے جواب (ریجک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیں، چاندی میں پینے یا فرمایا اچاندی کے برتن میں پینے، میشر ذین یا کجاوہ کے اوپر ریشم کا گدا کے استعمال اور قسمی اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے، کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور سترق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

۳۶۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نعز نے ان سے سالم فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرف کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبکیا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا اور آنحضرتؐ نے اسے نوش فرمایا۔

۳۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل بیت میں اس پیالے میں پاؤں کا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قال فَرَجَبًا مِمَّ حَذِيقَةً وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّاهِبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِيرَ وَالسِّيَّاحَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ :

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ تَاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّوْفِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تُشْرَبُ فِي أَنْبَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجْزَعُ فِي خُطْبَةٍ» .

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِنٍ عَنِ السَّيِّدِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : «أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ : أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمُرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْغَائِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْتَاءِ السَّلَامِ وَتَضْيِ الْمَظْلُومِ وَإِزْإَارِ الْمُتَشَمِّمِ . وَنَهَانَا عَنْ خَوَاجِمِ الدَّاهِبِ وَشُرْبِ الشَّرَابِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ وَشُرْبِ الْمَاءِ بَرْدًا وَنَقْصِي وَشُرْبِ لَبْسِ الْخَزِيرِ وَالسِّيَّاحِ وَالْأَسْبِيقَةِ :

بین و بین : بنا :

بَابُ الشَّرْبِ فِي الْإِفْتَاءِ :

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْلَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا شَكَوَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَدْحَنَةَ فَهَبَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ :

بَابُ الشَّرْبِ مِنْ فَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْبِيَتِهِ . وَقَالَ أَبُو مَرْوَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : «لَا أُسْقِئُكَ فِي فَدَحٍ





کیا ان سے عیش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عمر کی ناز کا وقت ہو گیا، حضورؐ نے سے بچے ہوئے پانی کے سراہا رہے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، اذوضو کرو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھرتا پھرتا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور پیابھی، میں نے اس کی پر داکے بغیر کرپٹ میں کتنا پانی جاتا ہے۔ خوب پانی پیا، کوئی کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسینؓ اور عمرو بن مروانؓ نے سالم کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ہزارہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ عَمَّشَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَدْ مَا أَتَيْتُنِي مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَكِنَّ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجَلَّ فِي إِنْشَاءِ نَافِي ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَوْحَلَ يَدَاكَ بَيْنَهُ وَفَوْجُ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَالَ تَحَا عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبِرَّةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَوَمَا أَسْأَسُ وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ أَلَسَ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ بِرَّةٌ قُلْتُ لَجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَارْبَعًا مِائَةً ثَلَاثِينَ عَمَّشَ وَعَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمَّشُ وَابْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَثَلَاثِينَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب المرضی

باب ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي نَفَاةِ الرِّجْلِ، وَتَوَسُّعِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَعَمُّلِ سَوْءٍ يُجْزِئُ بِهِ :

۳۶۴  
مریض کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد !  
”جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کا نام بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چھب جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے زہری بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنظلہ نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ اور

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَصِيبَةٍ تَصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَرْنَا اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُثَاكَمُ بِهَا :

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا حال جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و دلال، تکلیف اور غم سے دوچار ہو تاکہ اسے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد نے ان سے عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویٰ کی مثال پودے کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ پورا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور ساق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن نوح کے ہال بن علی نے ان سے عطارد بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویٰ کی مثال پودے کی پہلی ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہرا جیتی ہے اسے جھکا دیتی ہے چھوڑ دیا سیدھا ہو کر آرایش میں کامیاب ہوتا ہے اور دیگر کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ سخت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھڑ چھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار الوہابی سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ معنی کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

دَعَنُ أَفِي هَرِيرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَهَبٍ وَلَا حَمِيمٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى يَسْتَوِيَهُ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهِمَا مِنْ حَطَايَا كَذَا۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امثال المؤمنين كالخناصرة من الشجر تنقيتها الریح مرة وتقيلها مرة ومثل المنافق كارة زرقة فزال حتى يكون انجوا منها مرة واحدة۔ وقال زكريا: حدثني سعد بن ثاب بن كعب عن أبيه كعب عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَفِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مَنِ ابْنِي هَامِرِ بْنِ زَوْجِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَفِي هَرِيرَةٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَنَازَةِ مِنَ الشَّجَرِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَّاهَا فَإِذَا ائْتَتْ لَتْ تَلَفًا يَأْتِيكَ وَالْغَاجِرُ كَارَةٌ زُرْقَةٌ صَبَاةٌ مُعْتَبَلَةٌ حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَفِي صَعْصَعَةَ إِنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْخَنَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَدَّدَ اللَّهُ بِهِم

خَبَرًا يَصِيبُ مِنْهُ

بَابُ شِدَّةِ الْمَرْحُومِ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيلَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعَشِ

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ  
الْوَجْهَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
الْفَرَسِ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيِّمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْنَيْتُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مَرْثَدٍ وَهُوَ يُوعَدُ وَعَمَّا شَدِيدًا وَقُلْتُ  
إِنَّكَ لَتَوَعَدُكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بَانَ  
لَكَ أَحْمَرُ نِينَ قَالَ أَحْمَرُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ  
أَذَى إِلَّا خَافَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا خَافَتْ  
وَسَرَى الشَّجَرَةُ

باب ۳۷۶ اشدا الناس بلاء الانبياء ثم  
الاول قال قال

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ السَّيِّمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَهَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَدُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ  
تَوَعَدُكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قَالَ: أَحْمَرُ إِنِّي أُوْعَدُ كَمَا  
يُوْعَدُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَحْمَرَ نِينَ،  
قَالَ أَحْمَرُ ذَلِكَ كَذَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى  
مَشُوكَةٌ نَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَتْ اللَّهُ يَمَاسِيَا تِهِ  
كَمَا تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَسَرَى هَاهَا

باب ۳۷۷ وجوب عيادة المريض

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الشَّعْرِيِّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعَمُوا الْجَائِعَ وَ  
هُوَ ذَا الْمَرِيضَ وَفَكَوْا الْعَالِي

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

بیان کی، ان سے اعش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انیس  
عبداللہ بن مسعود نے، انیس مشبہ بن خری، انیس اعش نے، انیس ابوداؤد  
نے انیس مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے مرض  
کے وفات کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔  
۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابو اسیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سید  
نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں آپ کے مرض کے ناز میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت بڑے  
تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کو بڑا تیز بخار ہے میں نے بھی  
کہا کہ یہ بخار آنحضرت کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی گنابے آنحضرت  
نے فرمایا کہ ان جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی  
وجہ سے اس کے گناہ اس طرح حجاز دینے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے

اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے  
اعش نے ان سے ابو اسیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سید نے اور ان سے  
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ  
کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضرت نے فرمایا اے میں نے تجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے۔  
جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ اس لیے کہ آنحضرت  
کا اجر بھی گنابے، فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی  
ہے، کانتا ہوس سے زیادہ تکلیف وہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے  
گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت پتوں کو گرا آتا ہے۔

۳۷۷۔ مریض کی عیادت واجب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے ابویوسف  
اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کھانا  
کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ  
مَقَرَّنَ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَعَهُمَا قَالَ أَمَرْنَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَفَعَلْنَا عَنْ  
سَبْعٍ أَمَّا نَأَعْنُ فَأَمْرُ الدَّهَبِ وَلَيْسَ الْحَرِيرُ إِلَّا بِيَاغٍ  
وَالْأَمْرُ بِتَرْقٍ وَعَنِ الْقَبِيضِ وَالْمَيْخَنَةِ وَأَمَرْنَا أَنْ تَشْبَعُ  
الْجَنَائِدُ وَلَعُودُ الْمَرْيُفَةِ وَنَقَشُ السَّلَامَةِ

بَابُ ۳۷ عِيَادَةُ الْمُعْنَى عَلَيْهِ

۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ  
إِبْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَجُوبُكَ وَهَلَا شَيْئَانِ  
فَوَجَّهَنِي إِلَى الْفَتْوَا الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَقْبَتُ نَادَا الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي  
فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى تَوَلَّيْتُ آيَةَ الْمِيرَاثِ

بَابُ ۳۸ فَضْلُ مَنْ يَمُوتُ مِنَ الدَّرَجَةِ

۶۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي  
سَبْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَاحٍ قَالَ قَالَ  
لِي أَبُو عَبَّاسٍ - أَلَا أَمِيرُكَ إِسْرَآةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
كُنْتُ بَلَى، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَلَا أَلْتِ الْبَيْهَقِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَهْمُهُ وَإِنِّي  
أَكْشِفُ فَأَدْعُو اللَّهَ فِي. قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ  
وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ  
يَجْعَلَ فِيكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَكْشِفُ  
فَادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَكُونَ أَكْشِفُ

فَدَعَا

لَعَنًا

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَيْ مَرْثَدَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَنَّ

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء بن سیرین سے سنا۔ ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا میں نے انھیں سونے کی انگوٹھی۔ ریشم دیا، استبرق ریشمی کپڑے پہنے، قتی اور میشرہ (ریشمی کپڑوں کی قمیص) سے منع کیا تھا اور میں حکم دیا تھا کہ ہم جنہ زہ کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۳۷۸۔ بے ہوش کی عیادت

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مریض بیمار پر اتوبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پیرل میری عیادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ انھوں نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے آفتہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرم تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ انھوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۷۹۔ مرگے کے مریض کی فضیلت

۶۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابو بکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو دے دیکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دے گا۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگے آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے امیر سے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے انھوں نے فرمایا، اگر چاہو تو میرے گھر دو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں میری گئی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگے کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، انھوں نے دعا دہرائی اس کی دعا کر دیں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ انھوں نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جریج نے انھیں عطاء بن جریج نے کہ آپ نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ان لمبی اور سیاہ خاتون کو کعبہ کے

طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سَعْرِ الْكَبَةِ :

۳۸۰ فَضَلُ مَنْ ذَهَبَ نَصْرُهُ :

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمَدَائِدِ عَنْ هَمْرٍ وَمَوْلَى الْمَطْلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ اللَّهَ قَالَ إِذَا بُشِكْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَةٍ فَضَبِرَ عَوْنُهُ مِنْهَا الْحَبَّةُ يَوْمَ يُرِيدُ عَلَيْهِ تَابِعَهُ أَشْعَثُ مِنْ حَبِيرٍ وَأَجْزَلَ كَلَمٍ عَنْ أَنَسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :

۳۸۱ عَادَتِ النِّسَاءُ الدِّجَالَ وَ

عَادَتِ أُمُّ الدَّارِ وَرَجُلَةٌ مِنَ أَهْلِ

الْمُسْجِدِ مِنَ الْأَنْفَارِ :

۴۱۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجِلْتُ أَبُو بَكْرٍ وَبَدَلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، مَا لَمْ يَبْأَخُلْ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ وَيَا بَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْعَصَى يَقُولُ :

كُلُّ أَمْرٍ بِمُصِيبَةٍ فِي أَهْلِهِ ، وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَيْءٍ لِي نَعْلِيهِ ، وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أَقْبَلَتْ مِنْهُ يَقُولُ :

أَلَا كُنْتُ شِعْرِي حَلَّ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً ، يَوْمَ دَخَوْنِي إِذْ جُرَّ دَجْلِيلٌ ، وَهَلْ أَبَاؤُنْ يَوْمَ مَا مَاتَا بِحَبَّةٍ ، وَهَلْ نَبَاؤُنْ فِي شَأْنِهِ ، وَهَلْ نِيلٌ ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَمِينِ يَكْفِيكَ فَحِشًا مَكَّةَ أَوْ

پروہ پر دیکھا ۔

۳۸۰ - اس کی فضیلت جس کی مینائی جاتی رہے ہو ۔

۴۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مطلب کے مولائے ورنے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء کھول کے بارے میں آواز دے ہوں ۔ (یعنی نایا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں ۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضرت کی مراد دونوں نکلیں ہیں ۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابو طلحہ نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

۳۸۱ - عورتوں کا مردوں کی عبادت کو نایام اور رد اور نفی

عہد مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عبادت کو نفی نہیں

۴۱۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے ۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس رعیات کے لیے آگئی اور پوچھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے ، بلال آپ کا کیا حال ہے ۔ بیان کیا کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھجور کا پتہ دیا تو آپ پر شہر چڑھا کرتے تھے ۔ ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور صبح کے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ

عنہ کو جب انادیر اور شہر چڑھتے تھے ۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات داوی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف افرا اور جلیل و مکہ معظمہ کے گھاس ہوں گے ، اور کیا میں کبھی عجز و رکعت کے فاصلہ پر ایک باغ کے پانی پر اتروں گا ۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سانسے دیکھ سکوں گا ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کا اطلاع دی میں نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ، ہمارے ہمارے دل میں درین کی محبت بھی اتنی ہی کرے جتنی مکر کی

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مدد و صانع (دو پیانے) میں برکت عطا فرما، اللہ اس کا بخیر کہیں اور منتقل کر دے، اسے جہنم میں کر دے۔

۳۸۲۔ بچوں کی عبادت

۹۱۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور اخیل نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو کھلو ابھیجا، اس وقت حضور اکرم کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی لبتہ مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضرتؐ نے انھیں سلام کھلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں متعین و معلوم ہے۔

اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امیدوار ہو اور صبر کرو صاحبزادی نے سیر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضرتؐ فرزند تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر نبی آنحضرتؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانختی کے عالم میں مبطرب متقی حضور اکرم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انھیں بندوں پر رحم کرنا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عبادت

۹۱۵۔ ہم سے معالیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (رومی) کے پاس اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم کسی کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو زمین سے فراتے کوئی حرج نہیں، افشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ لیکن اس اعرابی نے آنحضرتؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخیر ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے لیے گا

أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحَّحُوا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْرَها  
وَصَاحِبِها وَالْعُلَّ حَسَّها مَا جَعَلِها  
بِالْجُحْفَةِ ۝

یا ۳۸۲ عِبَادَةَ الصَّبِيَّانِ ۝

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِخَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنِ  
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْ سَلْتَ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَعًا وَأُتِيَ مُخْشِبٌ  
أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حَضَرَتْ فَاشْهَدْنَا مَا قَدْ رُسِلَ إِلَيْهَا  
السَّلَامُ وَ يَقُولُ: إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ  
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلَمَّخْتَسِبُ وَلَتَصْبِرُ  
فَأَمَّا سَلْتُ فَتُسَمَّى عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرَفَعَ النَّبِيُّ فِي حَجَرٍ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ  
تَقَامَنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ  
وَضَعَهَا اللَّهُ فِي مَكْتُوبٍ مِنْ شَأْنٍ مِنْ عِبَادِهِ ۝  
وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا

الرَّحْمَاءُ ۝

یا ۳۸۳ عِبَادَةَ الْأَعْرَابِ ۝

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مَعَالِي بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَتَعَوَّذُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَتَعَوَّذُ  
فَقَالَ لَهُ يَا مَرِيضُ طَهِّرْ إِنَّ شَأْنِي أَهْلًا، قَالَ  
فَلَمْ يَطَهِّرْهُ، فَكَانَ بَلَّ حَتَّى تَفْوُتَ أَوْ تَمُوتَ  
فَمَا شَيْءٌ كَبِيرٌ تُزِيدُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَنَعَمْ إِذَا

بَابُ ۳۸۴ عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ :

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا مَّا يَعْبُودُ كَانَ يُحْدِثُ الْمُبَشِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ مَا نَاكَ الْمُبَشِّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُودُ فَقَالَ أَسْلِمْتُ فَأَسْلَمَ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو طَالِبٍ حَبَاوَةَ السُّبُعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعْبُدُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِمَعَهُ جَالِسًا فَجَلَسُوا فَيُصَلُّونَ قِيَامًا ، فَأَسَاءَ إِلَيْهِمْ إِنْ جَلَسُوا فَلَمَّا ذَرَعُوا قَالَ : إِنَّ إِلَهَ مَا لَكُمْ لَمُوتُكُمْ بِهِمْ ، فَإِذَا رَكِعْتُمْ فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعْتُمْ فَأَرْفَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحُسَيْنِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ مَسْنُومٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَا صَلَّى صَلَّى مَا عَادَا أَوَّلًا ثُمَّ خَلَعَهُ قِيَامًا

بَابُ ۳۸۶ وَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ :

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْمُتَنِيُّ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّادُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّلْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُودُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَدَايَ لَعَنُ أَتْرُكُ إِذَا بَنَيْتُ وَاحِدَةً فَأُذَوِّنُ ثَلَاثًا مَائًا وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ ؟ فَقَالَ لَا ، قُلْتُ فَأُذَوِّنُ بِالنَّصِيفِ

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۴ - مشرک کی عیادت

۶۱۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرمؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرتؐ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵ - کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت

ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۷ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرتے آئے۔ آنحضرتؐ نے انھیں بھیج کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضرتؐ نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقدمہ) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرضی الوفا میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶ - مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸ - ہم سے متنی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! اگر وہ برگئی تو میں مال چھوڑوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضرتؐ

وَأَتْرَكَ النَّصْفَ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ فَأَوْجَعِي  
بِالثَّلْثِ وَأَتْرَكَ لِمَا الثَّلَاثِينَ؟ قَالَ؟  
الثَّلْثُ كَثِيرٌ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى  
جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَّ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَنْتَ لِمَا  
هَجَرْتَهُ فَمَا زِلْتُ أَحَدًا بَرَدَةً عَلَى كِبَرِي  
فِي مَا يُجَالُ إِلَى حَتَّى السَّاعَةِ

یا رب ۳۱۹

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَنَسِيتُهُ  
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَعَكُ دَعَا  
شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحَبُّ إِلَيَّ أُوَعَكُ كَمَا يُوَعَكُ رَجُلٌ مِنْكُمْ  
قُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ  
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْصِيهِ أَذَى إِلَّا حَاقَتْ  
بِهِ خَطَايَا كَمَا حَاقَتْ وَرَقَ الشَّجَرِ

باب ۳۲۰

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ  
ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَا مَرَّ بِهِمْ فَنَسِيتُهُ، وَهُوَ يُوَعَكُ دَعَا شَدِيدًا  
فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتُوَعَكُ دَعَا شَدِيدًا، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرِي  
قَالَ أَحَبُّ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْصِيهِ أَذَى إِلَّا حَاقَتْ  
عَنْهُ خَطَايَا كَمَا حَاقَتْ وَرَقَ الشَّجَرِ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ  
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَجُودُ  
فَقَالَ لَكَ بَأْسٌ فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ عَدَا بَلْ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر اُدھے کی وصیت کر دوں اور اُدھاپنی  
بچی کے لیے اچھوڑ دوں، فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت  
کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایک  
تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضرت نے اپنا ہاتھ ان کی  
پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے سپرے اور سپرے  
پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما اور اس  
کی ہجرت مکمل کر، حضور اکرم کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصے  
پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

۳۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان  
سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے بیان کیا کہ عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت کا جسم چھوا اور  
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو بخار تیز بخار ہے، آنحضرت نے فرمایا ہاں مجھے تم  
میں کے دوا دیروں کے برابر بخار چڑھتا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہر  
گاہ کہ آنحضرت کو دگنا اجر ملتا ہے، آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرت  
نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو  
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گرا رہے۔

۳۲۰۔ رضی سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

۳۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے۔ ان سے حارث بن سواد نے  
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں، جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا میں نے آنحضرت کا جسم چھوا، آپ کو  
تیز بخار تھا میں نے عرض کی، آنحضرت کو تو بخار تیز بخار ہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ  
کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف  
پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑکتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑکتے ہیں۔

۳۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ  
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے  
گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یرمضی) پاک کرنے والا ہے۔



حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تَفُورُ عَلَى  
النَّبُورِ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

باب ۳۸۸ عِبَادَةُ السَّرِيعِ رَاكِبًا وَمَلِيًّا  
وَمَدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِوَةَ أَنَّ أَسْمَةَ  
ابْنَةَ زَيْدٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى رَاكِبٍ عَلَى قَطِيفَةٍ  
فَذُكِّيَتْ وَأَسَدَفَ أَسْمَةُ وَمَا لَهَا يَجُودُ  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَةٍ مَدْرَسَةٍ حَتَّى مَرَّ  
بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ رَسُولٌ وَذَلِكَ  
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَطَ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَذْثَانَ وَ  
الْيَهُودَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا  
غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ غَبَاةُ الدَّائِمَةِ خَشَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي أَنْفُسَةَ بِرَدَائِهِمْ قَالَ لَا تَغْشَرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى  
اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
يَاقَ الْمَرْءُ اللَّهُ لَا أُحْبِبُ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا  
فَلَا تَوَدُّنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَاسْجِعْ إِلَى رَحِمَتِكَ فَمَنْ  
كَانَ فَافْضَعْ يَدَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَأَنَا نَحْبُ ذَلِكَ مَا نَسِيتُ  
الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَانَ يَنْتَازِعُونَ  
فَلَمَّا يَزِلُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا  
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ  
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ  
مَا قَالَ أَجْرُ حَيَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَعْدُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عُنْدَهُ دَاخِلِهِمْ فَلَقْنَا أَعْطَانَا اللَّهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار رہے جو ایک بوڑھے کو مغلوب کر  
چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچانے کے رہے گا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر  
ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ مرفوعی کی عبادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گھڑے پر کسی کے  
پیچھے پیچھے کر جانا۔

۷۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی  
ان سے عقیل نے۔ ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن  
زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھڑے کی پالان پر نذک کی چادر  
ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔  
آنحضرتؐ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جنگ  
جہد سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ روز بروز لور ایک مجلس سے گزرے جس میں  
عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا عبداللہ ابھی ظاہر میں بھی (اسلام نہیں لایا تھا۔ اس  
مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور  
یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گروہ جب  
مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی۔ لور کہا کہ ہم پر گروہ  
اڑاؤ۔ پھر آل حضورؐ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر واپس آگئے۔ پھر  
آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی  
نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں  
انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچا یا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس  
آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر اب رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔  
یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو  
پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہو گئی۔  
اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش  
کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار  
ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا  
سعد! تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی  
طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔  
اور اس سے دو گز دور فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے  
جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضرتؐ کے وہ تشریف لانے سے پہلے) اس سببی کے لوگ

اس پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور اپنا سر وارنا لیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منہور کو اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا فرمایا ہے ختم کر دیا تو وہ اس پر برگزیدہ گیا، یہ جو کچھ معاملہ اس نے آنکھوں کے ساتھ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔

۶۲۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن، جو مشہور کے صاحبزادے ہیں۔ اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے کسی خیر پر سوار تھے نہ کسی گھوڑے پر۔

۳۸۹۔ مرضی کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، یا کہنا کہ "ٹائے سر" یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی، اور ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہنا کہ مجھے بیماری ہو گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں،

۶۲۴۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی یحییٰ اور ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی یسلی نے اور ان سے حبیب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سے گزرے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا، آنکھوں نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے سر کو جوئی میں تکلیف پہنچاتی ہیں میں نے عرض کیا، جی ہاں، پھر آنکھوں نے حجام بلوایا اور اس نے میرا سر منڈو دیا۔ اس کے بعد ان آنکھوں نے مجھے فدیہ دینے کا حکم دیا۔

۶۲۵۔ ہم سے یحییٰ بن یحییٰ ابو ذریا نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان بن ہلال نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ دوسرے شدید درد کی وجہ سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اٹھو ری سر! ام المؤمنین نے موت کی طرف اشارہ کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایسا میری زندگی میں ہو گیا دیکھنی تمہارا انتقال ہو گیا تو میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی، افسوس، واللہ میرا خیال ہے کہ آپ میرا مر جاتا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات اپنی کسی بوی کے بیان گناہیں گے اور میری موت کا کوئی رنج آپ کو نہیں ہوگا آنکھوں نے فرمایا،

مَا أَعْطَاكَ دَلْعَابُكُمْ أَهْلَ هَذِهِ النِّحْرَةِ  
أَنْ يَتَوَجَّهَ فَيُعْصِبُوهُ فَلَمَّا دَا ذَٰلِكَ بِالْحَقِّ  
الْبَدِيءِ أَعْطَاكَ شَرْقَ مِذْلِكَ فَذَٰلِكَ التَّنَاقُ  
فَعَلَّ بِهِ مَا سَأَلْتَ

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَحْمِلُهُ فِي لَيْسَ بِرَأْيِكِ بَعْلٍ وَكَأ  
مِزْدُونٍ

باب ۳۸۹ قَوْلُ الْأَمْرِئِ إِنِّي وَجِيعٌ أَوْ  
دَارَ أَسَاةٍ أَوْ اِسْتَدَّيْتُ الْوَجْعَ - وَقَوْلُ  
أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي مَسْنِي الصَّرَّ وَ  
أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي  
يَحْيَى وَأَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
يَسْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّةً  
فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدُ نَحْتِ  
الْعِدْرِ فَقَالَ: أَيُّ ذُنُوبِكَ هَٰذَا أَسَلْتُ نَحْمَ  
فَدَا الْخَلْقَ فَخَلَعَهُ ثُمَّ أَمَرَ نِي  
بِالْفِدَا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو ذَرِيَّةً وَأَخْبَرَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَٰلِكَ لَوْ  
كَانَ وَأَنَا حَتَّى نَاسْتَعْرِضَ لَكَ وَادْعُوا اللَّهَ، فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ وَاتَّخِذِي بَاءً وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَبِيبٌ مَوْلَى  
وَلَوْ كَانَ ذَٰلِكَ لَخَلَلْتُ أَخَذْتُ مِدَّةَ مَعْرَسَةٍ  
بِبَعْضِ أَمْرٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَبَّ أَنْتَ أَمَّا أَسَاةُ لَعَنَ هَمَّتْ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تُرْسِلَ

بیکرمی خود و دوسریں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر دوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں خلافت دوسرے کو ملنی چاہیے یا خلافت کے خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو منظور نہیں کریں گے یاد آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ میں فخر اللہ یا بی المؤمنین۔

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان کے حدیث بن سوید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا میں نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضرتؐ کو تڑپ اتیرنا بخار ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دل تم میں کے دو آدمیوں کے برابر، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضرتؐ کا اجر بھی دو گنا ہے پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبد بن ابی اسیر نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک سڑید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آنحضرتؐ دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا وہ تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر ادھا کر دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو خرچ بھی کر دے گا اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہوگی، اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بوی کے مزہ میں رکھو گے۔

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنْبِيَهُمْ وَأَعْقَبُ أَنْ يَقُولَ  
الْفَائِزُونَ أَوْ تَتِمَّتْ الْمُتَمَتُونَ نَحْنُ قُلْتُ  
يَا بِي اللَّهِ وَدَعَا فَمُ الْمُؤْمِنِينَ  
أَوْ مَدَّ فَمُ اللَّهِ وَيَا بِي  
الْمُؤْمِنُونَ ۝

یا بن بن بن

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ  
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبِيُّ عَنْ  
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ السَّيِّئَةُ مَتَى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمُ  
وَهُوَ يُدْعَا فَمَسِسْتُ فَقُلْتُ إِنَّكَ كَتُوعَكَ  
وَهُمَا شَيْءٌ يَدَا، قَالَ أَحَلَّ كَمَا يُدْعَا وَجَلَّانَ مِنْكُمْ  
قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصِيبُهُ  
أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا  
تَحَطُّ الشَّجَرَةُ وَرُفَاتُهَا ۝

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ مَعْبُدٍ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الدَّهْرِيُّ عَنْ  
عَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ فِي مَنٍّ وَحَجٍّ اشْتَدَّ فِي  
رَمَنٍ حَبَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بَلَّغْ فِي مَا تَرَى وَأَنَا  
وَمَا لَكَ وَلَا يَكْرَهِي إِلَّا إِنَّهُ لِي أَنَا لَمَعْدَقُ  
يُشْكِي مَا لِي قَالَ لَكَ قُلْتُ بِالسَّطْرِ قَالَ كَا، قُلْتُ  
الْثَلَاثُ قَالَ الْثَلَاثُ مَعْدَقُ أَنْ تَدْعَ وَرَأْسُكَ  
أَعْيَانًا حَيْثُ مِنْ أَنْ تَدْعَ هُمْ عَالَمٌ  
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَكِنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً  
سَبْتَنِي فِيهَا وَحَبَّ اللَّهُ إِلَا

أَحْبَرْتُ عَلَيْكَ حَتَّى

مَا تَجْعَلُ فِي نَفِي

أَمْذَاتِكَ ۝

بَابُ ٣٩ قَوْلُ الْمُرِيقِيِّ تَوَمَّاعَتِي :

٤٢٨ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابٌ لَوْ تَضَلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَا غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَهُ الْفَقْرُ أَنْ حَسِبَا كِتَابُ اللَّهِ فَأُخْلِفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَأَخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدِّمُوا يَكْتُبُ لَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اكْتَرَدَا اللَّغْوُ وَالْإِخْتِلَافَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّبِّيَّةَ كُلَّ الرِّبِّيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ تَكُنْتَ لَمْ يَدْرِكْ ذَلِكَ الْكِتَابُ مِنْ

بَابُ ٣٩ مَزْدَهَبُ بِالصَّبِيِّ الْمُرِيضِ لِدَعْوَى لَكِ

٤٢٩ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْرَةَ حَدَّثَنَا خَالَتُهُ  
هُوَ ابْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ  
يَقُولُ: ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ  
أُخْتِي وَهَجَ فَمَنْ رَأَيْتُ وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ  
لَمْ تَوْمَأْ فَسَرَّيْتُ مِنْ دَمُوعِهِ وَقُمْتُ حَلَقَ  
طَهْرٍ ۖ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَالَتِهِ النَّبَوَّةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ  
مِثْلَ زُرٍّ مُحْجَلَةٍ ۖ

مِثْلَ زَيْدٍ الْمُحْجَلَةِ:

بَابُ ٣٩٢ مَمْنَى الْمُرِيعِ الْمَوْتِ \*

٤٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

۳۹۰۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۲۲۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جراح اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید نے، انھیں محمد بن عمر بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا، لاؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم راہِ راست سے نہ ٹھو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضرتؐ اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمھارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کو (لکھنے کی چیزیں) دے دو تاکہ آنحضرتؐ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم راہِ راست سے نہ ٹھو۔ اور بعض صحابہ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب آنحضرتؐ کے پاس اختلاف اور بحث بڑھ گئی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرمؐ نے وہ تحریر نہیں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱۔ مریض نیچے کو، اس کے لیے دعا کرانے لے جانا۔

۶۲۹۔ ہم سے ابو ایوب بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، آپ اسمعیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھائی کو درد ہے۔ حضور اکرمؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے نیچے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوت جملہ عرس کی گھنٹی جیسی تھی۔

### ۳۹۲۔ مریض کی موت کی تمنا

۲۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے

ابْنِ أَبِي نَسْرٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلْبَيْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ  
مِنْ حَبْرٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْهِ مَا عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ  
اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْ  
إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي جَارِ حِرِّ قَالَ دَخَلْنَا  
عَلَى أَخْبَابٍ لَعُودٍ ۝ وَكُنَّا رَاكِعِينَ سَبْعَ لَيَالٍ  
قَالَ: إِنَّ أَهْلَ بَابِ الدُّنْيَا سَلَفُوا مَقُورًا وَ  
لَهُمْ تَنْقُصُهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَهْبْنَا مَا لَا عُدَّةَ  
لَهُ مَوْفِعًا إِلَّا السُّدَابَ، وَلَوْ كُنَّا أَنْ أَلْبَيْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْنَا أَنْ نَتَخَوَّاهُ بِالْمَوْتِ  
لَدَعَوْتُمْ بِهِ شَعْرًا أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَ  
هُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ  
يُؤَجَّرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفَعُهُ إِلَّا  
فِي شَيْءٍ يُجْعَلُهُ فِي هَذَا  
الْتَّرَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا عَمَلُهُ  
الْجَنَّةَ نَالُوا وَلَا آتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَ  
لَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَ فِي اللَّهِ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ  
فَسَيَدُودًا وَكَأَيُّ مَوَادٍ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ  
إِنَّمَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَرُدَّ وَخَيْرًا وَإِنَّمَا مُسِيئًا  
فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَادٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ثَابِت بَاتِي فِي حَدِيثِ بَيَانِ كِي اُور اِن سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو  
اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی گئے تو  
یہ کہنا چاہیے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے  
زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کرے۔

۴۳۱۔ ہم سے آدم بن حاتم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم غلاب  
رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے سپید میں اسات  
دارغ لگوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے زمانہ میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حالی میں رخصت ہوئے کہ  
دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے دمال و دولت اتنی پائی کہ جس  
کے خرچ کرنے پر ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی  
نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا  
تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی  
دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کو ہر اس چیز پر ڈاب ملتا ہے جسے  
وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دوبارہ وغیرہ) میں محفوظ کر  
کے رکھتا ہے؛

۴۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیبہ نے خبر دی، ان سے  
زہری نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان  
سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔  
صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا: نہیں امیر  
بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے  
عمل میں ایسا نہ روی اختیار کرو اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت  
کی تمنا نہ کرے، کیونکہ ماوہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور  
اصافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کرے۔

۴۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمار نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زہری نے بیان کیا  
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفا میں)  
اور فرما رہے تھے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور حقیق  
اعلیٰ سے مجھ کو دعا دیجئے۔

۳۹۳۔ رضی کے لیے عبادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت  
سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ "اے اللہ! سعد کو  
شفاعت فرما" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۳۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے  
حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے،  
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی  
مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مرضیٰ آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ  
یہ دعا فرماتے، تکلیف و درد کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا  
عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔  
ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمر بن ابی قیس اور ابراہیم بن  
طہان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابوالفضلی  
کے واسطے سے کہ "جب کوئی مرضیٰ آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا، اور جبریتے  
بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابوالفضلی نے، انھوں نے بیان  
کیا کہ "جب آنحضرتؐ کسی کے مرضیٰ کے پاس تشریف لے جاتے۔"

۳۹۴۔ مرضیٰ کی عبادت کرنے والے کا دمنو۔

۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن مکہ نے، کہا کہ  
میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے  
وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے  
مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے دشا کلام ربان اور بیٹے کے  
سوا، میں تو بر میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵۔ جس نے دبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۳۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی  
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف

مکی اللہ علیہ وسلم وہو مستبند الخ  
یقول: اللہم اغفر لی وارض لی واخلق لی  
بالرضیۃ

۳۹۳۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِضِ وَقَالَتْ  
عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا - اللَّهُمَّ  
اسْتَبْ سَعْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
هَوَانَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ مَرِيضًا أَوْ أَقْبَلَ بِهِ  
قَالَ: أَذْهَبَ النَّاسُ رَبِّ النَّاسِ اسْتَفِ وَأَنْتَ  
اسْتَفِ لَكَ شِفَاءٌ إِلَّا شِفَاءً وَكَ شِفَاءٌ لَا يُعَادِرُ  
سَقَمًا. قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ  
طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَآبِي الْفَضْلِ  
إِذَا أَقْبَلَ بِالْمَرِيضِ أَوْ قَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ أَبِي الْفَضْلِ وَحَدَّثَنَا إِذَا أَقْبَلَ  
مَرِيضًا.

۳۹۴۔ دُعَا الْعَائِدِ لِلْمَرِضِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَعَ عَلَيَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ  
فَصَبَّ عَلَيَّ أَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَيَّ فَغَفَلْتُ فَقُلْتُ  
لَا يَذُوبُنِي إِلَّا كَلَامُ اللَّهِ فَكَلِمَةُ الْمِيرَاثِ  
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ

۳۹۵۔ دُعَا بَدْفِغِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِو بَكْرٍ وَبَدَلُ مَا لَكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ شَهَ الْحُمَى يَقُولُ: هـ

كُلُّ أَمْرٍ مُمْصَبٌ فِي أَهْلِهِ: وَالْوَتُّ أَوَّلُ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ: وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَذْفَعُ عُقْبَيْنَهُ مُقْبِلٌ هـ

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْكَةَ بَوَادٍ وَخَوَلِي إِخْبِرْ وَحَبِيلٌ

وَهَلْ أَسَادُنُ يَوْمًا مَيَاةَ حَبْنَةٍ وَهَلْ تُبْدُونُ لِي شَامَةً وَكُفَيْلٌ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْيَمِينِ الْمَدِينَةِ لَحَبْنًا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحْبَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَوَدِّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْحُجْفَةِ هـ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الطَّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً هـ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الذُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي سَرَّاجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً هـ

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يَبْغِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوْ الْمَرْأَةُ يَبْغِي الرَّجُلَ ۴۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَيْخُ بَشِيرٍ الْمُصْطَلِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

لَا تَعْلَمُ - تَوَابُكَ أَوْ رِبَالُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَارِ مَيْمَنَتِهِ نَوَكْتُ - بَيَانُ كَيْفَ كَيْفَ مِثْلُ آبِ كِي اِن کے پاس گئی اور کہا توالد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بیل آب کی طبیعت کیسی ہے؟ بیل کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بیمار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جتنے کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بیل رضی اللہ عنہ کا جب بیمار آتا تو عین آواز سے یہ اشعار پڑھتے: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخرا اور حبیل ہوں گے اور کیا کبھی میری مہجنہ کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شامہ اور طہیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سانسے دیکھ سکوں گا یا بیل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضرت سے اس کے منتقل کیا تو آنحضرت نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں عزیز کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں اپنے وطن (مکہ) کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب دہرا کو محبت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما اور اس کے بیمار کو کہیں اور منتقل کر دے اسے جحفہ میں منتقل کر دے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## طِبُّكَ مُتَعَلِّقٌ أَحَادِيثُ

۳۹۶ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۴۳۷ - ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالفضل زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ - کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن معقل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بن معوذ بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو دیرینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۴۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور یحییٰ نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں اور ان سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سمرج بن یونس ابو حاتم نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغے میں منع کرتا ہوں۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اسٹغالی کا ارشاد اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۴۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔ ۴۴۲۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن بن عسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا، اگر تمھاری واول میں کسی میں بھدائی ہے تو پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں اور آگ سے داغے کو پسند نہیں کرتا۔

مُعَوِّذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كُنَّا نَغْرُكُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِيْهِمُ الْغُفْمَ وَنَحْدُمُهُمْ وَنُدْءِ الْفَتْلَى وَالْحَرْصَى إِلَى الْمَدِينَةِ -

باب الشفاء في ثلاث -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِحُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبُ مَاءٍ عَسَلٍ وَشَرْطَةُ حُجْرٍ وَكِتَابَةُ نَابِهَا وَانْهَى الْمُتَنَبِّئُ عَنْ الْبُكْيِ رَفْعَ الْحَبَائِثِ، وَرَدَّاهَا الْقُمَيْ عَنْ كَيْثٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ السَّيِّ مُتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ -

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَمِجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ حُجْرٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كِتَابَةِ نَابِهَا وَانْهَى الْمُتَنَبِّئُ عَنْ الْبُكْيِ -

باب الشفاء بالفسل وقول الله تعالى فيه شفاء للناس -

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ الْخَوَافَ وَالْعَسَلَ - ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلٍ الْعَسِيلِيُّ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ حَبِيْبٌ فَنُفِئْ شَرْطَةَ حُجْرٍ أَوْ شَرْبَةَ عَسَلٍ أَوْ كِتَابَةَ نَابِهَا -



۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْأَوْليَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَوَكَّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي بَطْنُكَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَقُلْتُ فَقَالَ: مَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا مَسْقَاً فَبَرَأَ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ امی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المکرک نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ حکم کے مطابق میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن مسکین ابو الروح بھری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو باری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی بجز عنایت فرمائیے اور مارے کھائے کا انتظام فرمائیے۔ پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ میری آپ دوا خراب ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے جڑ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پو جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرمؐ کے طرف سے کو قتل کر دیا اور اونٹ مار کر لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور جیسا کہ انھوں نے چاہا ہے کے ساتھ کیا تھا آپؐ نے بھی ان کے ساتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر داوی میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔

۴۰۱۔ اونٹ کے پیشاب سے علاج

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

بِالنَّبِيِّ الدَّاءِ بِالْبَابِ الْوَجِلِ ۖ

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ مَسْکِیْنٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَا سَأَلَ كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَدْنَا وَأَطْعَمَنَا فَلَمَّا مَضَوْا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ... فَأَنزَلَهُمُ الْعَرَبَ فِي دُرُوبِهِ، فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا مَضَوْا قَالُوا رَأَيْتُمُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا سَأَفَوْا دَوْدًا فَبَعَثَ رَجُلًا يَأْتِيهِمْ فَيَقْطَعُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَرَّ أَعْيُنَهُمْ فَذَابَتْ الرَّجُلُ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا أَلَامُوا هُنَّ يَلْبَسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَامٌ فَلَبَغْنِي إِلَى الْحَجَّاجِ قَالَ لِيْزِيْنِي: حَدَّثَنِي بِأَسَدٍ عَقُوبَةٍ عَمَّا قَبْلَهُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَهِيدًا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَذِدْتُ أَنَّكَ لَمْ يُخَدِّ شَهِيدًا

بِالنَّبِيِّ الدَّاءِ بِأَبْنَوَالِ الْوَجِلِ ۖ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا  
فَالْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ سَحَقُوا بِرَأْعِيهِمْ لَيْسِي الرِّبْدِ فَيَسْتَمُوا بِوَأَمِنْ  
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَأْعِيهِمْ فَتَنَبَّأُوا مِنْ  
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَسْدَانُهُمْ  
فَقَتَلُوا السَّرَاعِيَّ وَسَاقُوا الرِّبْدَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ مَتَى  
اللَّهُ مُلْكِيهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجَبَّتْ  
بِهِمْ فَتَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْرَجِلَهُمْ وَسَبَرَ  
أَعْيُنَهُمْ - قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ  
سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ -

### باب الحبة السوداء

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
عُمَيْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْبُخَرِ  
فَمَرَّضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمَ مَنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ  
مَرِيضٌ فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ  
هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا  
أَوْ سَبْعًا فَأَسْحَقُوا حَتَّى أَفْطَرُوا وَهَاتِي أَفْعِمِ  
بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذِهِ الْحَبَّةِ وَالْحَبَّةُ  
الْجَائِبُ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَوْلُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ  
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ  
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ

### باب الثَّيْلِيَّةِ بِالسَّرَنِغِ

۶۴۸ - حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرسہ کے) کچھ لوگوں  
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا  
کہ وہ آنحضرت کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ  
اور پیشاب پیئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور  
اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو اونٹوں نے  
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو مالک سے گئے جنھوں کو گرم کو جب اس کا علم  
ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا جب انھیں لایا گیا تو آنحضرت کے  
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں پلائی بھیر  
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ حدود  
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (جو میں اس طرح کی کسر کی ممانعت نازل ہو گئی)  
۴۰۲ - کلونجی - ۶

۶۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن  
حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان  
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابی جرح  
اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت  
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ لہذا  
ہم سے کہا کہ انھیں رسیاہ لانے (کلونجی استعمال کرنا) اس کے پانچ یا سات  
دانے لے کر پیس لو۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ہار کر دناک کے اس طرف اور  
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث  
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کلونجی  
بہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن  
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں بہر بیماری  
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔  
اور سیاہ دانے کلونجی کو کہتے ہیں۔

۴۰۳ - درین کے لیے تبیین

۶۴۸ - ہم سے جبار بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یوسف بن زید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے، کواثر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے اور میت کے سرگاردوں کے لیے تبیین (روا، دودھ اور شہد ہمارے لکھا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تبیین مرین کے دل کو اُلم پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۴۳۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تبیین کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مرین کو) ناگوار گذرتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

۴۴۰۔ ناک میں دوا ڈالنا

۴۵۰۔ ہم سے محلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنچا لگایا، اور پھنچا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈالوائی۔

۴۵۵۔ دریائی کسٹ ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک

ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشطت"

یعنی زرعہ میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے

"قشطت" پر پڑھتے تھے۔

۴۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبید اللہ سے کرام تیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، صحت کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب تھیں چبالی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نوٹوروز کے کوڑے کو حاضر ہوا، پھر آنحضورؐ کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو آنحضورؐ نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۴۵۶۔ کس وقت پھنچا لگایا جائے۔ ابوسعہ رضی اللہ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالِتَّبْيِينِ لِلْمَرِيضِينَ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْعَالِيَةِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّبْيِينَ نَجْمٌ فَوَازِ الْمَرِيضِينَ وَتَذْهَبُ بِجَعِ الْخَرَنِ ۶۳۹۔ حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالِتَّبْيِينِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبُعْبُضُ الشَّافِعُ؛

باب ۳۳ السُّعُوطُ ۶

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مَحَلِيُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامُ اجْرًا وَاسْتَعَطَ ۶

باب ۳۴ السُّعُوطُ بِالْقِسْطِ الْعِنْدَ حَيِّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ

وَالْكَافُورِ مِثْلُ كَشَطَتٍ، تَزَيْغَتْ وَقَرَأَ

عَبْدُ اللَّهِ قَشَطَتَ ۶

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مَدَقْدُ بْنُ النَّمَلِ أَخْبَرَنَا مِثْلُ عِيَيْنَةٍ۔ قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَيْسَ بْنَ مِخْزَمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَاتِ الْخَوْصِ الْجَنْبِ حَيًّا فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يَسْتَعِطُّ بِهِ مِنَ الْعَدْوَةِ وَكَدِّهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَدَخَلَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْبِيَاءِ لِحْدَانِ كُلِّ الطَّعَامِ قَبَالَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّهُ يَمَامُ فَدَسَّ عَلَيْهِ ۶

باب ۳۵ أَمَّا سَاعِدَةُ يَحْيَى كَجَمٍّ، وَاخْتَجَمَ

۱۔ اس سے پہلے مراد حقیقی ذات الجنب (نورس) نہیں۔ بلکہ سینے میں غلیظہ اور فاسد باریح کے جمع ہوجانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ نقل استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے نیز یہی اس کا استعمال مفسر ہوتا ہے۔

ابُو مُوسَىٰ لَيْلَةً

۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِعٌ -

بابُ الْحَجَمِ فِي السَّعَةِ وَالْإِحْدَامِ قَالَهُ ابْنُ مَجِيَّةٍ

۴۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ عَنْ طَارِئِ بْنِ قُسَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُجْرِمٌ -

بابُ الْحَجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَامِ فَقَالَ: اِخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَمِيَّةٍ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَكَلَهُ مَوَالِيَهُ فَنَحَقُوا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوِيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةَ وَالْقُسْطُ الْبُحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تَحْذَرُوا صَبِيئًا مِنْكُمْ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْعُنُسَةِ وَالْقُسْطِ

۴۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ ذَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَكَذَا الْمُقْتَمُ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

بابُ الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

۴۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ ذَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَكَذَا الْمُقْتَمُ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً

بابُ الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

رات کے وقت پچھنا لگوا تھا

۴۵۲- ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر سے لے کر ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوا اور آپ روزہ سے تھے۔

۴۰۷- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۴۵۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے طائوس اور عطام نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوا۔

۴۰۸- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۴۵۴- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پچھنا لگوانے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ اگر تیرے پاس ہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوا تھا۔ آنحضرت کو ابو طیب نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج حرقم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور درمیانی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حق اور ناک کے درمیان کا دروغ غالباً) میں ورو کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو۔

۴۵۵- ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو وغیرہ نے خبر دی۔ ان سے بکر نے حدیث بیان کی ان سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متفق کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبھ لے، آنحضرت نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

۴۰۹- سر میں پچھنا لگوانا

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبد الرحمن اعرج سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لمی جبل میں اپنے سر کے بیچ میں پچھنا لگوا یا، آنحضرتؐ اس وقت محرم تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا، یہ پچھنا آپ نے سر کے اردو کی وجہ سے لگوا یا تھا جو لمی جبل نامی پانی پر آب کو بڑا تھا۔ اور محمد بن سواد نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں محمد بن ابی نعیم نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوا یا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن بان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمھاری دو اٹیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوب نے بیان کیا کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مصلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں ایک ہڈی کے نیچے آگ جلا رہا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنَةِ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ جَدَّةٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ بِلَحْيٍ جَمَلٍ مِنْ طَرَفَيْ مَكَّةَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ - وَكَانَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ :

بِأَنَّهُ الْحَجُّ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَ الْمَصَدَاجِ :

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ حَزِيمٌ مِنْ وَجْهِ كَانَ يَمُوءُ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي رَأْسِهِ مِنَ الشَّقِيقَةِ كَأَنَّكَ يَهُ :

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَنَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ خَيْرٌ حَبْنِي شَرْبَةً مَسْلُودَةً شَرْطَةً فَخُجِّمِ أَدْلَاةً مِنْ نَارٍ ذَمَّ أَحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ :

بِأَنَّ الْحَقَّ مِنَ الْأَذَى :

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي يُوَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ هَوَّابٍ عَجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدُ يُبَيِّتُهُ وَإِنَّا أَوْفَدُ مَحْتَبَ بَرْمَةٍ :

مٹا اور جوئی میرے سر سے گری جیسی دراجام باندھے ہوئے تھے (بخاری)  
نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کپڑے عقیق تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض  
کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور کفارہ کے طور پر (تین دن کے روزے  
رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان  
کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲ - جس نے داغ لگوا یا دوسرے کو داغ لگایا۔

اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

وَالْعَمَلُ بَيْنَنَا وَرَبِّنَا قَالَ: أَيُؤْذِيكَ هُوَ  
أَمْ لَمْ تَلِدْ نَعْمَ قَالَ: مَا خَلِقَ وَصَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ  
أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ  
فَسَيَكُنَّ - قَالَ: أَيُؤْذِيكَ أَوْ يَنْفَعُ  
بِأَيِّهِمَا مَبْدَأٌ ۖ

باب ۱۲ مَنِ اتَّكَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ وَ

فَضَّلَ مِنْ لَدُنْكَ سَيَكُونُ ۖ

۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَافِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْفَيْسَلِ حَدَّثَنَا  
عَامِرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ  
أَذَى نِيَّتِكُمْ شِقَاقٌ دَفَعْتُمْ سَفَرَةَ حُجَّيمٍ أَوْ لَدَعْتُمْ  
بِنَارٍ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَلْبَسُوا ۖ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ  
حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ قَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَكَ رَجِيَّةٌ إِلَيَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ  
حُمَةٍ، فَذَكَرْتَهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَرَضْتُ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَكُونُوا لِي فِي النَّبِيِّ وَالنَّبِيَّاتِ  
نَيْبًا مِنْ مَعْبُودِ الشَّهْرِ وَالنَّبِيِّ لَيْسَ مَعَهُ  
أَحَدٌ حَتَّى دَفَعْتُ سَوَادَ عَظِيمٍ قُلْتُ مَا هَذَا؟  
أَمْتِي هَذِهِ؟ قِيلَ هَذِهِ أُمِّي وَقَوْمُهَا قِيلَ  
النَّظَرُ إِلَى الْأَفْقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلِكُ الْأَفْقَ، ثُمَّ  
قِيلَ لِي أَنْظُرْ هَهُنَا هَهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا  
سَوَادٌ قَدْ مَلَكَ الْأَفْقَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ  
مَنْ خَلَّ الْحَبَّةَ مِنْ هَذَا وَ سَبَّحُونَ النَّبَا بَعِيدٍ  
حَبَابٌ ثُمَّ دَخَلَ وَ لَكَ مَبِيتٌ لَهُمْ فَأَنَا مِنَ الْقَوْمِ  
وَقَالُوا لَحْنُ النَّبِيِّ أَمَّا يَا رَبِّهِ وَانْتَبَهَا رَسُولُهُ  
فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أُولَئِكَ ذَا النَّبِيِّ وَلَهُ دَاخِلُ الْإِسْلَامِ

۴۱۰ - ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبد الرحمن بن سلیمان بن غیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن  
قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا،  
ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دو آنوں میں شقاق ہے تو کھپا  
لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو بھی پسند  
نہیں کیا۔

۴۱۱ - ہم سے عمران بن میسوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے  
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بداد نہ رہیے جانور کے کاٹ کے  
سوا اور کس چیز پر جھار پھینک صحیح نہیں حصین نے بیان کیا کہ ابھر میں  
نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی  
اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے  
تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے  
ساتھ والے گزرتے رہے اور لعین نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا  
انھیں میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے  
لوگ ہیں؟ کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ان کی طرف  
دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو ان کی پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے  
کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق ہیں، میں نے دیکھا کہ  
جماعت ہے جو تمام ان کی پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور  
اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے  
بعد بخفوفہ (ایسے جرم میں) داخل ہو گئے اور کچھ وصاحت نہیں فرمائی کہ وہ ستر  
ہزار کون لوگ ہوں گے، لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَاتَا وَلَبَدْنَا فِي الْجَا هِلِيَّةِ. فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هَذَا الَّذِي نَزَلَ بِهِ نَزْلَانِ وَكَانَ يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رَأْسِهِمْ مَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عَمَّا شَهْ بْنِ حُجْرٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَعَدُّ مَقَامَ أَخَرٍ فَقَالَ: أَمِمْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقْتُ عَمَّا شَهْ ۱۰

۱۰ بن بن

### باب ۱۳۱ الأُثْمِدُ وَالْكُحْلُ مِنَ

الرَّمَدِ مِنْهُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ۶

۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَهُ قُوفِيًّا زَوْجَهَا فَاسْتَلْكَتْ عَلَيْهِمَا فَنَدَّ كَرَدَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا إِلَيْهِ الْكُحْلَ وَآلَتَهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَعَدْتُ كَأَمْتِ إِحْدَا أَكُنْ تَمَكَّثُ مَبْتَلِيًّا فِي شَرِّ أَحَدٍ سِوَا أَوْ فِي أَحَدٍ سِوَا فِي شَرِّ مَبْتَلِيَّا فَإِذَا مَرَّ كَلْبًا رَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ اسْتَهْبِ وَغَمْرًا ۱۰

۱۰ بن بن

### باب ۱۳۲ الحَبَدُ ۲- وَقَالَ عَفَّانُ

حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَبِيكَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دَاحِي وَلَا حَيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا مَغَمًّا وَلَا فَرًّا مِنَ الْمُجْدَدِمْ كَمَا تَغِيرُ مِنَ الْأَسَدِ ۱۰

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اسی لیے ہم سب صحابہؓ اودہ لوگ میں یا ہمارے وہ اولاد میں جو اسام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہابی سب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپؐ بابر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (یا حساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، نال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کو علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاش بن حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاش تم سے بازی لے گئے۔

۳۱۳- آنکھ آنے پر اللہ درمہر کا استعمال، اس باب میں

ام علیہ رضی اللہ عنہا کی کتب حدیث میں ہے۔

۶۶۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زنا عدت میں) ان عورت کی آنکھ دھکنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے سرمر کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرمر آنکھ میں دھکایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطو ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زنا و جاہلیت میں عدت گزارنے والی تم عورتوں کو لینے گھر میں سب سے بدتر کپڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ، اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ میٹکنی پھینک کر داتی تھی، پس چار بیٹے اس دھک سرمر نہ لگاؤ۔

۳۱۴- حزام۔ اودھان نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مبداء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اراض میں تعدیہ، بد فالی حمامہ اور صفر محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا، کوئی اسل نہیں ہے۔ (اور ان حضورؐ کا یہ بھی ارشاد یہ ہے کہ) حزام کی بیماری دالے سے اس طرح بھاگ جیسے شیر سے بھاگتے ہوئے

## باب ۱۵۱ اَلَسَّ شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ :

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ حَدَّثِي قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ مِنَ الْبُحْرِ وَمَا وَحَا شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ۔ قَالَ شُعْبَةُ وَاخْتَبَرْتُ فِي الْحُكْمِ بِنُ مَعْنِيَّةٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرْفِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ لَمَّا حَاكَ شَيْئًا بِهِ الْحُكْمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ :

## ۳۱۵۔ سن آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳۔ ہم سے عمر بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ سانپ کی چھری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے بشرطہ بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتبہ نے خبر دی، انھیں حسن عرفی نے انھیں عمرو بن حریث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی تو جب عبد الملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تاثر نہیں رہا۔

## ۳۱۶۔ دوا من میں ڈالنا

۶۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لغش مبارک کو بوسہ دیا۔ (علیہ السلام نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہم نے آنحضرت کے مرض (دغات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا من میں نہ ڈالو، ہم نے خیال کیا کہ مرعین کو دوا سے جو ناگواری ہوتی ہے اس طبعی ناگواری کی وجہ سے آنحضرت منع کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو آفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ دوا من میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپ نے مرعین کی دوا سے طبعی ناگواری کی وجہ سے کیا ہوگا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اب گھر میں

## باب ۱۵۲ الدُّوْدُ :

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَاصِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ قَالَ وَحَالَتْ عَائِشَةُ لَكَ دَنَاءٌ فِي مَدْرَجِهِمْ فَجَعَلَ يَشِيرُ الْبَيْتَ أَنْ لَا تَكُلْهُ وَفِي قُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوَيْفِ لَيْلًا وَآبَ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَحْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَكُلُوا وَفِي قُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوَيْفِ لَيْلًا آبَ فَقَالَ : لَا يَبْلُغُ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَمْ دَنَا أَنَا أَنْظُرُوا ! كَرَاهِيَةً الْعَبَّاسِ :

لے (تقریر مکرر کرتے) اب صرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تھیر کے پونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تھیر ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصل دوا طبعا بیماریوں میں تھیر نہیں ہوتا ہے بھلا تھیر نہ ہونے کی مراحات ہے وہاں بھی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تحقیق سے شفا بیماریوں میں تھیر ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ حذام کی بیماری والے سے بچو اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زاد المعاد" میں دیا ہے وہ دل کو لگتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تھیر کی ادھام پرستی کو ختم کرنے کے لیے لکھی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اگر کوئی مانتی ہے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد رکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تھیر ہی حقیقت سے قطعاً نہیں ہے اصل تھیر کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تھیر پیدا کیا ہے اس لیے اس کا بائیں ادا میں پکتا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے ماننا چاہیے اور اس سلسلے میں مناسب پر مبنی کرنا چاہیے۔ حادہ کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے مشتق سمجھتے تھے کہ اگر وہ کسی جگہ میوے کو کھائے تو وہ جگہ بیمار ہوتی ہے بشرطہ اس کی تردید کی کرنا ادھر گنا کسی پرندہ کی تو اسے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔



فَاتَتْهُ لَحْمٌ

بَشِيرٌ كَرِهٌ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ عَنْهُ مِنَ الْعَذْرَةِ فَقَالَ: عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَى وَكَفَى بِهَذَا الْعَبْدِ عَلَىكَ يَمِينٌ يَمِينُ الْعَوْدِ وَالْعَنْدِ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْقُطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَبِكُلِّ ذَاتِ الْجَنْبِ - فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ - بَيْنَ نَافِثَتَيْنِ وَلَهُ يَمِينٌ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ بِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ - قَالَ لَحْمٌ يَحْفَظُ أَغْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ - وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْعُذْرَةَ بِحَبْلِكُ يَالَا مُصْبِعٍ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ إِصْبَاعًا يَعْزِي سَفَحَ حَنَكِهِ بِأَصْبَعِهِ وَكَمْ يَقُولُ أَغْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا -

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَثَوْبَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا تَقَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْشَدَّ وَجْهَهُ اسْتَأْذَنَ أَمْرًا وَاحِدًا فَإِنْ أَنْ تَمَرَّ مِنْ فِي حَبْلِي فَإِذَا نَ فَخَرَجَ بَيْنَ وَحَبْلَيْنِ يَحْطُ بِرَجُلَةٍ فِي الْأَرْضِ مِنْ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَأَخْرَجَ أَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْأَخْرَجَ النَّبِيُّ لَحْمٌ تَسْتَمُّ عَائِشَةُ: قُلْتُ لَا - قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دو اڑالی جلتے ماوروی دیکھنا پوگا، اللہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔ ۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہیں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (چھتر) ہو گیا تھا۔ اور اس کی تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عذرہ سنہری (دست) ہے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات ادراس سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چھایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضرت نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ معمر "اغلققت علیہ" (علی کے صدمہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اغلققت منہ" (من کے صدمہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دبائے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اغلقوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور ثوبان نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (ممن المرت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھنا بھرنے اور آشور ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضرت نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزرنے کی اجازت اپنی دوسری اذواج سے مانگی جب اجازت ملی گئی تو آنحضرت کو دوا شفا، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک نے میں پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا، میں نے کہا کہ میں نہیں سزا یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرتؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے گزرتا ہے۔ شاید میں رگوں کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ مجھے آنحضرتؐ کو ہم نے ایک لگن میں بیٹھایا، جو آنحضرتؐ کی زود بڑھنے والی حنفہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضرتؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالے گئے۔ آخر آپؐ نے یہاں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ صحابہؓ کے جمع میں گئے، انھیں مناز پر بٹھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸۔ عذرہ ۶

۶۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسد بنی زہری رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپؐ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپؐ نے اس لڑکے کو عذرہ (چھوڑ) کا علاج نالوہا کر کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو لولہ نالوہا کر دیتیں پہنچتی ہو، انھیں چاہیے کہ ہر مرض میں عود سہندی کا استعمال کیا کر دیکھو کہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات العجب کی بیماری بھی ہے۔ (عود سہندی سے) آنحضرتؐ کی مراد کست تھی، یہی عود سہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علفت علیہ" دلی کے صلہ کے ساتھ)

۴۱۹۔ دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے البرسید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں شہد پلایا، لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا پیدہ چھوٹا ہے یا شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی اس روایت کی متابعت نے شعبہ کے

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ يَتَوَضَّأُ وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعَهُ: هَبْنِي أَوْ عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ لِيَمُوتَنَّ لَعَلِّي أَهْبَدُ إِلَى النَّاسِ. كَانَتْ فَاجِلَسْنَا فِي غَضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضِبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى جَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا، فَالْتَمَسْنَا دَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَضَلَّ لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ ۝

باب العُدَّة ۶

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنِ بْنِ سَدِيقَةَ - أَسَدَ حَزِيمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أَحْتَمُ عَكَ مَتَهُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَدَّ عَرْنُ أُولَاهُ وَكَانَ يَهْدِي الْعِلَاقَ عَلَيْهِمْ جِهَذَا الْعُودُ الْهِنْدِيُّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْعِيَةٍ مِمَّا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَاسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عُلِفْتُ عَلَيْهِ ۝

باب دَوَاءِ الْمُسْطُونِ ۶

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْتَعِمْ عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ، فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

## شُعْبَةُ ۶

واسطہ سے کی۔

۴۲۰۔ صفحہ کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۴۶۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبداللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارض میں تشدید، صفحہ اور حمار کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح و صاف اور چمکنے لگتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگ جاتا ہے، انھوں نے اس پر فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت ذہری نے ابوسلمہ اور سنن ابن ابی سنان کے واسطہ سے کی۔

۴۲۱۔ ذات الجنب۔

۴۷۰۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن ابی شیبہ نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے ذہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن، جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ ذہری کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تاؤدبا کر علاج کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا، اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تاؤدبا کر لو گیت پہنچا تی ہو۔ عود ہندی اس میں استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ عود ہندی سے کس تھی جیسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۴۷۱۔ ہم سے عازم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کراوب سنجینی کے سلسلے ابو قتادہ کی مکھی ہوئی حدیث پر بھی گئی، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوقحافہ کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنی گئی تھیں۔ ان مکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابو طلحہ

بَانِيَهُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتَا السُّلْطَنُ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا عَدْوِي وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ، فَقَالَ أَحَدُنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبْرَاهِيمَ يَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَهْمَا الطَّبَاكِ فَيَا فِي التَّبَعِيرِ الْأَجْرِبِ كَيْدُ حُلٍ بَيْنَهُمَا فَيُجْرِمُهُمَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ: سَأَلَ وَالْأَخْرَجِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَنَانُ بْنُ أَبِي سَنَانٍ:

بَانِيَهُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتَا السُّلْطَنُ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ مَعْشَرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُعَاجِزَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَالَعَيْنِ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحَدُ عَكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَخْبَرَتْهُ أَهْمًا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي لَهَا قَدْ عَلَّقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَدْوِ مَا قَرَّ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ مِنْهُ وَالْعَدْوِيَّ عَلَيْكُمْ مِنْ جَهْدِ الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سُبْعَةَ أَشْفِيَةٍ بَيْنَهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ يَعْنِي الْقَسْطُ: قَالَ وَهِيَ لَعْنَةٌ:

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَزَامُ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ ذُرِّي عَلَى أَتَوْبٍ مِنْ كُتَيْبٍ أَبِي مَلَكَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثْتُهُمْ وَمِنْهُ مَا ذُرِّي عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ زَيَاةً وَكَوَاكَاةً أَجُودَ طَلْحَةَ بَيْدًا: وَقَالَ مَالِدُ بْنُ مَسْرُورٍ عَنْ أَتَوْبٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَدْرَى رَسُولُ

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے نامہ سے دعا تھا۔ اور عباد بن مسعود نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے البقرہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹے اور کان کی تکلیف میں بھارتے کی اجازت تھی، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے دعا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابو طلحہ انس بن نضر اور زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دعا تھا۔

۴۶۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۴۶۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عمار بن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے البراء بن مسعود نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ جنگ احد کے موقع پر، تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور طاہر رضی اللہ عنہ آپ کے چہرہ مبارک سے خون و صورتی تھیں پھر حبیب اللہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ اڑا رہے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رکا۔

۴۶۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۴۶۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے سجاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو فرات سے کراے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے ہشام نے ان سے طاہر بنت مندثر نے کہ اسما بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کسی بخار میں مبتلا عورت کے سایہ آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا مکتوب  
من الہاد ان مکتوباً من الحمة والذین  
قال انس مکتوب من ذات الجنب و  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی و  
شہید فی ابو طلحہ و انس بن  
النضر و زبیر بن ثابت و ابو طلحہ  
کوا فی

باب ۲۲۲ حرق الخصر لیستہ الیہ السلام  
۴۶۲۔ حدثنی سعید بن عفیر عن یحییٰ بن قاری عن البراء بن مسعود عن سہل بن سعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لما کسرت علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیضة و اذی و جعہ و کسرت ربا عینہ و کان یحیی یختلف بالیاء فی الجنب و عادت فایمنہ فغسل عن وجہہ الیام فلما رأت فایمنہ علیہا السلام یزید علی الماء کثیراً عبد اللہ حمیر فاحرقہا و العتہ علی حمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
باب ۲۲۳ النسی من فیہ جعہ

۴۶۳۔ حدثنی یحییٰ بن سلیمان عن یحییٰ بن سعید عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: النسی من فیہ جعہ فاطفئوها بالیاء و قال نافع و کان عبد اللہ یقول اکشف عنا الریحہ

۴۶۴۔ حدثنی عبد اللہ بن مسعود عن مالک عن ہشام عن فایمنہ بنت المنذر ان اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کانت اذا اتیت بالمرأۃ و حست منہا عرقا أخذت الماء فصببت بینہما و من جعہا کانت و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مریض ان تبرءھا بالیاء  
۴۶۵۔ حدثنی محمد بن مثنیٰ عن یحییٰ بن سعید

هَيْشَامٌ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُحْشِيُّ مِنْ حَيْلِمٍ جَهَنَّمُ فَأَبْرِدُوا ذُحَاهَا بِالْمَاءِ ۖ

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَا عَنْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي خَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْعُحْشِيُّ مِنْ حَيْلِمٍ جَهَنَّمُ فَأَبْرِدُوا ذُحَاهَا بِالْمَاءِ ۖ

بابُ تَلْبِيسِ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تَكْفِيهِ

۶۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَفِيانٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ أَنَّ نَاسًا أَقْبَرُوا بِأَلَاءِ قَتَنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بَيْتُهُ فَبَدَّوْهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَنْجُوعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ دِيْفٍ وَاسْتَوْضَمُوا الْمَذْبُوحَةَ وَأَمَرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي ذِي بَرَاءٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهُ فَيَسُرُّوا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْوَ الْبَحَا، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْخَسْرِ فَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاحِمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَأْذَنُوا لَهُ وَذَكَرَهُ قَبْلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسُودُوا أَعْيُنُهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَبَدَنُكُمْ فِي نَاحِيَةِ الْخَسْرِ حَتَّى سَأَلُوا عَنْ حَالِهِمْ ۖ

بابُ مَا يَكُونُ فِي السَّطَاعُونِ

۶۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنْبَاءَهُمْ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ سَرْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۶۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے حباب بن رما نے ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو۔

۲۲۳- جوالیسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۶۷- ہم سے عبد اللہ بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی قبیلہ عکل اور عرب کے کھڑوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے مقابلہ میں گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی، ہم موشی والے ہیں (اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے) ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں دلیل مدینہ کی طرح (سے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے حینا اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ دھو اور عیشیاب پیئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے استلاد اختیار کیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر کھجور کے پڑے حب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں ملائی پھر دی گئی، ان کے ماتھے کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے میں انھیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۲۲۵- طاعون سے متعلق روایتیں

۶۶۸- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

جنگ طاعون کی وبا، چھوٹ پڑی ہے تو دہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا چھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے لگومچی مت رحیب بن الی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ اہل -

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمد بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام مصر پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابو عبد اللہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں چھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا چھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی وائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیہ مذہ جماعت آپ کے ساتھ ہیں اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا بالانفا کو بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا، ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی وائیں مختلف ہو گئیں امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فوج مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلاؤ، میں انھیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی تقدیر کی طرف۔ کیا تمھارے پاس اور طریق

سَمِعَ بَارِذُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ مِنْهُمْ فَقَالَ  
أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ بَارِزِ بْنِ  
سَعْدٍ وَلَا تَنْكَرُ  
قَالَ نَعَمْ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَارِثِ بْنِ نُوَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا  
كَانَ بِمِصْرَ لَقِيَهِ أَصْرَاءُ الْأَنْجَارِ أَبُو عُبَيْدَةَ  
بْنُ الْحِرَاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ  
وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ إِذَا  
لِيَ الْمُهَاجِرِينَ وَالَّذِينَ قَدْ غَاهَرُوا فَاسْتَشَارَهُمْ  
وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتُ لِمِصْرَ وَلَا تَرَى أَنَّ  
تَرْجِعُ عَنْهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقِيَّةُ النَّاسِ  
وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى  
أَنْ تَقْتَرِبَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي  
نَحْنُ قَالُوا: ادْعُوا إِلَى الْإِفْصَارِ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ  
فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ  
فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي نَحْنُ قَالُوا: ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ لِيهِمْ  
مِنْ تَشْيِيعَةِ قَدَمَيْهِ مِنْ قَهَاجِرَةِ الْفَيْحِ فَدَعَوْهُمْ  
فَكَثُرَ خِلَافُ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: تَرَى  
أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْتَرِبَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ  
فَقَالَ عُمَرُ فِي النَّاسِ لَا فِي مِصْرَ فَإِذَا ظَهَرَ  
فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحِرَاحِ:  
أَفِئْدَامُ امْنٍ قَدْ رَأَى اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ تَوَعَّدُوا  
قَالُوا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ: نَعَمْ: فَقَرُبْ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ

اور تم انھیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لگے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک ”علم“ ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (دوبار کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وہاں آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہوئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کثر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے حب مقام سرع میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم دوبار کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وہاں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے یونس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن مسیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۶۸۳۔ ابوہام نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمعی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

إِلَى قَدِيرِ اللَّهِ، أَسَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَّطَتْ وَأَوْبَالُهَا عَذُوًّا تَأْتِي أَحَدًا هُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى حَبْدٌ مَبَّةٌ أَلَيْسَ إِنْ تَعَيَّيْتَ الْخَفْبَةَ سَاعِيَتَهَا بَعْدَ مَا اسْتَمَعْتَ؟ قَالَ نَجَاءٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي تَبَعٍ حَاجِبِهِ فَقَالَ: إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا أَعْلَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيًا فَلَا تَقْتَدُوا مَوَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ مِنْ دَأْسَتُ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَمْرُو ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْعَ تَلَعَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيًا فَلَا تَقْتَدُوا مَوَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ مِنْ دَأْسَتُ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا حِذَارًا مِنْهُ ۝

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمَّرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ السَّيِّمُ وَلَا الطَّاعُونُ ۝

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَسَارٍ؟ قُلْتُ مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعِي عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُوتُ تَهْبِيئًا وَالْمَطْعُونُ

## شہید

## باب ۲۲۶ اَجْرُ الصَّائِرِ فِي الطَّاعُونَ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي النُّفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدٍ عَنْ عَنِّي يَحْيَى بْنُ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ وَرَجُلٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عَذَابُ أَبِي بَيْعَةَ اللَّهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَيَجْعَلُ اللَّهُ رَحْمَةً لِمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَهْجُمُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَيْتِهِ مَابِدًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا عَنَّا لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْمُشْهِدِ تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ

دَاوُدَ

## باب ۲۲۷ اِسْتِزْقُ بِالْقُرْآنِ وَالْمُعْذَاتِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَزِيمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَامٌ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِرَاقَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعْذَاتِ فَلَمَّا قُتِلَ كُنْتُ أَفْنُثُ عَلَيْهِ يَهْنُ وَأَمْسَهُ بِيَدِ نَفْسِهِ كَبُرَ كُفَا، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَيْفَ يُنْفِثُ قَالَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى مِثْلِ جَوْشَمِ يَمْسُحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

## باب ۲۲۸ اِسْتِزْقُ فِي بَيْتِ حَجَةِ الْكَأَبِ وَيُنْكَرُ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَوِّكِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذُوا عَلَى أَبِي مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

مرنے والا شہید ہے۔

## باب ۲۲۶ طاعون میں صبر کرنے والے کا اجر

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی ان سے دَاوُدُ بْنُ أَبِي النُّفَرَاتِ نے حدیث بیان کی، ان سے عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدٍ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق پوچھا، انھیں نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا (مافوقِ قیاموں پر) بھیجتا پھر (اس امت میں) اللہ تعالیٰ نے اسے مؤمنین کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہ جائے جہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسے شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت کرنے والوں کے واسطے سے کی۔

## باب ۲۲۷ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرضِ الوفا میں اپنے اور معوذاتِ سورہ الفلق، انس اور سورہ اخلاص کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے انھیں پوچھا کہ آپ کے جسم مبارک پر پھرتی تھی پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ انھیں کس طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو پھرے پر پھیرتے تھے۔

## باب ۲۲۸ سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ

عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو بشر نے ان سے ابو المتوکل نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چنچھارے عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی کچھ درجہ اس قبیلہ



کے مہر اور کو بچھنے کاٹ لیا۔ اب قنید والوں نے ان حضرات صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دروا یا کوئی جھاڑنے والا ہے، صحابہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں جھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقدور کرو چنانچہ لوگوں نے چند بکریاں دیں منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں مڑ کا حقک بھی اس جگر پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر حقک کے جھینٹے بھی پڑجاتے ہیں اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قنید والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب انھوں نے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے! ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگائو۔

۴۲۹۔ جھاڑنے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷۔ ہم سے سیدان بن معنار، ابو محمد مایلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معشر یوسف بن یزید ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن اخنس ابوامامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ملیک اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گذرے جس کے پاس کے قنید میں ایک بچھو کا ٹاٹھا۔ (رینج یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے، ایک شخص تھا قنید کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی جھاڑنے والا ہے؟ قنید میں ایک شخص کو بچھنے کاٹ لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی شرط کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے! حضور اکرم نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰۔ نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سعیدان نے خبر دی۔ کہا

فَلَمَّا يَفْعُرُوهُمْ فَبَيْنَمَا هُمُكَذَاكَ إِذْ كَرِهَ سَيِّدُهُ وَلَيْسَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ سَاقٍ، فَقَالُوا إِنَّكُمْ لَمَنْ تَقْرُؤُوهَا وَلَوْ نَفَعَلْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جِلْدًا لَجَعَلُوا لَهَا قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَيَحْبِمُ بَرَاةً وَيَتَقَلُّ عَيْنًا مَا تَوَدَّ يَا مَسَاءً فَقَالُوا لَا تَأْخُذْهُ حَتَّى نَسْأَلَ الشَّيْءَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاكُ أَتَمَّا رُقِيَهُ حَذُّهَا وَاهْتِجُوا

إِلَى يَوْمِهِ

۴۲۹۔ الشَّرْطُ فِي رُقِيَةِ قَطِيعٍ مِنَ الشَّاءِ

۶۸۷۔ هَذَا مَا سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَلْتَوَحَّكُمُ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُشَيْرُ الْبَصْرِيُّ هُوَ صَدُوقٌ يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَاءُ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ الرَّحْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مِلْثَكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فَبَيَّعُوا لِدَيْعًا، وَسَلِيلُ فَقَرَأَ لَهُمْ وَجَلَّ عَيْنُ أَحَدِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكَ مِنْ سَاقٍ أَوْ فِي إِنْ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدَيْعًا أَوْ سَلِيمًا فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مَعَهُمْ فَقَرَأَ بِأَمْرِ تَجْدَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَخَافَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذَلِكَ، وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَبِلُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا، فَقَالَ: وَيْلَ اللَّهِ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنْ أَخَذَ مَا أَخَذَ مُحَمَّدٌ أَجْرًا

بِأَنْبِئَ نَبِيَهُ الْعَيْنُ

۶۸۸۔ هَذَا مَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدَانُ قَالَ

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حکم دے کر نظر لگ جانے پر قرآن مجید کی کوئی آیت) دم کر لی جائے۔

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن وحب بن علیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زریب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور قیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیری کے واسطے سے کی۔

۶۸۳۔ منظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آل صفوان نے گودنے سے منع فرمایا۔

۶۸۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱۔ ہم سے عروسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری سے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہریلے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَانُ هِيَ مِنَ الْعَيْنِ ۖ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زُرَيْبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا حَارِبَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: أَسْتَرْقُوا لَهَا مَا تَمَازِي النُّظْرَةَ وَقَالَ عُقَيْلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ ۖ

بَابُ ۱۳۱ أَلْعَيْنُ حَقٌّ ۖ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ النُّظْمِ ۖ

بَابُ ۱۳۲ رُقِيَةُ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرِ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَةِ مِنَ الْحَمَةِ فَقَالَتْ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقِيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ ۖ

بَابُ ۱۳۳ بَابُ ۱۳۴

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ مکمل ہوا

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ۲۴ چوبیسواں پارہ

یا ۴۳۳۔ رُفِیَہَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَاعِبٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَازِمٍ إِنْ شَتَّكَتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أُرِيكَ بِرُفِیَہِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَبْنًی قَالَ أَلَلَّھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مَذْهَبَ النَّبِیِّ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِی لَدُنَّ شَافِی إِنْ أَنْتَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا ۝

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَبْنٍ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبٌ حَدَّثَنَا سَفِیَانُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَرَفِیَ اللہُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِیہِ بِمَنْحَرٍ یَبْدُو النِّمْنِیَّ وَیَقُولُ أَلَلَّھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اذْهَبِ النَّاسَ الشَّفِیہَ وَأَنْتَ الشَّافِی لَدُنَّ شِفَاءُ إِنْ شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا۔ قَالَ سَفِیَانُ حَدَّثْتُہَا مِنْ مَقْصُورٍ حَدَّثَنِی عَنْ إِبرَہِیمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْکُ ۝

۴۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا۔ ابو حازم! میری طبیعت غراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر کھول دو میں تم پر وہ دعاء کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی ”اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے تکلیف کو دور کرنے والے شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، ترے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔“

۶۹۴۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے حبیبی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے حبشہ دیہاتوں پر تعویذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا واسنہا ہاتھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے ”اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے، حیرت شفاء کے سوا کوئی شفاء حقیقی نہیں، ایسی شفاء (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منقولہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔“

۴۹۵۔ محمد بن احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نفی حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے یہ تکلیف کو دور کرے اسے لوگوں کے ہاتھ پر تیرے ہی ہاتھ میں تھا ہے نیز اسے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۴۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر لیض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اس کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تنھوک کے ساتھ ہمارے مر لیض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۴۹۷۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تنھوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مر لیض کو شفا دے۔“

۴۹۸۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ صالح خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حکم برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و نا پسند ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ چھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر ہمارے سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔

۴۹۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویس نے حدیث بیان کی، ان سے

۴۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَا حَدَّثَنَا الْمُصَرِّعُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِي يَقُولُ أَمْسَحُ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِمِدْرَةِ الشَّعَاوِ لَدَا كَاشِفَ لَهُ إِلَهَ أَلْتِ ۖ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ: بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۴۹۷۔ حَدَّثَنِي مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ رَزِّقِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ: تَرْجُو أَرْضِنَا: وَرِيقَةٍ بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

بِاسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا: وَرِيقَةٍ بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا شَكَّ هَهُ فَلَْيَنْفِتْ حِينَ يَسْتَقِظُ مَلَأَتْ مَرَاتٍ وَتَتَعَوَّدُ مِنْ شَرِّهَا فَأَتَمَّادَتْهَا ۖ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّؤْيَا أَثَقَلَتْ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ

هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا

بِاسْمِ اللَّهِ

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَوِيُّ

سلمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قیل حواضہ احد اور محوذین (قل العوذ رب الناس والخلق) سب پر کھردم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹتے۔

۶۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شریحہ نے ان سے ابو التوکل نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چیز صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے تھے انھیں طے کرنا تھا پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ ولے انھیں مہمان بنائیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو کھجور نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ لوگ جنھوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا، لوگو، ہمارے سردار کو کھجور نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک صاحب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑا جانا ہوں، لیکن ہم تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بناؤ تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی تمہیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت نہ متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چیزیں لیں پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے دھچکتے مارنے دقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں، اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ پر ٹھٹھے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

حَدَّثَنَا سَلْمَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفْيِهِ يَقُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَا مُعُذِّتَيْنِ جَبِيْعَاتِهِمْ يَمْسَحُهُمَا وَجْهَهُ وَ مَا بَلَغَتْ، يُدَاهِمُ مِنْ حَسْبِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اسْتَكْبَرْتُ كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ، كُنْتُ أَسْمَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَفَى إِلَى فِرَاسِهِ.

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْكَدِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ وَ هُطًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْتَضَاؤُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَصْنَعُوهُمْ فَلَدَغَ سَيْدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فُسْعَوَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْنَاهُ هُوَ لَدَغَ الرَّهْطِ الَّذِينَ هَذَا نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّا سَيِّدُنَا لَدَغَ فُسْعِيَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَذَاقٌ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَعَنَّا اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّقُوا فَمَا أَنَا بِذَاقٍ لَّكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قِطْعٍ مِّنَ الْعَنَمِ فَأَنْطَلَقَ فَجَعَلَ يَنْقُبُ وَيَضْرِبُ الْحَمْدُ بِلَهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَائِمًا نَشْطَ مِنْ عَقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَبْشِي مَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ مَا دَفَعُوهُمْ جَعَلَهُمُ الدَّيُّ مَا حَوَّوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْتَضَوْا فَقَالَ

الْبَيِّنَاتِ لَا تَفْعَلُوا حَتَّىٰ تَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ كَرَمُ الْبَدَنِ كَانَ فَتَنْظُرُوا مَا يَأْمُرُنَا فَقَدْ مَوَّاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ وَاللَّهِ ، فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيكَ أَهْمًا سُرُفِيَّةً ؟ أَصَبَبْتُمْ دَهْمًا وَاضْرِبُوا إِلَىٰ مَعَكُمْ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۵ سِرِّ الرَّاغِبِ الْوَجَعِ بِيَدِ الْيَمِينِ

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِسُحْرِهِ بِيَمِينِهِ أَدْبَابِ النَّبَاسِ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ حَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۳۶ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الْيَمِينِ مَا يُعَوِّذُ فَلَمَّا قُتِلَ كُنْتُ أَنَا نَفِثُ عَلَيْهِ بِهَيْبَةٍ فَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَىٰ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

باب ۳۷ مَنْ لَسَّ بِرَقٍ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُسَدِّدٍ

کہ پھر معاہدہ کے مطابق تنبیہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، لیکن جنہوں نے جھارٹھا انہوں نے کہا کہ ابھی ہمیں اپنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں انہوں نے ہمیں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جاسکتا ہے تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا

۴۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے اعمش نے ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرنے وقت واہنا ہاتھ پھیرتے تھے، رادر دعا پڑھتے تھے (تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، اے سبحان!) کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے

۴۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں الزہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یرد شوار ہو گیا تو آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے انہوں نے کافہ آپ کے جسم پر پھرتی تھی (معمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ انہوں نے کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر انہوں کو چہرے پر پھیرتے۔

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔

۴۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن زبیر نے حدیث

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
حُبَيْبٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا  
فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْكُلُومُ، فَجَلَّ بَيِّنُ  
النَّبِيِّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلَانِ  
وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ  
أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادَ الْغَيْرِ اسْدَأَ الْأُخْفَ  
فَوَجِئْتُ أَنْ تَكُونَ أُمِّي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى  
وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ فَإِنَّ سَوَادَ  
كَثِيرًا اسْدَأَ الْأُخْفَ فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا  
وَهَكَذَا فَإِنَّ سَوَادَ الْكَثِيرِ اسْدَأَ الْأُخْفَ  
فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ  
أَلْفًا يَخْلُقُونَ الْحَيَّةَ بِغَيْرِ حَيَابٍ فَتَفَرَّقَ  
النَّاسُ وَلَهُ مِثْلَيْنِ لَهُمْ، مَتَنَ أَكْرَأَ أَصْحَابَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا  
عَنْ قَوْلِهِ نَافِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا أُمَّتِيَا لِلَّهِ  
وَمِنْ سَوْلِهِ وَلَكِنَّا هَؤُلَاءِ يَوْمًا قِيلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ  
لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ  
وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ  
مُحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ الْخَدْرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَا؟  
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ؟

## باب الطيرة ۵

۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَنَّ  
عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامٌ  
عَدَاوِي وَلَا طَيْرَةٌ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے  
پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی  
گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف  
ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری  
جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی  
جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ  
یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت  
ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس  
نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں  
نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری  
امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں  
حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے  
گئے اور آنحضرت نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس  
کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری سپدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعض  
سم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں یا  
مراہ ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے  
جو شگون نہیں کرتے، نہ منتر سے جھار چھوک کرتے اور نہ داغ لگاتے  
بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل  
کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض  
کی میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے

۴۳۸- شگون

۶۰۴- مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے  
ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں تقدیر کی کوئی  
اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں  
ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر نال ہے صحابہؓ نے عرض کی نال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے؛

۲۳۹۔ نال

۷۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر نال ہے۔ پوچھا کہ نال کیا ہے؟ یا رسول اللہؐ؛ فرمایا، کلمہ صالحہ (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے سلیمان ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کی کوئی اصل نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی نال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۲۴۰۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، انھیں اسراہیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے خبر دی، انھیں ابوالصالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، حامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۲۴۱۔ کہات

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ذہیل کی دو عورتوں کے بارے میں خبروں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر چھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ حاملہ دو فریق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَيِّبَةَ وَلَا طَيِّرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

باب الفال

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَيِّرَةَ وَلَا طَيِّبَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا يُغَيِّبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ؛

باب لا هامة

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا اسْرَاهِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ؛

باب الكهانة

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْلَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ فِي إِمْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَالٍ اقْتَتَلَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَفَتَكَتْ وَلَدًا هَالِكًا فِي بَطْنِهَا نَاخَتَهُمَا إِلَى الْإِثْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ



أَنْ دُمِيَّةَ مَا بِي بَطْنَهَا عُرِّيَّةً عُبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ  
وَلِيَ الْمَرْأَةَ السَّجِيَّ عَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمَ رَسُولُ  
اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا  
اسْتَمْعَلَ؟ فَمَثَلُ ذَلِكَ بَطْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَاءَ هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَرِهَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ  
رَمَتَا بَعْضُاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ حَبِيبَتُهَا  
فَقَعَتْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَبْدٌ  
أَوْ وَلِيدَةٌ - وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْحَبَشِينَ  
يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّ بَعْرَةَ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ  
قَضَى عَلَيْهِ أَيْفَ أَغْرَمَ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ  
وَلَا اسْتَمْعَلَ؟ وَمَثَلُ ذَلِكَ بَطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شَاءَ هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۝

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
مَنْ الْكَلْبِ وَكَمَرِ النَّبِيِّ وَحَلَوَانِ الْكَاهِنِ ۝

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
عُزْرَةَ بْنِ الرَّحْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ ۝ فَقَالُوا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْمَلُ حَيْثُ نُونًا أَوْ حَيَا نَاسِيًا فَيَكُونُ  
حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْحَبَشَةِ  
فَيَقْرَأُ فِي أَدْبَانِهِمْ فَيَخْطُفُونَ مَعَهَا بَائِتَ كَذِبَةٍ  
قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

نیٹ کے بچہ کا تاون ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تاون واجب  
ہوا تھا۔ اس کے دل نے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تاون کیسے  
دوں۔ جس نے دکھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز  
ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تاون نہیں ہر سکتا حضور اکرم  
نے اس پر فرمایا، اگر شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن  
شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابورہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں  
تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر سے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا  
جنین گر گیا۔ آنحضور نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تاون میں بیٹے جانے  
کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا، ہر کے  
تاون کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دینے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تاون  
دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تاون آخر کیوں دوں جس نے دکھایا، نہ پیا، نہ بولا  
اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تاون نہیں ہر سکتا۔  
آنحضور نے فرمایا کہ شخص کا ہنوں کا بھائی ہے۔

۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے،  
اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت،  
زنائی اجرت اور کاهن کے دکھات کی وجہ سے بیٹے والے اہل بیت سے منع فرمایا تھا۔

۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف  
نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں زہری نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن  
زبیر نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کچھ لوگوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاهنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ  
اس کی کوئی نیا دہنیدہ، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! لعین اوقات وہ ہمیں  
ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر یہ صحیح  
ہوتا ہے، اسے کاهن کسی جنت سے حاصل کرتا ہے، وہ جنت اپنے دست  
کاهن کے کان میں ڈال جاتا ہے، دسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر اور پھر  
یہ کاهن اس کے ساتھ سو بھڑٹ مار کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان  
سے عبد الرزاق نے مرسل بیان کیا۔ ”کلمۃ من الحق“ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور نے

ثُمَّ بَلَغْنِي أَنَّهُ اسْتَدَاكَ بَعْدَ ذَلِكَ

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

بِالْبَحْرِ السَّحَرِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَ  
لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ  
السَّحَرَ كَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلُ  
وَمَا سَأَلْتُمْ وَمَا يَعْلَمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا  
إِنَّمَا عَنُ مِثْقَةٍ فَلَا تَكْفُرْ فَيَعْلَمُونَ  
مِنْهَا مَا يَفْرِقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرءِ  
وَمَا هُمْ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ  
أَحَدٍ إِلَّا يَأْذُنُ اللَّهُ وَيَعْلَمُونَ مَا  
بِخَيْرٍ هُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ  
عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ  
فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ  
آفَى - وَقَوْلِهِ: أَفَنَّا نَكُونُ السَّحَرِ  
وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - وَقَوْلِهِ: يُخَيِّلُ  
إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ إِنَّمَا سَعَى - وَ  
قَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ -  
وَالنَّفَّاثَاتِ: السَّوَاهِرُ السَّحَرُونَ  
تَعْمُونَ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى  
بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي رُسَيْفٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسَرُ  
بْنُ الْأَعْمَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ  
وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ  
لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لِكُنْهَ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ  
يَا عَائِشَةُ اشْعُرِي أَنَّ اللَّهَ أَفْأَنِي نِيْمًا اسْتَعِينَهُ  
فِيهِ؟ تَأَنَّى رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَ

۲۲۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ شیطان ہی کفر  
کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتا اور اس علم کی بھی جو بائبل  
میں دو فرشتوں حاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ  
دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بناتے تھے جب تک یہ  
ذکرہ دیتے کہ تم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ  
اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے  
جس سے وہ بدلتی ڈالتے، مراد اس کی پیروی کے درسیان،  
حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ پہنچا سکتے  
مگر ان ارادہ الہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں  
نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ  
خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت  
میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جادوگر کہیں  
جائے کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا جان لو جو  
کہ تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان کی  
رسیاں اور لاشیں اموسٰی کے خیال میں ان کے جادو کے زور  
سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دور پھر رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد: اور اگر ان پر پڑھ پڑھ کر بھوکے والیوں سے  
النفاثات یعنی جادوگر نیاں۔ ”تسحرود“ ای نعمون۔

۱۳۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے  
خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا کہ بنی رزیق کے ایک شخص لیسر بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضرتؐ کسی چیز کے متعلق خیال  
کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام دیکھا ہوتا۔ ایک  
دن باراد نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرتؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے  
اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ سے  
جو بات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا، میرے پاس دو  
شخص رہتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے، ایک میرے سر کی طرف  
کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْأَخَرُ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُهُمَا  
رَجُلٌ السَّحَابُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّعَهُ؟  
قَالَ، لِيَبِيدُ بَنُ الدُّعُومِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ  
فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ وَجُفْتُ طَلْعَ غُخْلَةٍ ذَكَرَ  
قَالَ وَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ فِي بَيْتِهِ دُرْدَانٌ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِهِمْ فَخَبَّرَهُ  
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَا هَذَا نَقَاعَةُ الْحَيَاءِ أَوْ كَأَنَّ  
مُكُورًا وَسُخْمًا رُؤُوسُ الشَّيْءِ طِينٌ، قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَلَا أَسْخَرُ جَبْدَهُ قَالَ قَدْ عَافَا فِي اللَّهِ فَكَيْفَ  
أَنْ أَخْرَجَ عَلَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا شَرًّا فَأَمَرَهُمَا خَدُّ فَنُتِ  
تَابَعَهُ أَجْبَاسًا مَسَّةً وَأَبُو حَنْمَسَةَ وَأَبْنُ أَبِي  
السَّرْدَادِ عَنْ هِشَامٍ - وَقَالَ اللَّيْثُ وَأَبْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ هِشَامٍ فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ - يُقَالُ الْمَشَاطَةُ  
مَا يُخْرِجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مِشَطَ، وَالْمَشَاقَةُ مِنَ  
مَشَاقَةِ الْكَلْبِ؟

### باب ۳۳ الشَّرِكِ وَالسَّحَرِ مِنَ الْمُؤَيَّقَاتِ؟

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّقَاتِ الشَّرِكِ وَالسَّحَرِ

### باب ۳۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السَّحَرُ - وَقَالَ

قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ  
طَبٌّ أَوْ يُؤْمَلُّ عَنْ امْرَأَةٍ أَفِيحِلَّ عَنْهُ أَوْ  
يُنْشَرُ؟ قَالَ لَكَ يَا سَ بِمِ الْإِصْلَاحِ فَأَمَّا  
مَا يَنْفَعُ فَكُلُّ مَيْتَةٍ  
عَنْهُ؟

۱۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ  
عُمَيْرَةَ يَقُولُ أَوَّلَ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ  
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلْ عُرْدَةُ عَنْ عُرْدَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

پوچھا ان صاحب راخضور کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر  
جاد و ہراس ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لعین بن  
اعمر نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ کے بال میں جوڑ کھجور  
کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب  
دیا کہ درد ان کے کنوئیں میں۔ پھر اخضور اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ  
تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی لیا  
(سرخ) تھا جیسے مہندی کا پتھر ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے  
سر اور پر کا حصہ شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول  
اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ اخضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے  
مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے  
پس برائی کو ڈالوں۔ پھر اخضور نے اس کے مشق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا  
گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ البزمرہ اور ابن ابی الزناد نے مشام کے  
واسطے سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا۔ فی  
مشط و مشاقہ۔ مشاط ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرتے وقت نکلتے ہیں  
اور المشاقہ۔ مشاقہ امکان سے مشتق ہے۔

۱۴۳ - شَرِكٌ اور جادو تباہ کرنے والی چیزیں ہیں۔

۱۴۴ - مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالغیث اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کرنے والی  
چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

### باب ۳۵ کیا جادو کو نکال جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا

کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس  
کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باز دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے  
ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ  
کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا  
ہے وہ ممنوع نہیں۔

۱۵ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے  
سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان  
کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث اہل عروہ نے عروہ کے واسطے سے بیان کی، اس

لیے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنے اپنے اعضاء مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کلاہیں ہرتی لیکن غفلتاً نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا ریزہ اچھڑے اور اگر تم نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس وہ فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ بسید بن اعصمؓ، یہ یہودیوں کے حلیف بنی زید کی ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس حمیہ میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ در کھجور کے خوشے میں جو دروان کے کوئٹھ کے اندر رکھے ہوئے تھے کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ اس کوئٹھ پر تشریف لائے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطا نوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کوئٹھ میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

۳۳۵۔ حبادو

۱۶۔ مریم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ان سے ابراہام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرًا حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ قَالِ سَفِيَانٌ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّجَرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا فِي ذِيهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ السَّائِسِيُّ عِنْدَ رَأْسِي بَلَا خَيْرَ مَا بَالَ الرَّجُلُ قَالِ مَطْبُوبٌ قَالِ وَمَنْ طَبَّهُ قَالِ لَبِيدُ بْنُ أَعْقَمٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ خَلِيفٌ لِّهَمُودٍ كَانَ مَنَاقِبًا قَالِ وَفِينَا؟ قَالِ فِي مَشْطٍ وَمَشَاقِبَةٍ قَالِ وَآيِن؟ قَالِ فِي جُفٍّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ رَعُوفَةَ فِي بَيْتٍ ذَمُّوا قَالَتْ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبُرُكَاتُ فِي أَرْبَعِهَا وَكَانَ مَا هَذَا نَقَاعَةُ الْخِيَارِ وَكَانَ تَخْلَعُهَا رَأْسُ الشَّيْطَانِ قَالِ مَا سَتُخْرِجُ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَنْتَشِرُ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَآكَرُكَ أَنْ أُبَيِّدَ عَلَى أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا

پارہ ۲۳ السجرة

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرًا حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النَّسَاءَ

۱۔ اسی معنوں کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شرب ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ محبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو بازو ہٹا، استعمال کرتے ہیں، آنحضورؐ پر بھی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی تصحیح سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَتْهُ لِيَحْيَلَ إِلَيْهِ أَتَتْهُ  
تَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ  
وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللَّهُ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ  
أَشْعَرْتُ يَا عَاشِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ آمَنَ فِي  
فِي مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ  
أَحَدُهُمَا عِنْدَ أُسْحَى وَالْآخَرُ عِنْدَ رَحْبِئِ  
ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا بِصَاحِبِهِ مَا رَجَعَ الرَّجُلُ  
قَالَ مُطْبُوبٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَيْسَ  
بْنِ الْأَعْصِمِ الْيَهُودِيِّ مِنْ بَنِي زُرَّاقٍ، قَالَ  
فِي مَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفٍّ طَلْعَةٍ  
ذِكْرٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي مِثْرٍ ذِي  
أَسْرٍ وَأَنْ، قَالَ خَذْ هَبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي أَنَا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبُشَيْرِ  
فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَحَلَّى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى  
عَاشِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَنْ مَاءَهَا تَقَامَةُ الْحَيَاةِ  
وَلَكَ أَنْ تَحْلِيَهَا رَوْسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَى اللَّهُ وَ  
شَفَى فِي دَخَشِيَّتِ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ  
شَرًّا وَأَمْرِيهَا قَدْ فُتَتْ

### باب ۴۴ من البیان بسحر

۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّكَ وَكَدِيمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَنُطِبَا  
فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ  
لِبَعْضِ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

### باب ۴۵ السحر والنجوة للسحر

۴۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ مَرْقَانٌ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنه عن بيان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ  
تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کچھ پیس، حالانکہ وہ چیز نہ کی ہوتی  
ایک دن آنحضرت میرے بیان تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے  
تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ! ہمیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی  
تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات  
ہے، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و  
میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور  
دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان  
صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔  
پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا یعنی زرقین کے لید بن اعصر یہودی نے  
پوچھا، کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ اور بال میں جو زکھور کے خوشے میں  
رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذردان کے  
کنوٹ میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوٹ پر  
تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ  
دائیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان تشریف لائے اور فرمایا لا واللہ۔ اس  
کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت  
شیاطین کے سرور جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے  
کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی  
اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کبھی اس کی دیر سے لوگ کسی برائی  
میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۲۶- بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۴۱۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی  
انھیں زید بن اسلم نے اور اس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد  
دریہ منورہ کی مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی  
تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں  
بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) "مَنْ  
لِبَعْضِ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ" (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۲۷- عجمہ (دریہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۴۱۸- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ حینہ عجمہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک ذہر اور حادہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ ”سات کھجوریں“۔

۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے ذہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ حادہ۔

۲۴۸۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعویذ، صغیر اور لامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح صاف ہوتا ہے، لیکن ایک عارض زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی عارض لگا دیتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے عارض لگائی تھی؟ اور ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں دے جائے۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی سے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تعویذ نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَعَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ عَلَيْهِ سَبْعَ ثَمَرَاتٍ

۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

باب ۳۱۸ لَاهَامَة

۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَغَفَى وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي التَّرْمِلِ كَأَنَّهَا الرِّطْبَاءُ فَيَمْلَأُ بِطَهِمَا الْبَعِيرُ الذَّجْرُبُ فَيَجُوجُجَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْإِبِلَ دَلَّ دَعْنُ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَدُّهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُؤْمِرٌ عَلَى مُصَبِّحٍ وَانْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْإِبِلِ قُلْنَا لَكُمُ خُبْرَاتٌ أَنَّهُ كَمَا عَدْوَى فَرَطْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتَهُ، فَنَسِيَ عَدْوِيَّ عَيْرَةً

اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر نا افسانی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (یعنی جو صحیح)

۴۲۹۔ امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) سوخت تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۶۲۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا اپنے اونٹ اندر رست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے، اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو بیت میں بہن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خادش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خادش ہو جاتی ہے آنحضورؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خادش لگائی تھی؟

۶۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے اور شگون نہیں ہے۔ ابن جعفر نے مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، قال کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۴۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر میں نہ جانے بیٹھے احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کی انھوں

باب ۳۱۰ لا عداویۃ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَيْرَةَ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَدَارِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَاهُ يَرْوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُؤْمِدُ وَالْمُؤْمِرُ عَلَى الْمُهَيَّجِ. وَعَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانَ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَاهُ يَرْوِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الْبَيْتِ أَمْ تَلِ الطَّيْرَ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ فَتَجْرُبُ فَتَجْرُبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَنْ أَعْدَايَ الْإِبِلَ؟

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِبُ مَا نَقُلُ قَالُوا وَمَا نَقُلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

باب ۳۱۱ مَا يُدْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

دقیقہ صفحہ ۳۱۱ دو ایک ایک معنائیں بیان کرتی ہیں اور ان میں تضاد کا کوئی سوال نہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ان مسامحات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو دم پڑتا ہے اسی سے بچنے کے لیے حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ دم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اداام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ أَهْبَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَبَيَعَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْوَكَهُ قَالُوا أَبُو نَافِلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُكَ بَلْ أَبْوَكَهُ فَلَانَ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَيَرْمِئُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذِبُكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أُمِّيْنَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا بَسِيرًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَحَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِينَ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتَ كَذِبًا لَسْتَ تَرَاهُ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ بَيِّنًا لَمْ تَصُرْكَ ۝

باب شُؤْبِ السِّمِّ وَاللَّذَائِمِ وَ

بِمَا يُجَابُ مِنْهُ ۝

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ

۶۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب خیر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری درم میں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضرتؐ اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو جتنا بچو سب آنحضرتؐ کے پاس جمع کئے گئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اسے ابوالقاسم بھرا آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمہارا اجداد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا اجداد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اسے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پوچھ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے اجداد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پوچھ لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ دائرہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے ہوں گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۶۲۵۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے

خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۶۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن عبداللہ ابی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے



بیان کیا کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سپاڑے اپنے آپ کو لڑا خود کشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خود کشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خود کشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشر ابوہریرہ نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجرہ کھجوریں کھالے اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور زہر جادو۔

۶۵۲۔ گدھی کا دودھ

۶۲۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابودریس خولانی نے اور ان سے ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شاہ نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابودریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے ضرور کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے تپے (انگل بیروغیر میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؛ ابودریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ البزہ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت سے معلوم نہیں ہے۔ البزہ درندوں کے تپے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابودریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دال نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

ذَكَوَانٌ مُّجَدِّثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّيِّمِيِّ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مِثْرَ دُمَيٍّ فِيهِ خَالِدٌ الْخَالِدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَالِدُ أَفِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَمَلَّ نَفْسَهُ بِجَدِيدٍ فَإِنَّ جَدِيدَهُ فِي يَدِهِ يَجْأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدٌ الْخَالِدُ أَفِيهَا أَبَدًا ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ عَجْرَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرَةٌ

بِالْبَابِ الثَّانِي

۶۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشِيعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دُمَيٍّ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ ابْنُ زُهَيْرٍ: ذَلِكَ أَسْمَعُهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ شِهَابٍ قَالَ وَرَأَيْتُهُ هَلْ تَمَوَّضًا أَوْ تَشْرِبَ الْبَابَ الْأَمْسَ أَوْ مَرَأَةً مِنَ السَّبْعِ، أَوْ أَجْوَالَ الْإِبِلِ، قَالَ هَذَا كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا مَا مَا الْبَابُ الْأَمْسَ فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ الْبَابِ فِيهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ، وَآمَّا مَرَأَةً مِنَ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشِيعِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ دُمَيٍّ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ ۝

**باب ۲۵۳** اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدٍ خَيْرًا مِنْ شِفَاءٍ وَفِي الْآخِرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب اللباس

**باب ۲۵۴** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورَ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خِيَلَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسَ مَا شِئْتَ مَا اسْتَطَعْتَ ثَلَاثَانِ : سَوْفٌ أَوْ خِيَلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَبَنِي أَبِي سَلَمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خِيَلَةً :

**باب ۲۵۵** مَنْ جَدَّ إِذَا رَأَى مِنْ غَيْرِ خِيَلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ ، خِيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَذَوُّرَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسْتَرَفِي لَوْلَا أَنْ أَلْقَاهَا ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ يَا سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے ۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ، ان سے بنی تیم کے مولا عبد بن مسلم نے ، ان سے بنی ربیع کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے ، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## لباس

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : کس نے اللہ تعالیٰ کی زینت کو حرام

کیا ہے جو اس نے بندوں کے لیے ( زمین سے ) نکالی ہے ؟ ( جیسے روئی وغیرہ ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور سبورو اور نَقَد کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر تکبر کے ۔ ابو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں ( جو چاہو پہنو ، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر ) ۔

۲۹۔ اسماعیل ، مالک ، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف ( قیامت کے دن ) نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور سے سب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے ۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے ۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو شخص تکبر کی وجہ سے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا ، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے ، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے ۔ ( تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں ) حضور اکرم نے فرمایا ، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں ، جو ایسا تکبر کی

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ، مولانا ابوالحسن علی دہلوی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	علامہ محمد امجد علی شاہ
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیویں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور تاجوت	ابو نعیم عیسیٰ بن ابی نعیم
قرآن ٹائمر اور تفسیر و تفسیر	ڈاکٹر مفتی انیس قادی
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاسمی قرآن اکیڈمی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیاسی فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب اللہ بھٹو
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی فاضل دیوبند
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا زکریا آصفی، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غفران احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سراج الدین، مفتی ابو نعیم عیسیٰ بن ابی نعیم، فاضل دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد ۱۲ حصے	مولانا محمد تقی نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہاراجن کابیر، مفتی احمد رضا صاحب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا ابراہیم نعمانی صاحب
الادب المفرد کائنات ترجمہ و شرح	ڈاکٹر امام حسین
مناہج برقی بیدار شریف مشکوٰۃ شریف و دیگر کتب	مولانا عبدالرشید نعمانی، فاضل دیوبند
تقریر نگاری شریف ۴ حصے کامل	محمد حسین عبدالرشید نعمانی، فاضل دیوبند
تقریر نگاری شریف ۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک، بیدار
تفہیم اللفظیات ۲ جلد	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتی فاضل الدین

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 لاہور ۷۷۰۰۰ پاکستان، فون: ۳۷۳۳۳۳۳ (۱۱ خطے)  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کی کتب دستیاب نہیں ہیں۔